پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات و نشریات کا جریدہ

جلد: 66 شمارہ: 05

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

معرکۂ حق ایڈیشن ۲۰۲۶ء

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات و نشریات کا جریدہ

جلد:66 شمارہ:05

فہرست معرکۂ حق ایڈیشن ۲۰۲۶ء

	اداریہ		۵
۱۔	کب رکے گا بھارت کا جنگی جنون دریاؤں میں اب پانی بہے گا یا خون؟	محمد زکریا	۶
۲۔	نوجوانوں کا کردار ڈیجیٹل اور زمینی سطح پر شمولیت	تنویر اقبال	۱۷
۳۔	معرکۂ حق آپریشن بنیان مرصوص کو ایک سال مکمل	شکیل ملک	۲۳
۴۔	معرکۂ حق کا ایک سال بے مثال	شبیر عثمانی	۲۸
۵۔	آپریشن بنیان مرصوص۔ الفتح سے فتح تک	ساجد اقبال	۳۳
۶۔	بنیان مرصوص اور پاکستان	رباب زہرا	۳۸
۷۔	آپریشن بنیان مرصوص روایتی جنگ، غیر روایتی خطرات کا مقابلہ	ناصر نقوی	۴۳
۸۔	سنہ 2026 پاکستان، عالمی وقار اور نئی سفارتی جہتیں	ندیم اختر غزالی	۴۸
۹۔	جنگ میں پاکستان کی فتح آپریشن بنیان مرصوص کی یاد میں	کنول افتخار	۵۳
۱۰۔	ہائبرڈ وارفیئر اور معلومات محاذ پر پاکستان کی حکمتِ عملی	امتیاز احمد تارڑ	۵۸
۱۱۔	فتح مبین (معرکۂ حق)	اسماء بابر	۶۸
۱۲۔	معرکۂ حق کی فتح کا جشن	اسلم ممتاز	۷۴
۱۳۔	بھارت تقسیم کے دہانے پر	عمار مسعود	۷۹
۱۴۔	معرکۂ حق اور ڈیجیٹل واریئرز	عدیلہ خالد	۸۳
۱۵۔	معرکۂ حق کی پہلی سالگرہ	عتیق انور راجہ	۸۸

نگرانِ اعلیٰ: عمرانہ وزیر

نگران: محمد سلیم

مینجنگ ایڈیٹر: شبیہہ عباس

ایڈیٹر: مائرہ جاوید

ڈیزائنر: محمد وسیم

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔ اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور

انتظامیہ: 042-99333909
مدیر: 042-99333912
email:editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ''پاک جمہوریت'' کا مقصد عوام النّاس کو عصرِ حاضر کے حالات واقعات سے آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

اداریہ

اس مئی ہم آپریشن بُنیانٌ مّرصُوص میں بھارت کے خلاف پاکستان کی فتح کی سالگرہ منا رہے ہیں، جو 7 مئی کو بھارتی جارحیت اور میزائل حملوں کے جواب میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ جنگ تین محاذوں پر لڑی گئی: میڈیا، سفارتکاری اور میدانِ جنگ۔ اطلاعاتی اور سفارتی محاذ پر عطا تارڑ اور اسحاق ڈار نے کلیدی کردار ادا کیا اور عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پاکستان کا مؤقف پیش کیا۔

عسکری محاذ پر پاکستان کی تینوں افواج فضائیہ، بحریہ اور بری فوج نے بھرپور ہم آہنگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کیں، جبکہ فضائیہ صفِ اول میں رہی۔ بھارت کے میزائل حملوں کے بعد 10 مئی کی صبح پاکستان کے لڑاکا طیاروں نے بھرپور جوابی کارروائی کی۔ اس جنگ کا ایک اہم پہلو پاکستان اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی اور تعاون میں اضافہ بھی تھا۔

ان تمام حالات میں سید عاصم منیر ایک نمایاں شخصیت کے طور پر سامنے آئے۔ ان کی قیادت اور بہادری کو اس معرکے کا ایک اہم عنصر سمجھا جاتا ہے۔ حالیہ عرصے میں وہ شہباز شریف کے ساتھ مل کر خطے میں کشیدگی کم کرنے کی سفارتی کوششوں میں بھی کردار ادا کر رہے ہیں، خصوصاً ایران، امریکہ اور اسرائیل کے تناظر میں۔

معرکۂ حق کے دوران پاکستانی قوم یکجا ہو گئی اور اپنی مسلح افواج کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑی رہی۔ یہی قومی اتحاد اس کامیابی کی بنیاد بنا۔

اللہ کرے کہ پاکستان مستقبل میں بھی ہر چیلنج کا کامیابی سے مقابلہ کرے۔

پاکستان زندہ باد!

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

کب رکے گا بھارت کا جنگی جنون
دریاؤں میں اب پانی بہے گا یا خون؟

محمد زکریا

جنگی جنون میں مبتلا بھارت نے پورے جنوبی ایشیا کا امن خطرے سے دوچار کر رہا ہے۔ 22 اپریل 2025 کو ہونے والے پہلگام واقع کو بغیر کسی ثبوت کے پاکستان کے ساتھ جوڑنا اور حکومتی سطح پر اشتعال انگیز بیانات کسی بھی جمہوری ملک کیلئے نہایت شرمناک ہیں۔ پہلگام واقع کو بنیاد بنا کر ہمسایہ ملک کیخلاف کھلی جارحیت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بھارت طاقت کے نشے میں اندھا ہو چکا ہے۔ پاکستان کے ساتھ سندھ طاس معاہدے کی معطلی بھی بھارتی انتہا پسند سوچ کی واضح مثال ہے۔ پاکستان ایک ذمہ دار ایٹمی اور دنیا کا مہذب ملک ہونے کے ناطے پوری دنیا کے سامنے شفاف اور معتبر تحقیقات کی پیشکش کر چکا ہے تاکہ دنیا کے سامنے اس حقیقت کو لایا جا سکے کہ پاکستان کا پہلگام واقع کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پاکستان ہر قسم اور ہر سطح کی دہشتگردی کی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان کی مثبت سوچ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جعفر ایکسپریس سانحہ میں بڑے جانی و مالی نقصان کے باوجود نہ تو فوری بھارت پر الزام لگایا اور نہ ہی بھارت کے خلاف جنگی تیاری کا آغاز کیا۔

پاکستان، بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر سمیت تمام تر مسائل باہمی افہام و تفہیم اور بات چیت سے حل کرنے کا قائل رہا ہے، پاکستان مہذب ہمسائیوں کی طرح برابری اور پروقار انداز میں بھارت کو کئی بار مذاکرات کی دعوت دے چکا ہے مگر بھارت شاید اپنے آپ کو جنوبی ایشیا کا تھانیدار سمجھ بیٹھا ہے۔ پاکستان سائز میں بھارت سے کم ضرور ہے مگر ایک زندہ قوم ہونے کے ناطے کسی بھی سطح پر بھارتی تھانیداری سے ہرگز مرعوب نہیں ہو سکتا۔ جب پاکستان نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کی پیشکش کی تو بھارت کو جنگ میں کودنے کی کیا ضرورت تھی؟ دو ایٹمی قوتوں کا جنگی

میدان میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آنا کسی بھی صورت میں سودمند نہیں ہوسکتا۔ بھارت چونکہ ریاستی سطح پر دہشتگردانہ کارروائیوں میں ملوث رہا ہے اور حکومتی سربراہی میں پاکستان، افغانستان، کینیڈا، برطانیہ اور حتیٰ کہ امریکہ میں ٹارگٹڈ کارروائیاں کر چکا ہے تو شاید امن کی بات انہیں سمجھ نہیں آ رہی۔

بھارت کی جانب سے بغیر سوچے سمجھے 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب پاکستان پر بلاوجہ حملہ، امن دشمن سوچ کو دنیا کے سامنے مزید عیاں کرتا ہے۔ بزدل دشمن کی جانب سے پاکستان میں 9 مقامات پر 24 سے زیادہ حملے کئے گئے جہاں مساجد، معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ جنگی اصولوں کے مطابق عبادت گاہوں، بچوں اور عورتوں پر حملے کو نہایت بزدلانہ اور شرمناک کارروائی سمجھا جاتا ہے، مگر بھارت نہ تو کسی اصول کو مانتا ہے نہ ہی بزدلانہ کارروائیوں سے باز آتا ہے۔ اس بلاجواز حملے کے نتیجہ میں 31 سے زائد معصوم پاکستانیوں نے جام شہادت نوش کیا اور 57 سے زائد شہری زخمی ہوئے۔ پاکستانی فورسز نے بروقت، مؤثر اور منہ توڑ جواب دیتے ہوئے دشمن کے 5 طیارے زمین بوس کئے جن میں 2 رافیل طیارے بھی شامل تھے۔ بھارت جس طرح 2019 میں دنیا کے سامنے فضائی میدان میں ذلیل ہوا اسی طرح 2025 میں بھی عالمی سطح پر ذلالت کے کئی ریکارڈ اپنے نام کر چکا ہے، بھارتی ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کم ہونے کا نام نہیں لیتی۔

عالمی سطح پر بھارتی حملے کو شرمناک، بزدلانہ، مجرمانہ اور جارحیت پسندی جیسے گھٹیا الفاظ سے جوڑا گیا۔ سفارتی میدان میں بھارتی حملے کو دنیا بھر میں انتہائی تشویشناک قرار دیا گیا اور پاکستانی مسلح افواج اور قوم کے ذمہ دارانہ رویوں پر عالمی میڈیا کی جانب سے حوصلہ افزا اور قابل تحسین رپورٹنگ کی گئی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعے کو "افسوسناک" قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ جوہری ہتھیاروں سے لیس دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان کشیدگی "بہت جلد" ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ "میرے خیال میں، ماضی کے کچھ واقعات کی بنیاد پر، لوگ جانتے تھے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ وہ ایک طویل عرصے سے لڑ رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کئی دہائیوں بلکہ صدیوں سے لڑ رہے ہیں"۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا کہ "چند گھنٹے قبل بھارت نے پاکستانی علاقے میں نو مقامات کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا اور انتونیو گوتریس بھارتی فوجی حملوں پر 'بہت فکرمند' تھے"۔ چین کی جانب سے اس حملے کو قابل افسوس قرار دیا گیا جبکہ درجنوں ممالک کی جانب سے زور دیا گیا کہ دونوں ممالک افہام تفہیم اور بات چیت سے مسائل کے حل کا راستہ تلاش کریں۔

حملے میں فرانس کی طیارہ ساز کمپنی ڈیسے Dassault کے رافیل طیاروں سے چھوڑے گئے میزائیل، اسکیلپ (SCALP) اور ہیمر (HAMMER) استعمال کیے گئے۔ یہ دونوں طویل رینج والے فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائیل ہیں۔ اسکیلپ 1300 کلو وزنی میزائیل ہے جس پر 400 کلو وزنی بم (وار ہیڈ) نصب ہوتا ہے۔ حد مار 550 کلومیٹر اور رفتار میک 0.95 ہے (میک رفتار کی ایک

اکائی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ کوئی جسم آواز کی رفتار کے پیمانے سے کتنی تیزی سے سفر کرسکتا ہے۔)
آواز کی رفتار1235 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔لہٰذا اگر کسی طیارے یا میزائل کی رفتار ایک میک ہے تو وہ1235 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔) ہیمر بھی ایک بڑا میزائیل ہے جس پر 125 کلو تا 1000 کلو کے بم نصب کرنا ممکن ہے۔اس کی حد مار70 تا90 کلومیٹر اور رفتار میک 1.4 ہے۔ ممکن ہے کہ ایس یو۔30 اور مگ۔29 بھارتی جنگی طیاروں سے بھی طویل رینج والے فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائیل استعمال کیے گئے ہوں۔ان پر بھی تین چار اقسام کے ایسے میزائیل نصب ہوتے ہیں۔

یہ وہی رافیل ہیں جن کے بارے میں بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے 27 فروری2019 کو پاک فضائیہ کے ہاتھوں بدترین حزیمت اُٹھانے کے بعد کہا تھا،''آج اگر ہمارے پاس رافیل ہوتے تو ہمارا یہ حال نہ ہوتا'' ایک ایس یو۔30 اور ایک مگ۔ کو پاکستانی طیاروں، جے۔17 بلاک تھری اور جے۔10 سی میں لگے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائیلوں، پی ایل۔15 اور پی ایل 12 کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ان طیاروں میں جدید ریڈار نصب ہیں۔جے۔17 بلاک تھری کا KLJ-7A ریڈار اپنے میزائیل کو170 کلومیٹر جبکہ جے۔10 سی کا KLJ-10 ریڈار 50 کلومیٹر دور اڑتے دشمن طیارے تک گائیڈ کرتا ہے۔اس دوران بھارتی ڈرون اور دیگر اڑن ہتھیاروں کو بھی تباہ کیا گیا۔

بزدل دشمن بھارت نے بہاولپور کے علاقے 'احمد پور شرقیہ '، کوٹلی، مریدکے، بہاولپور اور مظفر آباد کے مقامات پر فضائی حملے کیے"۔ وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ "پاکستان کو، بھارت کی مسلط کردہ اس جنگی کارروائی کا بھرپور جواب دینے کا، پورا حق حاصل ہے اور بھرپور جواب دیا جا رہا ہے"، وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ ہماری افواج نے بھارت کے مکروہ عزائم کو ناکام بنا دیا، افواجِ پاکستان 24 گھنٹے تیار تھیں کہ کب بھارتی جہازوں کو سمندر میں پھینکیں۔ رات کی تاریکی میں میزائل حملوں میں معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے بھارت کے 5 جنگی طیارے پاکستان نے مار گرائے جبکہ 3 ڈرون اور متعدد کواڈ کاپٹر بھی تباہ کر دیے گئے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق لائن آف کنٹرول پر بھی بھارتی جارحیت کا دندان شکن جواب دیا گیا، بھارتی فوج کا انفنٹری بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اور ایک بٹالین ہیڈ کوارٹر سمیت متعدد پوسٹیں تباہ کر دی گئیں۔ لائن آف کنٹرول پر بھاری نقصان اٹھانے کے بعد بھارت نے جورا سیکٹر میں سفید جھنڈا لہرا کر شکست تسلیم کر لی۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کا کہنا تھا کہ بھارت کے بزدلانہ حملے میں 31 معصوم شہری شہید اور 57 زخمی ہوئے۔ سیالکوٹ اور شکر گڑھ میں جانی نقصان کی اطلاع نہیں۔ مساجد اور عبادت گاہوں کو نشانہ بنانا بھارتی تنگ نظری کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹنڈا، جموں، سری نگر سمیت مختلف علاقوں میں بھارتی طیارے تباہ کیے، بھارت کا ایک کمبیٹ ڈرون بھی مار گرایا۔ بھارتی حملے میں پاک فضائیہ کے تمام طیارے اور اثاثے محفوظ رہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ بھارت کی آبی جارحیت کے سنگین نتائج ہوں گے، پاکستان نے صرف دفاع کا حق استعمال کیا ہے۔ بھارت کا ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کو نقصان پہنچانا ناقابلِ قبول ہے، ہمارا دشمن بزدل اور کمزور ہے، بھارت پاکستان کے پانی کے ذخائر کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔

بعدازاں وزیراعظم شہباز شریف کی زیرِ صدارت قومی سلامتی کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا جس میں مسلح افواج کو مناسب کارروائی کے مکمل اختیارات دے دیے گئے۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ دنیا سے ہمارا وعدہ تھا کہ ہم جنگ میں پہل نہیں کریں گے، بھارت نے ہماری اولین آبادی اور مساجد کو نشانہ بنایا۔ بھارت کا آبی ذخائر پر حملہ سب سے سنگین خلاف ورزی ہے، اقوام متحدہ اور سیکیورٹی کونسل کو تمام حقائق سے آگاہ کر دیا گیا، بھارتی قونصل جنرل کو طلب کر کے ڈیمارش کیا گیا، ہم امریکا سمیت تمام ممالک سے رابطے میں تھے۔ پاکستان پہلگام واقعے کی آزادانہ تحقیقات کی پیشکش کر چکا تھا، لیکن مثبت جواب نہیں ملا، اگر ہمارے ہاتھ صاف نہ ہوتے تو ہم یہ آزادانہ تحقیقات کی پیش کش نہ کرتے، پاکستان کو برتری حاصل تھی، ہم نے پہل بھی نہیں کی اور حملہ بھی نہیں کیا۔

بھارتی حکومت نے بزدلانہ حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ کچھ دیر قبل بھارتی مسلح افواج نے آپریشن 'سندور' کا آغاز کیا اور پاکستان اور آزاد جموں و کشمیر میں انفرااسٹرکچر کو نشانہ بنایا جہاں سے اس نے ہمیشہ کی طرح بے بنیاد الزام عائد کیا کہ بھارت کے خلاف دہشت گرد حملوں کی منصوبہ بندی اور ہدایت جاری کی گئی تھی۔

بھارت کا سول وعسکری حکمران طبقہ سمجھ رہا تھا کہ جس طرح اسرائیل غزہ کو ملیامیٹ کر رہا ہے، وہ بھی پاکستان کو خاکم بدہن گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گا۔ نجانے وہ کیوں بھول گیا کہ غزہ اور پاکستان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پاکستانی آرمڈ فورسز کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے اور اس کے پاس ہر قسم کا اسلحہ بھی موجود ہے۔ پھر پاکستان ایٹمی ہتھیار بھی رکھتا ہے۔ بھارتی حکمران طبقے کے غرور وتکبر، جنگجوئی اور احمقانہ پن سے خدانخواستہ ایٹمی جنگ کا آغاز ہوا تو بھارت بھی صحیح سالم نہیں بچے گا۔ ظاہر ہے، پاکستان اپنے دفاع اور اپنی زراعت کے تحفظ کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ بھارتی حکمران اپنے پاگل پن کی وجہ سے اپنے 1 ارب 46 کروڑ عوام کی زندگیاں خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ حکمران کروڑوں بھارتیوں کو بھوک، بیماری، جہالت اور غربت سے نجات تو نہیں دلا سکے مگر پڑوسیوں سے جنگ کرنا اپنی آن وشان سمجھتے ہیں۔

بھارت کے میزائیل حملے نے ایک بار پھر یہ امر واضح کر دیا کہ دور جدید کی عسکریات میں ''فضائی میدان'' نے بڑی اہمیت حاصل کر لی ہے۔ اس فضائی جنگ کے دو بڑے شعبے ہیں: ''فضائی حملہ'' اور ''فضائی دفاع''۔ ان دونوں میں پاکستانی عسکری سائنس وٹیکنالوجی کی کارکردگی عمدہ ہے اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہے۔ فضائی حملے شعبے کے سلسلے میں پاکستانی ہنرمند طویل اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والے مختلف اقسام کے بلاسٹک، کروز اور اینٹی ٹینک وشپ میزائیل تیار کر چکے ہیں۔ پاکستانی کروز میزائیل ''بابر'' زمین، فضا اور سمندر سے چھوڑا جا سکتا ہے۔ افواج پاکستان چین وامریکی ساختہ میزائیل بھی رکھتی ہیں۔ جے۔10، جے ایف۔17، ایف۔16، میراج سوم، میراج 5 اور ایف۔7 طیارے بھی فضائی حملے شعبے میں شامل ہیں اور وہ ریڈار اور اواکس ہوائی جہاز بھی جو ٹارگٹ تک پہنچنے میں طیارے یا میزائیل کی رہنمائی

کرتے ہیں۔ جبکہ الیکٹرونک جنگ وجدل (وارویئر) والے ہوائی جہاز بھی اسی شعبے کا حصہ ہیں جو دشمن کے ریڈار جام کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

فضائی جنگ کے شعبہ حملے کو دیکھا جائے تو جنگی طیاروں کے معاملے میں پاک و بھارت ہم پلہ ہیں۔ بھارتی فضائیہ 580 جبکہ پاک فضائیہ 599 جنگی طیارے رکھتی ہے۔ ڈیسے رافیل اور ہال تی جس بھارت جبکہ جے۔10 سی اور جے ایف۔17 بلاک تھری پاکستان کے جدید ترین طیارے ہیں۔ بھارت امریکہ یا فرانس سے اسٹیلتھ طیارے خریدنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان کو بھی چین سے اسٹیلتھ طیارے حاصل کرنے پڑیں گے تاکہ اس جنگی طیاروں کے شعبے میں طاقت کا ترازو متوازن رہے۔ مزید براں پاکستان ترکی کے تعاون سے اس سسٹم کے ہم پلہ اینٹی میزائیل نظام بھی ایجاد کر سکتا ہے۔ یوں فضائی دفاع کے شعبے میں بھی پاکستان اور بھارت کا توازن برابری کی سطح پر آ جائے گا۔

دفاعی اخراجات میں سرفہرست ممالک میں امریکہ، چین، روس، جرمنی، بھارت، برطانیہ، سعودی عرب، یوکرین، فرانس اور جاپان شامل ہیں۔ گلوبل فائر پاور انڈیکس کے مطابق پاکستان کے پاس 6,54,000 فعال فوجی، 5,00,000 نیم فوجی اہلکار، اور 5,50,000 ریزرو اہلکار موجود ہیں۔ اس کے برعکس بھارت کے فعال فوجی اہلکاروں کی تعداد 14,55,550، نیم فوجی اہلکار 25,27,000، اور ریزرو اہلکار 11,55,000 ہیں۔ ہوائی قوت میں پاکستان کے پاس 1,399 طیارے ہیں جن میں سے 328 جنگی طیارے اور 373 ہیلی کاپٹر ہیں، جبکہ بھارت کے پاس 2,229 طیارے، 513 جنگی طیارے اور 899 ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ زمینی فوجی اثاثوں میں پاکستان کے پاس 2,627 ٹینک، 17,516 بکتر بند گاڑیاں، 662 خودکار توپیں، 2,629 گھسیٹنے والی توپیں، اور 600 موبائل راکٹ لانچرز ہیں۔

گلوبل فائر پاور کے مطابق اس کے مقابلے میں فہرست میں شامل 145 ملکوں میں پاکستان کا نمبر 12 واں ہے۔ ادارے کا کہنا ہے کہ یہ فہرست 55 مختلف عناصر کو دیکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔ اس میں جغرافیائی، معاشی، مقامی صنعت، قدرتی وسائل، کارکردگی، اور ملک کے پہلی، دوسری اور تیسری دنیا کے ملکوں سے تعلق کو بھی مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ بھارت اور پاکستان کے دفاعی بجٹ میں واضح فرق ہے۔ سویڈش تھنک ٹینک سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق 2024 میں انڈیا نے دفاع پر پاکستان کے مقابلے میں نو گنا زیادہ رقم خرچ کی۔ اس رپورٹ کے مطابق 2025 میں انڈیا نے اپنے دفاع پر تقریباً 86 ارب ڈالر کے برابر رقم خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جبکہ پاکستان نے 25-2024 کے مالی سال کے لیے مسلح افواج کے لیے 10 ارب ڈالر سے زیادہ رقم مختص کی ہے۔

رافیل معاہدہ ایک ایسے وقت پر ہوا ہے جب پہلگام حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان کشیدگی اپنے عروج پر تھی۔ اس معاہدے کی تاریخ پہلگام کے واقع سے پہلے اس مہینے کے اوائل میں ہی طے کر دی گئی تھی۔ اس لڑائی میں کل 125 جنگی طیاروں نے ایک گھنٹے

سے زیادہ وقت تک کی ڈاگ فائٹ کی اور دونوں ممالک کی فضائیہ نے اپنی اپنی فضائی حدود کو نہیں چھوڑا۔ میزائلوں کا تبادلہ بعض اوقات 160 کلومیٹر (100 میل) سے زیادہ فاصلے پر ہوتا رہا۔ ذرائع نے امریکی میڈیا کو بتایا کہ بھارتی فضائیہ کو بعض اوقات اہداف پر حملے کے لیے متعدد بار کوششیں کرنی پڑیں پاکستان نے ان علاقوں میں شہریوں کو ممکنہ اہداف کے بارے میں خبردار کرنے کی پوری کوشش کی، اور یہ کہ فوج نے شہری نقصانات کو کم سے کم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ کوئی بھی فریق اپنی فضائیہ کے پائلٹس کو سرحد کے پار بھیجنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ واضح رہے کہ 2019 میں ڈاگ فائٹ کے دوران ایک بھارتی فضائیہ کا پائلٹ پاکستانی سرزمین پر پاک فضائیہ نے گرادیا تھا اور اسے ٹی وی پر پیش کیا گیا تھا، جسے بعد میں بھارت کو واپس کیا گیا۔ یہ بھارت کیلئے ایک بڑی ذلت تھی۔

بڑھتی بھارتی جارحیت کے مؤثر سدباب کیلئے 10 مئی علی الصباح پاک آرمی کی جانب سے آپریشن 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ' کا آغاز کیا گیا۔ 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ' کے الفاظ مقدس کتاب قرآن کی ایک آیت سے لیے گئے ہیں جس کا مطلب 'سیسہ پلائی ہوئی دیوار' ہے۔ قرآن کی سورہ الصف کی چوتھی آیت ہے جس میں کہا گیا ہے: کہ 'بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اسی جذبے کے تحت اس آپریشن کا نام 'بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ' رکھا گیا ہے۔ آپریشن کا آغاز پاکستان کی جانب سے 'فتح ون' میزائل چلا کر کیا گیا۔ فتح ون میزائل پاکستان کا جدید اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والا ہتھیار ہے جس کی رینج 140 کلومیٹر تک ہے۔ 24 اگست 2021 کو مقامی طور پر تیار کردہ فتح ون راکٹ سسٹم کا تجربہ کیا گیا تھا۔

فتح ون پاکستان کا تیار کردہ زمین سے زمین پر مار کرنے والا گائیڈڈ میزائل ہے جو فتح سیریز کا حصہ ہے۔ اس سیریز میں ایک اور میزائل فتح ٹو بھی شامل ہے۔ 400 کلومیٹر تک کے فاصلے پر مار کرنے والے اس میزائل میں اپنے ہدف کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنانے کی صلاحیت ہے۔ فتح ون ہدف کے لحاظ سے 300–500 کلو وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

مذکورہ آپریشن کے دوران بیاس میں واقع براہموس میزائل ڈپو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا جبکہ ادھم پور میں جدید ایس 400 فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنا کر ناکارہ بنایا گیا۔ پٹھان کوٹ کا فضائی اڈہ بھی شدید حملے کی زد میں آیا، جس سے رن وے ناقابلِ استعمال ہو گیا اور وہاں موجود لاجسٹک ہیڈکوارٹر میں دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ پاکستانی فورسز نے جالندھر میں فضائی اڈے کو مسلسل درست نشانہ بنایا گیا، جس سے اس کا بنیادی انفراسٹرکچر شدید متاثر ہوا۔ نگروٹہ میں ناردرن کمانڈ کی براہموس لانچ سائٹ کو تباہ کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں وہاں کی آپریشنل کمانڈ درہم برہم ہوگئی۔ پاکستانی شاہینوں نے اکھنور میں بریگیڈ ہیڈکوارٹر کو مفلوج کر دیا جب کہ ناردرن کمانڈ کے ہیڈکوارٹر کو نقصان پہنچا اور فضائی اڈے پر شدید حملے میں بیس سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

چندی گڑھ میں اسلحہ ڈپو کو غیر مؤثر بنایا گیا اور وہاں کے مواصلاتی نظام کو بھی متاثر کیا گیا۔ سورت گڑھ اور سرسا میں فضائی اڈے مکمل طور

پر تباہ کر دیے گئے، جبکہ جموں، بارہ مولہ، نگروٹہ اور راجوری سمیت متعدد مقامات پر کمانڈ اور لاجسٹک مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ عسکری ماہرین کے مطابق آپریشن کے دوران فضائی جنگ میں پاکستان کی افواج نے دشمن کے فضائی اثاثوں کو کامیابی سے غیر مؤثر بنایا اور نوے سے زائد بھارتی ڈرونز کو تباہ کر دیا۔ ڈرونز کے ذریعے کیے گئے اندرونی حملوں کا دائرہ جموں و کشمیر، پنجاب، راجستھان، گجرات، ہریانہ اور دیگر حساس علاقوں تک وسیع کیا گیا۔ سانبہ، اُڑی، نوگام، پونچھ، راجوری، بارہ مولہ اور نگروٹہ جیسے مقامات پر اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا جبکہ پٹھان کوٹ، امرتسر، فیروز پور، فاضلکہ، جیسلمیر، بھُج، پوکھرن اور لاکھی نالہ جیسے سرحدی علاقوں میں بھی ڈرون کارروائیاں کی گئیں۔ ہریانہ کے حصار میں دہلی این سی آر کے قریب ایک بھارتی میزائل کو راستے میں روکا گیا۔

سائبر وارفیئر کے محاذ پر بھی پاکستان نے غیر معمولی برتری کا مظاہرہ کیا۔ دس ایس سی اے ڈی اے نیٹ ورکس کو ناکارہ بنا کر شمالی بھارت کے توانائی نظام کو مفلوج کیا گیا، جس کے نتیجے میں شمالی گرڈ کا ستر فیصد حصہ بند ہو گیا اور کئی شہری و دیہی علاقے بجلی سے محروم ہو گئے۔ انڈین ریلوے کا ڈیجیٹل نیٹ ورک تباہ ہونے سے ٹرانسپورٹ کا نظام درہم برہم ہو گیا، جبکہ دہلی گیس اور کشمیر الیکٹرک جیسے اہم شہری نظام بھی بند ہو گئے۔ ڈیجیٹل نفوذ کے دوران پانچ سو سات قیمتی ڈیوائسز کا ڈیٹا حذف کر دیا گیا، ڈیڑھ سو سے زائد حساس ڈیٹا بیسز چرائے گئے، پندرہ ای میل سرورز ہیک کر لیے گئے اور تیرہ اہم سرکاری ویب سائٹس یا تو مسخ کر دی گئیں یا مکمل طور پر ختم کر دی گئیں۔

اس آپریشن کو عسکری حکمتِ عملی کے اعتبار سے ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے، جس کے اثرات بھارت کے داخلی نظم و نسق اور جنگی صلاحیت پر آئندہ کئی مہینے تک محسوس کیے جاتے رہے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ امریکہ کی ثالثی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان 'فوری اور مکمل سیز فائر' پر اتفاق ہو گیا ہے۔
پاکستان کے نائب وزیرِ اعظم اسحاق ڈار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ 'پاکستان ہمیشہ خطے میں امن اور سلامتی کے لیے کوشاں رہا ہے اور اپنی خود مختاری اور علاقائی سالمیت پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ دوسری جانب انڈیا کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا کہنا تھا کہ انڈیا اور پاکستان نے 'فائرنگ اور فوجی کارروائی روکنے کے لیے ایک سمجھوتے پر اتفاق کیا ہے۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ انڈیا کا دہشتگردی کے خلاف ایک ٹھوس موقف ہے جو یہ اپنائے رکھے گا۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان 12 مئی کو دن 12 بجے (انڈین وقت کے مطابق) دوبارہ بات ہوگی۔ امریکی سیکریٹری خارجہ مارکو روبیو نے آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر سے رابطہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ 'دونوں فریقین (پاکستان اور انڈیا) کشیدگی کم کرنے کے طریقے ڈھونڈیں'۔ انھوں نے مستقبل میں تنازع سے بچنے کے لیے 'بات چیت کا آغاز کرنے کے لیے امریکی ثالثی کی پیشکش بھی کی۔

وزیرِاعظم شہباز شریف نے کہا کہ یہ دن اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالانے، افواج پاکستان کی بے مثال بہادری کو خراج تحسین پیش کرنے اور پوری قوم کے حوصلے اور وحدت کو سراہنے کے لیے منایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن "بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ" نے دشمن کی جارحیت کو مؤثر اور بھرپور جواب دیا اور پاکستان نے ہر محاذ پر برتری ثابت کی، ہم اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں، جس نے ہمیں سرخرو فرمایا۔ وزیرِاعظم کا کہنا تھا کہ دشمن کی جارحیت کے باوجود پاکستان نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا لیکن مکمل تیاری کے ساتھ اپنے دفاع کو یقینی بنایا۔ شہباز شریف نے کہا کہ قوم بالخصوص علمائے کرام کل پورے ملک میں اجتماعی دعاؤں اور نوافل کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور شہداء اور غازیوں کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ وزیرِاعظم کا کہنا تھا کہ افواج پاکستان کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

کیا جدید دنیا میں ایسے ہی کوئی ملک کسی پر اپنے ہاں کے کسی واقعے کا الزام لگا کر خود 'سزا' سنا دینے کا اختیار رکھتا ہے، لیکن ہندوستان کی جانب سے ہر مرتبہ یہی وطیرہ رہا ہے اور اب وہ ان واقعات کو بنیاد بنا کر 'لائن آف کنٹرول' سے نکل کر ہماری بین الاقوامی سرحدوں کے اندر دخل اندازی سے بھی باز نہیں آ رہا، جو اس خطے کے امن و امان کے لیے نہایت سنگین خطرہ ہے۔ بھارت اور پاکستان پر جنگ کے بادل گھرے ہوتے جا رہے ہیں۔ بھارت پہلگام کے واقعہ کو بنیاد بنا کر پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے بیانیے کا مقدمہ تیار کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک بھارت نے کوئی ٹھوس، شفاف اور واضح ثبوت پیش نہیں کیے۔ پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں اور ہمسایوں میں اگر تنازعات جنم لیں

تو اس کا علاج سیاسی اور سفارتی سطح پر تلاش کرنا ہی ہماری حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔ جب ایسے حالات میں جہاں ہم اپنی معیشت کی بنیاد پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو پھر جنگ یا تنازعات میں شدت کو پیدا کرنا ہماری ترجیحات کا حصہ نہیں ہونا چاہیے۔

بھارت نے آبی جارحیت کے جو ناپاک عزائم ظاہر کیے ہیں، ان کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ یقینی ہے۔ ہزاروں سال سے بہتے پانی کو روکنا اور وہ بھی ایسے معاہدے کے بعد جو عالمی بینک کی ثالثی میں ہوا ہو، نہ تو اخلاقی سطح پر اور نہ ہی سیاسی سطح پر قابل قبول ہے۔ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور زراعت کا سارا دارومدار پانی پر ہے، پنجاب اور سندھ کو ریگستان بنانے کے بھارتی خواب نہ کبھی پہلے سچ ہوئے تھے اور نہ ہی آئندہ ہوں گے۔ بھارت کو سندھ طاس معاہدہ کے تحت پاکستانی پانی ہر حال میں چھوڑنا ہوگا، معاہدے کی خلاف ورزی عالمی سطح پر بھی بھارتی تشخص مزید دھندلا دے گی اور پاکستان تو نہایت واشگاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ پانی روکا گیا تو پھر خون بہے گا۔ بھارت کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے پہلگام واقع کی عالمی ممالک پر مشتمل کمیشن کی زیرنگرانی تحقیقات کی پیشکش قبول کرتے ہوئے عالمی امن کو بحال رکھنے میں اپنا کردار نبھانا ہوگا۔ سندھ طاس معاہدہ کی خلاف ورزی مسائل کا حل نہیں ہے بلکہ مزید مسائل میں اضافہ کی بڑی وجہ بن سکتا ہے۔ بھارت کو مہذب ہمسائیوں کی طرح ہٹ دھرمی کی بجائے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ہوگا۔ دو جوہری طاقتوں کے درمیان جنگ کسی بھی طرح عقلمندانہ فیصلہ ہرگز نہیں ہوگا۔ وادی کشمیر کو جیل بنانے کی بجائے آزادی جیسی انمول نعمت سے نوازنا ہوگا، سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دینا ہوگا، انہیں پورا حق حاصل ہے کہ وہ آزادانہ طور پر بھارت سے الحاق کریں، پاکستان سے الحاق کریں یا پھر اپنی الگ آزاد ریاست تشکیل دیں۔ بھارت عالمی معاہدوں اور قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی کر کے عالمی سطح پر مزید مکارانہ چالیں نہیں چل سکتا۔ جمہوری ملک ہونے کے ناطے کشمیریوں اور سکھوں کو اپنے لئے آزاد ملک کی تشکیل کا پورا حق ہے اور بھارت جمہور کی خواہشات کے برعکس نہ تو اپنے ملک کی سلامتی یقینی بنا سکتا ہے اور نہ ہی جنوبی ایشیا کو ترقی یافتہ، پرامن اور مستحکم خطے میں تبدیل ہوتے دیکھ سکتا ہے۔ جنگیں کبھی بھی مسائل کا حل نہیں رہیں، اور پھر جب مدمقابل ایٹمی ملک ہو تو جنگ کا خیال بھی بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ آئیں! دنیا کے دیگر مہذب ممالک کی طرح ایک دوسرے کی بجائے غربت اور افلاس کیخلاف جنگ کریں۔ الزام تراشیوں کی بجائے حقائق پر بات کریں، محض سیاسی فائدے اور کھوکھلے نعروں کی تکمیل کیلئے امن وامان کو خطرات سے دوچار کرنا کسی بھی مہذب قوم کو زیب نہیں دیتا۔ بھارتیوں کو بھی ہندوتوا سوچ کی حوصلہ شکنی کیلئے مودی اور آر ایس ایس جیسے نظریات کیخلاف آواز اٹھانا ہوگی، اسی میں بقائے باہمی ہے، مسجدوں پر حملہ کر کے، مندروں کو کسی صورت محفوظ نہیں رکھا جا سکتا ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

نوجوانوں کا کردار
ڈیجیٹل اور زمینی سطح پر شمولیت

تنویر اقبال

ایک سال پہلے 9 اور 10 مئی کی درمیانی رات جب بھارتی جارحیت نے پاکستان کی سرحدوں پر حملہ کیا تو پاکستان نے جواب میں آپریشن "بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡص" کا آغاز کیا۔ یہ نام قرآن مجید کی سورہ الصف کی آیت سے لیا گیا ہے جہاں مومنین کو سیسہ پلائی ہوئی مضبوط دیوار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ صرف ایک فوجی آپریشن نہیں تھا بلکہ قوم کے اتحاد، عزم اور ناقابل تسخیر طاقت کا اعلان تھا۔ پاک فضائیہ نے بھارتی جدید طیاروں کو مار گرایا ان کے اڈوں کو تباہ کیا براہموس ڈپوؤں کو راکھ کر دیا اور بھارتی فوج کو دن میں تارے دکھا دیے۔ یہ تاریخی کامیابی ایک سال بعد بھی قوم کے دلوں میں تازہ ہے۔ آج جب ہم اس فتح کی سالگرہ منا رہے ہیں تو سب سے زیادہ توجہ اس نسل پر جاتی ہے جس نے اس معرکے میں سب سے بڑا کردار ادا کیا۔

نوجوان پاکستان کی آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہیں۔ یہ وہ نسل ہے جو نہ صرف ڈیجیٹل دور کی پیداوار ہے بلکہ زمینی حقیقت سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ آپریشن بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡص میں ان کا کردار دو سطحوں پر نمایاں رہا۔ پہلا ڈیجیٹل میدان میں اور دوسرا زمینی سطح پر۔ یہ دونوں محاذ ایک دوسرے سے الگ نہیں تھے بلکہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔ ڈیجیٹل جنگ نے زمینی جنگ کی حمایت کی اور زمینی قربانیوں نے ڈیجیٹل آواز کو طاقت بخشی۔

آج کی جنگ صرف توپوں اور میزائلوں کی نہیں بلکہ معلومات اور بیانیے کی بھی ہے۔ بھارت نے اپنے میڈیا اور سوشل میڈیا کو ہتھیار

بنا کر جھوٹ کا طوفان کھڑا کیا۔ ان کے پروپیگنڈے نے پاکستان کو کمزور، شکست خوردہ اور تنہا دکھانے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے نوجوانوں نے اس طوفان کا مقابلہ کیا۔ X (سابقہ ٹویٹر)، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، یوٹیوب اور فیس بک پر لاکھوں نوجوان ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

رات کے اندھیرے میں جب پاک فضائیہ کے جہاز بھارتی اڈوں پر حملہ کر رہے تھے تبھی نوجوان ویڈیوز شیئر کر رہے تھے۔ رافیل طیاروں کے ملبے کی تصاویر، بھارتی فوجیوں کی بے بسی کے مناظر اور پاکستانی ڈرونز کی پروازیں یہ سب ڈیجیٹل دنیا میں وائرل ہو گئے۔ ایک نوجوان نے Bunyan um Marsus# ہیش ٹیگ ٹرینڈ کروایا جو عالمی سطح پر سرِفہرست رہا۔ دوسرے نے بھارتی پروپیگنڈا اکاؤنٹس کی نشاندہی کی اور فیک نیوز کوری بٹ کیا۔ سائبر سیکیورٹی کے طلباء نے بھارتی ویب سائٹس پر حملوں کا مقابلہ کیا اور پاکستانی سائبر ڈیفنس کو مضبوط بنایا۔

یہ ڈیجیٹل شمولیت کوئی کھیل نہیں تھی۔ یہ ایک منظم جنگ تھی۔ نوجوانوں نے بھارتی میڈیا کے جھوٹ کو بے نقاب کیا کہ انہوں نے سرجیکل سٹرائیک کی تھی جبکہ حقیقت میں پاکستان نے ان کے 15 سے زائد اڈوں کو نشانہ بنایا تھا۔ عالمی میڈیا میں پاکستانی نقطہ نظر پہنچانے کے لیے انگریزی، عربی اور چینی اور ہندی زبانوں میں مواد تیار کیا گیا۔ لڑکیاں بھی پیچھے نہیں رہیں۔ انہوں نے مائیکرو ولاگز لائیو سیشنز اور انفوگرافکس کے ذریعے قوم کی ہمت افزائی کی۔ ایک طالبہ نے لکھا ہمارے شاہین اور بھائی آسمان پر لڑ رہے ہیں اور ہم ڈیجیٹل آسمان پر ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔

ڈیجیٹل سطح پر نوجوانوں کی شمولیت نے یہ ثابت کیا کہ آج کا نوجوان محض صارف نہیں بلکہ تخلیق کار اور جنگجو بھی ہے۔ وہ الگورتھم کو ہتھیار بناتا ہے۔ ہیش ٹیگز کو گولیاں اور سچ کو ڈھال۔ آپریشن کے دوران بھارتی انٹرنیٹ بند ہونے کے باوجود پاکستانی نوجوانوں نے VPN اور متبادل پلیٹ فارمز کے ذریعے دنیا تک آواز پہنچائی۔ اس شمولیت نے عالمی رائے عامہ کو متاثر کیا اور بھارت کی تنہائی کو بڑھایا۔ ڈیجیٹل محاذ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں نے زمینی سطح پر بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ یہ وہ نوجوان تھے جو سرحد کے قریب رہتے ہیں۔ جو رضا کارانہ طور پر امداد پہنچانے نکلے۔ جو فوجیوں کی حمایت میں مظاہرے کرتے رہے اور جو قومی اتحاد کی علامت بنے۔

آپریشن کے دوران جب بھارتی میزائل پاکستان کی طرف آئے تو سرحدی علاقوں کے نوجوانوں نے نہ صرف خود کو محفوظ کیا بلکہ دوسروں کی مدد بھی کی۔ نوجوان ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرامیڈیکس نے فیلڈ ہسپتالوں میں خدمات پیش کیں۔ انجینئرنگ کے طلباء نے ڈرونز اور ٹیکنالوجیکل سپورٹ فراہم کی۔ یونیورسٹیوں کے طلباء نے خون کا عطیہ دیا۔ فنڈز جمع کیے اور فوجیوں کے لیے تحائف بھیجے۔ لاہور، کراچی، اسلام آباد اور پشاور میں نوجوانوں کے جلوس نکلے۔ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْص کے نعرے لگتے رہے۔ ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ ہمارے طیارے آسمان پر ہیں اور ہم زمین پر ان کی پیٹھ تھپکتے ہیں۔ یہ زمینی شمولیت جذباتی لاجسٹک اور اخلاقی تھی۔ نوجوانوں نے فوجی اہلکاروں کے خاندانوں کی دیکھ بھال کی ان کے بچوں کو پڑھایا اور ان کی بہادری کی کہانیاں اپنی نسلوں تک پہنچائیں۔

زمینی سطح پر لڑکوں اور لڑکیوں دونوں نے حصہ لیا۔ لڑکیاں امدادی کیمپوں میں کام کرتی رہیں اور قومی گانے گا کر حوصلہ بڑھایا۔ یہ وہ نسل تھی جو پچھلے کئی سالوں سے کرپشن، مہنگائی اور بے روزگاری کے باوجود مایوس نہیں ہوئی تھی۔ اس معرکے نے ان میں ایک نیا جوش پیدا کیا۔

آپریشن بُنیانٌ مَّرصُوص کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ ڈیجیٹل اور زمینی شمولیت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں۔ ایک نوجوان جو ڈیجیٹل طور پر بھارتی پروپیگنڈا کا جواب دے رہا تھا وہی زمین پر فوجیوں کے لیے پانی کی بوتلیں، مشروب اور کھانے لیکر جا رہا تھا۔ سوشل میڈیا پر لائیو اپ ڈیٹس دینے والا نوجوان دراصل سرحدی علاقے کا رہائشی تھا جو حقیقی صورتحال جانتا تھا۔ یہ امتزاج جدید جنگ کا نیا نمونہ ہے۔ پہلے جنگ صرف فوجیوں کی ہوتی تھی اب پوری قوم کی ہے اور نوجوان اس قوم کا سب سے فعال حصہ ہیں۔ پاک فوج نے بھی اس شمولیت کو سراہا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کے بیانات میں نوجوانوں کی ڈیجیٹل مہم کی تعریف کی گئی۔ یہ ثابت ہوا کہ آج کا نوجوان ریاست کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔

اس فتح کے ایک سال بعد بھی نوجوانوں کے سامنے چیلنجز موجود ہیں۔ ڈیجیٹل دنیا میں جعلی خبروں کا سیلاب، سائبر حملے اور نفسیاتی جنگ۔ زمینی سطح پر معاشی مشکلات، تعلیم کا معیار اور روزگار کی کمی۔ مگر یہ وہی نوجوان ہیں جنہوں نے 10 مئی کی رات تاریخ بدل دی۔ اب وقت ہے کہ حکومت اور ادارے انہیں مواقع دیں۔ ڈیجیٹل ساکھ بڑھانے کے لیے ٹریننگ پروگرامز اور سائبر سیکیورٹی میں سرمایہ کاری اور نوجوانوں کو قومی فیصلوں میں شامل کرنا ضروری ہے۔ تعلیم کو جدید بنائیں ٹیکنالوجی کو قومی دفاع کا حصہ بنائیں اور نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو موقع دیں۔

آپریشن بنیان مرصوص نہ صرف فوجی فتح تھی بلکہ قومی بیداری کا اعلان بھی۔ نوجوانوں نے ثابت کیا کہ وہ ماضی کی نسلوں سے کم نہیں۔ وہ ڈیجیٹل اور زمینی دونوں محاذوں پر لڑ سکتے ہیں۔ آج جب ہم اس فتح کی سالگرہ منا رہے ہیں تو ہر نوجوان سے اپیل ہے کہ اپنے فون کو ہتھیار بناؤ۔ اپنے قدموں کو قومی خدمت میں لگاؤ اور اپنے دل کو پاکستان کے لیے وقف کر دو۔

اس فتح کے ایک سال بعد جب ہم آپریشن بنیان مرصوص کی سالگرہ منا رہے ہیں تو نوجوانوں کے کردار پر غور کرتے ہوئے ایک اہم سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے ان کی اس بے مثال شمولیت سے سبق سیکھ لیا ہے؟

آج کے دور میں نوجوان نہ صرف جنگ کے ہیرو ہیں بلکہ امن کے معمار بھی۔ آپریشن کے دوران جو طلبہ راتوں کو سوشل میڈیا پر بھارتی پروپیگنڈا کا مقابلہ کر رہے تھے وہی آج سائبر سیکیورٹی کمپنیاں شروع کر رہے ہیں۔ لڑکیاں اب ڈیفنس ریسرچ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ کراچی کے ایک 19 سالہ نوجوان نے آپریشن کے دوران خود بنایا ہوا ڈرون استعمال کروایا جو بعد میں پاک فوج کی ایک یونٹ کے لیے معیاری بن گیا۔ اسلام آباد کی ایک نوجوان خاتون نے 48 گھنٹوں میں 18 لاکھ روپے کا فنڈ جمع کیا جو سرحدی سکولوں کی مرمت کے لیے استعمال ہوا۔

یہ کہانیاں محض جذبات نہیں بلکہ ایک نئی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں۔ نوجوان نسل اب قومی دفاع کو اپنا ذاتی فریضہ سمجھتی ہے۔ مگر اس عزم

کو مستقل بنانے کے لیے ہمیں ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے۔ تعلیمی نصاب میں ڈیجیٹل جنگ، سائبر دفاع اور جدید جنگی ٹیکنالوجی کو لازمی مضمون بنانا چاہیے۔ یونیورسٹیوں میں سائبر ونگز قائم ہوں جہاں طلبہ کو براہ راست فوج کے ساتھ سٹارٹ اپس سے جوڑنے کے لیے خصوصی فنڈز اور انکیوبیٹر پروگرام شروع کیے جائیں۔ نوجوانوں کو قومی سلامتی کونسل جیسے فورمز میں آواز دی جائے تاکہ ان کی تازہ سوچ قومی پالیسی کا حصہ بن سکے۔ چیلنج بھی موجود ہیں۔ سوشل میڈیا کی لت غلط معلومات اور بیرونی ایجنسیوں کی نفسیاتی جنگ نوجوانوں کو نشانہ بناتی ہے۔ مگر جو نسل 10 مئی کی رات جاگ کر پاکستان کی حفاظت کرسکتی ہے وہ ان چیلنجز کا مقابلہ بھی کرسکتی ہے۔ ضرورت صرف درست سمت اور اعتماد کی ہے۔

آخر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص نے ثابت کر دیا کہ پاکستان کی حقیقی طاقت اس کی نوجوان نسل ہے۔ جب یہ نسل ڈیجیٹل اور زمینی دونوں محاذوں پر متحد ہو جائے تو کوئی طاقت اس قوم کو ہرا نہیں سکتی۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم انہیں نہ صرف سراہیں بلکہ بااختیار بھی بنائیں۔ آئیں اپنے نوجوانوں کے ہاتھوں میں قلم، کی بورڈ، ڈرون اور قومی پرچم تھمائیں۔ وہ خود بخود تاریخ بدل دیں گے۔ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص صرف ایک آپریشن کا نام نہیں بلکہ ایک عزم کا نام ہے۔ یہ عزم ہمارے نوجوانوں میں زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس نسل کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

نوجوانانِ پاکستان زندہ باد

آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

معرکۂ حق
آپریشن بُنیانٌ مَّرْصُوص کو ایک سال مکمل

شکیل ملک

پاکستان نے ایک سال قبل جس تاریخی مرحلے میں داخل ہوکر آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی صورت میں اپنی قومی طاقت، اتحاد اور دفاعی صلاحیت کا مظاہرہ کیا، وہ آج بھی خطے کی اسٹریٹیجک تاریخ میں ایک نمایاں باب کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ یہ وہ معرکہ تھا جس میں پاکستان کی 24 کروڑ عوام، سیاسی قیادت اور مسلح افواج ایک سیسہ پلائی دیوار بن کر نہ صرف دفاعِ وطن کو یقینی بنانے میں کامیاب رہے بلکہ خطے میں طاقت کے توازن کو بھی نئی جہت دی۔

وطنِ عزیز کی حالیہ عسکری و سفارتی تاریخ میں آپریشن بنیان مرصوص کو ایک ایسے موڑ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جس نے ریاستی ردِعمل، قومی یکجہتی اور علاقائی توازنِ قوت کے حوالے سے نئے معیارات قائم کیے۔ ایک سال گزرنے کے بعد اس واقعے کا جائزہ محض عسکری کامیابی کے تناظر میں لینا کافی نہیں بلکہ اسے وسیع تر ریاستی، سفارتی اور اسٹریٹیجک زاویوں سے سمجھنا ضروری ہے۔ اس پورے مرحلے کی سب سے نمایاں خصوصیت ریاستی اداروں کے درمیان غیر معمولی ہم آہنگی تھی۔ سیاسی قیادت، عسکری ادارے اور انتظامی ڈھانچہ ایک مربوط حکمت عملی کے تحت متحرک دکھائی دیے۔ ایسے نازک ادوار میں، جب خطے میں کشیدگی بڑھنے کا خدشہ ہو، فیصلہ سازی میں تیزی، رابطہ کاری میں تسلسل اور بیانیے میں یکسانیت کسی بھی ریاست کی اصل طاقت ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے پاکستان نے ایک مربوط اور منظم ریاستی ردِعمل پیش کیا۔

وزیراعظم کی سطح پر فوری مشاورت اور قومی سلامتی کے اداروں کی فعال شمولیت نے اس تاثر کو مزید تقویت دی کہ بحران کے وقت

ریاستی مشینری ایک ہی سمت میں کام کر رہی ہے۔ عسکری قیادت نے پیشہ ورانہ انداز میں صورتحال کو سنبھالا، جبکہ سفارتی سطح پر پاکستان نے عالمی فورمز پر اپنا مؤقف واضح، مدلل اور مستقل انداز میں پیش کیا۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جدید دور میں جنگیں صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہیں۔ معلوماتی جنگ، بیانیے کی جنگ اور سفارتی دباؤ اب کسی بھی تنازع کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ اس تناظر میں پاکستان نے میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اپنی موجودگی کو مؤثر بنایا، جس کے نتیجے میں ایک مضبوط اور متبادل بیانیہ سامنے آیا اور عالمی سطح پر مختلف زاویوں سے بحث نے جنم لیا۔

تاہم ایسے واقعات کے بعد خطے میں عدم اعتماد، کشیدگی اور غیر یقینی کی فضا مزید گہری ہو جاتی ہے۔ جنوبی ایشیا جیسے حساس خطے میں، جہاں دو ایٹمی طاقتیں موجود ہوں، وہاں عسکری کامیابی سے زیادہ اہم پائیدار امن کا قیام ہوتا ہے۔ طاقت کا مظاہرہ وقتی برتری تو دے سکتا ہے، مگر دیرپا استحکام صرف سفارتکاری، مکالمے اور اعتماد سازی سے ہی ممکن ہے۔

اس پورے پس منظر میں مسئلۂ کشمیر بدستور ایک بنیادی اور حل طلب تنازع کے طور پر موجود ہے، جو کسی بھی بڑے بحران کا محرک بن سکتا ہے۔ پاکستان کا مؤقف مسلسل یہی رہا ہے کہ یہ مسئلہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے، جبکہ خطے میں پائیدار امن کے لیے دونوں اطراف کو سیاسی بصیرت اور لچک کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

عالمی سطح پر بھی اب یہ بات زیادہ واضح ہو چکی ہے کہ جنوبی ایشیا میں کسی بھی بڑی کشیدگی کے اثرات صرف علاقائی نہیں رہتے بلکہ عالمی معیشت، توانائی کی منڈیوں اور جغرافیائی سیاست کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

اگر معرکۂ حق کے دوران پاکستان کی مجموعی حکمت عملی کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ پاکستان نے دشمن کو ہر محاذ پر مکمل ہم آہنگی کے ساتھ مربوط جواب دیا۔ تمام فیصلے عسکری و سیاسی قیادت کی باہمی مشاورت اور دانشمندی سے کیے گئے، جس کے نتیجے میں پاکستان کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کامیابی کو نہ صرف عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا بلکہ عالمِ اسلام میں بھی اسے بھرپور انداز میں سراہا گیا۔

قومی قیادت اور عسکری ہم آہنگی

اس پورے مرحلے میں وزیرِ اعظم محمد شہباز شریف کی قیادت میں حکومت نے بروقت فیصلوں کے ذریعے قومی وحدت کو مضبوط رکھا، جبکہ فیلڈ مارشل آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کی عسکری حکمت عملی نے میدانِ عمل میں پاکستان کی برتری کو یقینی بنایا۔ قومی سلامتی کمیٹی کے بروقت اور مؤثر فیصلوں نے ریاستی ردِعمل کو واضح سمت فراہم کی۔

سفارتی و دفاعی محاذ پر کامیابی

پاکستان نے نہ صرف عسکری سطح پر اپنی دفاعی صلاحیت کا لوہا منوایا بلکہ سفارتی محاذ پر بھی بھارت کے بیانیے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں

چیلنج کیا۔ اقوامِ متحدہ، امریکہ، یورپ اور دیگر عالمی طاقتوں نے پاکستان کے مؤقف کو سنا اور غیر جانبدار تحقیقات کی حمایت کی، جس سے پاکستان کا سفارتی وزن مزید بڑھا۔

فضائی و زمینی برتری

اس مرحلے میں پاک فضائیہ نے اپنی پیشہ ورانہ مہارت سے دشمن کے دعووں کو غلط ثابت کیا، جبکہ زمینی محاذ پر بھی افواجِ پاکستان نے مؤثر حکمت عملی کے ذریعے ہر جارحیت کا بھرپور جواب دیا۔ جدید جنگی حکمت عملی، ریئل ٹائم انٹیلی جنس اور ملٹی ڈومین آپریشنز کا ہم آہنگ استعمال اس معرکے کی اہم خصوصیت رہا۔

بیانیہ اور میڈیا وارفیئر

یہ معرکہ بیانیے کی جنگ بھی تھا، جہاں پاکستان کے ریاستی اداروں، وزارتِ اطلاعات اور ڈی جی آئی ایس پی آر نے جھوٹے پروپیگنڈے کا بروقت اور مؤثر جواب دیا۔ عالمی میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر پاکستان کا مؤقف مضبوط انداز میں سامنے آیا۔

کشمیر اور علاقائی مؤقف

پاکستان نے ہمیشہ کی طرح مقبوضہ کشمیر کے عوام کے حقِ خودارادیت کی حمایت جاری رکھی اور اس مسئلے کے حل کو بین الاقوامی قانون اور

اقوامِ متحدہ کی قراردادوں سے جوڑا۔

خطے میں نئی حقیقت

اس آپریشن کے بعد یہ حقیقت مزید واضح ہوگئی کہ پاکستان ایک ذمہ دار ایٹمی ریاست ہے، دفاعی لحاظ سے خود مختار اور مضبوط ہے، اور سفارتی سطح پر اپنی پوزیشن واضح اور مؤثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

آپریشن بُنیانٌ مّرصُوص محض ایک عسکری واقعہ نہیں بلکہ قومی یکجہتی، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور اسٹریٹیجک کامیابی کی علامت بن کر ابھرا۔ یہ معرکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان نہ صرف ہر جارحیت کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ خطے میں امن کے قیام کے لیے بھی ایک مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے۔ اگر آج، ایک سال بعد، پاکستان کے عالمی کردار کو موجودہ ایران، امریکہ اور اسرائیل کشیدگی کے تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان ایک ذمہ دار اور فعال سفارتی قوت کے طور پر ابھرتا دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان کی ثالثی میں امریکہ اور ایران کے درمیان اسلام آباد میں براہِ راست مذاکرات کا انعقاد ایک بڑی سفارتی کامیابی تصور کیا جاسکتا ہے۔ جب دنیا ایک ممکنہ بڑے تصادم کے دہانے پر کھڑی تھی، پاکستان نے نہ صرف کشیدگی کم کرنے کی کوشش کی بلکہ سیز فائر اور مذاکرات کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا۔

یہ پاکستان کی سفارتی بصیرت اور ذمہ دارانہ کردار کا عکاس ہے کہ وہ ایک جانب اپنے دفاع کا بھرپور تحفظ کرتا ہے اور دوسری جانب عالمی امن کے فروغ میں بھی مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ معرکہ حق میں کامیابی کے بعد پاکستان کا ایک سال بعد عالمی سطح پر امن کے داعی کے طور پر سامنے آنا اس کی پالیسیوں کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے۔

ان شاء اللہ، وزیرِ اعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر کی قیادت میں پاکستان نہ صرف دفاعی بلکہ معاشی میدان میں بھی مضبوطی حاصل کرے گا، اور کامیابیوں کا یہ سفر مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

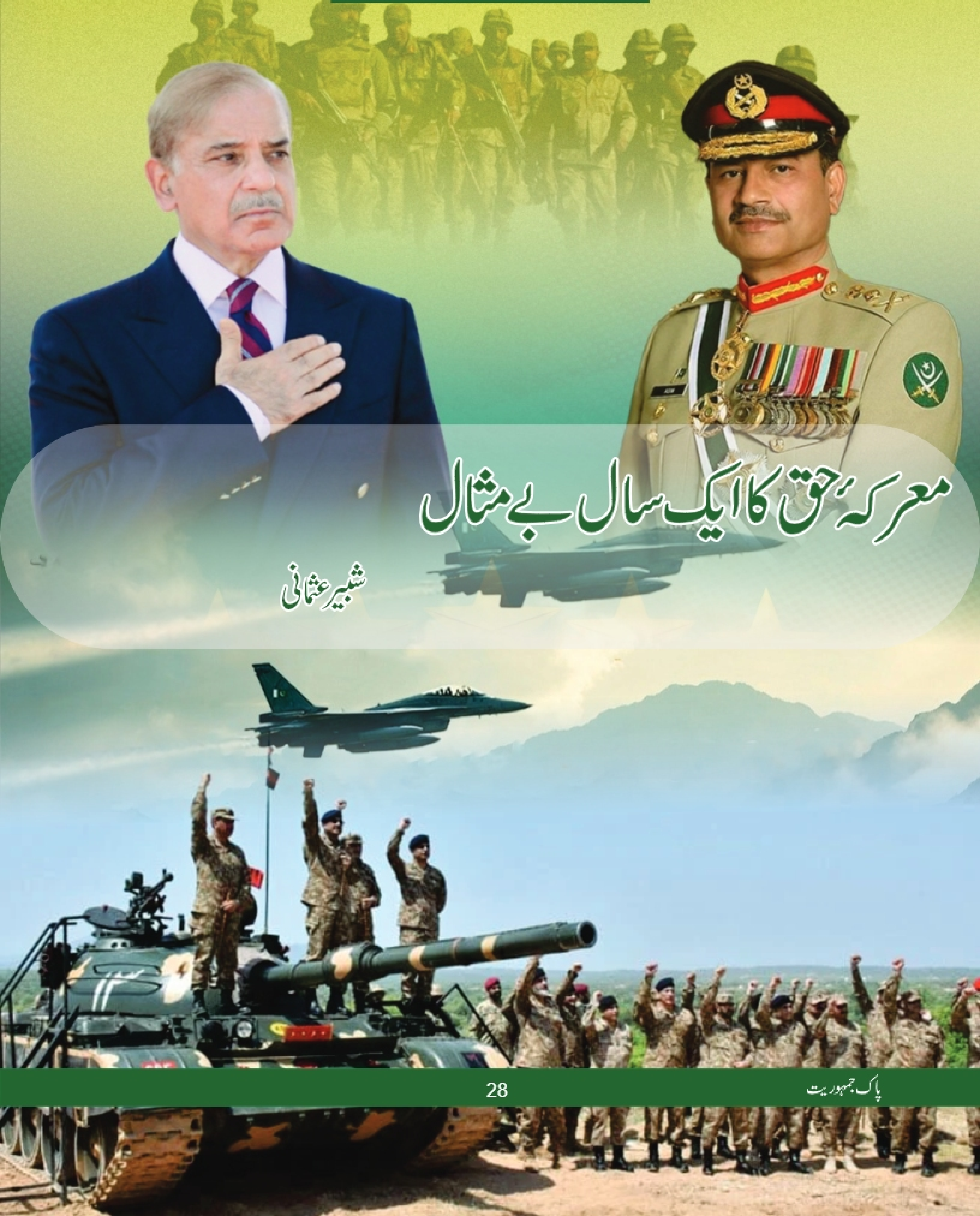

معرکۂ حق کا ایک سال بے مثال

شبیر عثمانی

بلاشبہ معرکہ حق ایک تازہ باب ہے اس طویل داستان کا جو 23 مارچ 1940 سے شروع ہوئی اور آج بھی لکھی جارہی ہے، یہ محض ایک فوجی فتح نہیں بلکہ اس نظریے کی فتح تھی جس پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی، وزیراعظم میاں شہباز شریف اور پاک فوج کے سالار اعلیٰ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی دور اندیش اور حکمت عملی پر مبنی قیادت میں بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے کر اسے ناکام بنایا گیا۔اور ثابت کیا کہ ہماری تاریخ کا ہر روشن باب اور فتوحات اتحاد، قربانی اور یقین محکم کی اقدار پر استوار ہے۔ پاکستان کی بقا اور عزت محض سرحدی لکیروں کا نام نہیں بلکہ ایک زندہ نظریے کا تسلسل ہے۔دشمن نے ہماری خودمختاری کو للکارا تو ہماری افواج نے بتادیا کہ پاکستان امن پسند ضرور ہے مگر کمزور نہیں، یہ وہ لمحہ تھا جب صرف ہتھیاروں نے نہیں بلکہ عزم، نظم وضبط اور ایمان کی طاقت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، یہ کامیابی تین عناصر کا نتیجہ تھی جس میں قیادت کی حکمت، مسلح افواج کی جرات، اور قوم کی دعائیں و مکمل حمایت شامل تھی، جب قوم اور افواج ایک ہوجائیں تو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

معرکہ حق اور آپریشن بُنیانٌ مَّرصُوص میں پاک آرمی کی حکمت عملی پوری دنیا نے دیکھی ۔ پاکستان ایئرفورس نے نہ صرف دشمن کے جہاز گرائے بلکہ تاریخ رقم کی۔ مئی میں دشمن پاکستان کی طاقت اور ہنرمندی دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ پاکستان کی دھرتی پر بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔اس امر میں کوئی شک نہیں کہ پاک فضائیہ جدید ٹیکنالوجی سے لیس مضبوط فورس ہے، گزشتہ سال مئی میں پاکستان ایئرفورس نے اپنی

صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا، پاک فضائیہ نے سائبر اور الیکٹرانک وارفیئر میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اور ثابت کیا کہ پاکستان کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے، پاک بحریہ کا ملکی بحری سرحدوں کے دفاع میں اہم کردار ہے، معرکہِ حق میں پاک بحریہ نے بھارتی بحریہ کو جارحیت سے باز رکھا، قوم کی حمایت سے افواجِ پاکستان دہشت گردی کا کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے۔

1947ء میں ہمارے بزرگوں نے جو قربانیاں دیں وہ سبق دیتی ہیں کہ آزادی ایک نعمت ہے مگر اس کا تحفظ ایک ذمہ داری ہے جو ہر نسل کو نبھانی ہے، آج نوجوانوں کو دیکھ کر قوم کا یقین اور مضبوط ہو جاتا ہے کہ پاکستان کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے، نوجوانوں کی تعلیم، کردار اور سوچ پاکستان کی تقدیر کا تعین کرے گی۔ ترقی یافتہ قومیں صرف مادی وسائل سے نہیں بنتیں بلکہ اپنے نوجوانوں کی اخلاقی اور فکری طاقت سے بنتی ہیں، اگر آپ علم، دیانت اور حب الوطنی کو اپنا شعار بنالیں تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ترقی سے نہیں روک سکتی، جب قوم، فوج اور قیادت ایک صف میں کھڑے ہوں تو کوئی چیلنج ناقابل عبور نہیں رہتا، ہمیں اپنے سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر اس اتحاد کو برقرار رکھنا ہوگا کیونکہ دشمن ہمیشہ ہماری صفوں میں دراڑ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

پاکستان نے پاک افواج کی جانب سے بھارتی جارحیت کے جواب میں شروع کیے گئے آپریشن بنیان مرصوص کی تکمیل، معرکہ حق کا نام دینے، اسے ہر سال 10 مئی کو منانے اور شہداء پیکیج کے اعلانات کیے تھے۔ 10 مئی 2025ء کو آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص بھارتی فوج کے

بزدلانہ حملے کے ردعمل میں کیا گیا تھا۔حکومت پاکستان نے 22اپریل سے 10 مئی کی صورت حال کومعرکہ حق قرار دیا ہے جوفضائی زمینی،بحری اور سائبر محاذ پر تینوں افواج کے باہمی اشتراک کا ایک بے مثال مظاہرہ تھااور یہ قومی قوتوں کی ہم آہنگی اور قوم کے غیر متزلزل عزم کی عظیم مثال بن گیا۔

وزیراعظم شہباز شریف نے ہر سال 10 مئی کو معرکہ حق منانے کا اعلان کرتے ہوئے شہداء پیکیج دیا تھا جس کے تحت پاکستانی شہداء کے ورثا کو ایک کروڑ جبکہ زخمی ہونے والوں کو 10 لاکھ سے 20 لاکھ روپے دیئے گئے۔ پاکستان کی مسلح افواج کے شہداء کے ورثا کو رینک کے حساب سے ایک کروڑ سے ایک کروڑ 80 لاکھ روپے، گھر کی سہولت کیلئے رینک کے حساب سے ایک کروڑ 90 لاکھ سے 4 کروڑ 20 لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔شہداء کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ تک ان کی تنخواہ مع الاؤنسز جاری رہے گی۔ بھارتی حملے میں متاثر ہونے والے گھروں،شہید

مساجد کی تعمیر اور زخمیوں کے علاج کا تمام خرچ وفاقی حکومت اٹھارہی ہے۔وزیراعظم اور ان کی کابینہ کے جرات مندانہ فیصلے اور عسکری، سیاسی، سفارتی اور میڈیا محاذ پر بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے ناقابل تسخیر اخلاقی قوت،عزم،حمایت اور دعائیں مسلح افواج کے ساتھ تھیں۔الحمدللہ ایک سال قبل پاکستان کی مسلح افواج نے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں عوام سے کیا گیا وعدہ پورا کیا اور وہ بے شمار مدد ونصرت پر اللہ کے حضور انتہائی عاجزی سے سجدہ ریز ہے۔اس موقع پر آیئے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم پاکستان کی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ

نہیں کریں گے، ہم اپنی مسلح افواج کی غیر مشروط حمایت بالخصوص فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی حفاظت اور رہنمائی کے لیے دعاگو رہیں گے، اللہ تعالی پاکستان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہماری سرحدوں کو مضبوط کرے، ہمیں اتحاد، قربانی اور انصاف کے اصولوں پر قائم رکھے۔

اب عالمی سطح پر امن کے قیام کیلئے بھی وزیر اعظم میاں شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی صورت میں پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔ عالمی امن کے لیے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی کوششوں کو خصوصی طور پر سراہا جا رہا ہے۔ جو اس بات کا برملا اعتراف ہے کہ پاکستان پُر امن ملک ہے، تنازعات کا حل مذاکرات سے کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ ایران امریکا تنازع اور آبنائے ہرمز کی بندش سے عالمی سطح پر تیل کی سپلائی متاثر ہوئی، پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت کی کوششوں سے مشرقِ وسطیٰ میں جنگ بندی ممکن ہوئی۔ وزیر اعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی کمال اور بے مثال سفارتکاری کی بدولت پاکستان دنیا کو امن کا تحفہ دینے جا رہا ہے۔

آپریشن بنیان مرصوص-الفتح سے فتح تک

ساجد اقبال

بُنیانٌ مرصوص

ماضی کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہمسایہ ملک بھارت نے اس بار بھی پاکستان دشمن قوتوں کے گٹھ جوڑ سے دہشت گردی کا ڈرامہ رچایا اور اس کا الزام پاکستان پر تھوپنے کی کوشش کی۔ اس کی آڑ میں پاکستان کو سبق سکھانے کا خواب لیے اور اپنے عددی برتری اور بہترین ہتھیاروں کے زعم میں 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب ''آپریشن سندور'' کے نام سے پاکستان پر حملہ آور ہوا۔ رات کی تاریکی میں یہ 1965ء کے بعد دوسری واردات تھی چور ہمیشہ رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ شب پاکستان کے لیے ایک بہت بڑی آزمائش لے کر آئی جس میں ہم بحثیت قوم، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور افواج پاکستان کی ہمت و جوانمردی کی بدولت سرخرو ہوئے۔ اس شب بھارت نے اشتعال انگیزی اور توسیع پسندانہ عزائم کے تحت پاکستان کی سالمیت اور سرحدوں پر وار کر کے بلا اشتعال اور قابل مذمت وحشیانہ حملے شروع کر دیے جن میں خواتین، بچوں اور بوڑھوں سمیت معصوم شہریوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں کے نتیجے میں 40 شہری شہید ہوئے جن میں 7 خواتین اور 15 بچے بھی شامل تھے جبکہ 10 خواتین اور 27 بچوں سمیت 121 افراد زخمی ہوئے۔ شواہد کے بغیر پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا بین الاقوامی حلقوں میں سوالیہ نشان بن گیا یہ 22 اپریل کا دن تھا جب مقبوضہ کشمیر کے ضلع اننت ناگ سے قریباً 40 کلومیٹر شمال میں واقع سیاحتی قصبے پہلگام میں دہشت گردی کا ایک واقعہ پیش آیا جس میں 26 افراد جان سے گئے۔ روایتی حربہ استعمال کرتے ہوئے بھارت نے اس واقعہ کی ذمہ داری پاکستان پر عائد کر دی۔ اس سے قبل ستمبر 2016 میں اڑی اور فروری 2019 میں پلوامہ میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے۔ سال 2019

میں پلوامہ میں دہشت گرد حملے کے بعد پاک فضائیہ نے بھارتی فائیٹرز کے ساتھ جھڑپوں میں دو بھارتی طیارے مار گرائے تھے جن میں ایک پاکستانی علاقے میں گرا اور اس کا پائلٹ ابھی نندن گرفتار کر لیا گیا تھا۔ پاکستان نے اس وقت تنازعہ ختم کرنے کے مقصد سے ابھی نندن کی چائے پلا کر تواضع کی۔

اب کی بار دشمن ماضی کی طرح ایک جانب اپنی چالیں چل رہا تھا تو دوسری جانب مسلح افواج اس کی توقعات کے برعکس قرآنی ہدایات کی روشنی میں اپنی حربی قوت کو مضبوط بنانے اور دشمنوں کے دل پر دہشت بٹھانے کے لیے خاموشی سے مصروف عمل تھی۔ حملے سے پہلے پاکستان نے نہ صرف اس سانحے کی شدید مذمت کی بلکہ شفاف بین الاقوامی تحقیقات کی پیش کش بھی کی مگر بھارتی سرکار نے روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں شہری آبادی اور مساجد کو نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں بہت سے معصوم لوگ شہید ہو گئے۔ پاک فوج کے شانہ بشانہ پاک فضائیہ کے جوانوں نے ان حملوں کو روکا۔ دس مئی فجر کی نماز کے بعد الفتح میزائل کی بوچھاڑ سے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز ہوا۔ بھارتی فضائی تنصیبات عسکری مقامات، براہموس کے بڑے ذخیرے اور دنیا کے ناقابل تسخیر فضائی دفاعی نظام کو پل بھر میں خاکستر کر دیا اب بھارتی فضا صحرا و دریا، شاہینوں کے بال و پر کے زیر تھے۔ پہلے مرحلے کی کامیابی کے بعد دوسرے مرحلے میں ڈرون فضا میں چھا گئے جنہوں نے پہلے سے خوف زدہ فضا کو مزید ڈراؤنا بنا دیا۔ عالمی میڈیا میں واویلا شروع ہوا کہ کیسے فرانسیسی جدید جہاز، مہلک اسرائیلی ڈرون اور ناقابل تسخیر روسی دفاعی نظام تباہ ہوا۔ پچاس منٹ کے فضائی مقابلے میں اپنے سے دگنے جہازوں کو گرانے کا ریکارڈ 1965ء کی جنگ کے بعد دوبارہ قائم ہوا۔

آپریشن بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ حق و باطل کے درمیان ایک ایسا معرکہ تھا جس میں جیت سچائی اور حق کی ہوئی۔ اس کے ذریعے افواج پاکستان نے اپنے ناقابل تسخیر ہونے کا ثبوت دیا۔ اپنی بہترین حربی و ضربی صلاحیتوں کے ساتھ بھارت اور پوری دنیا پر اپنی پیشہ ورانہ مہارت کی دھاک بٹھائی اور ان معصوم خواتین و بچوں اور بزرگوں کے خون کا بدلہ بھی لیا جو بھارتی جارحیت کے نتیجے میں شہید ہوئے تھے۔ ہماری بری، بحری اور فضائی افواج کی مربوط حکمتِ عملی اور جدید حربی صلاحیتوں نے ایک بار پھر ہماری اعلیٰ عسکری قیادت کے تدبر اور فہم و فراست کو دنیا پر آشکار کر دیا۔ افواج پاکستان کا ردعمل انتہائی ذمہ دارانہ رہا جس میں بھارتی شہریوں کے بجائے حساس مقامات اور فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ حقیقی وقت میں حالات سے متعلق درست آگاہی، مربوط نیٹ ورک اور ملٹی ڈومین آپریشنز کے ذریعے افواج پاکستان نے فضائی، زمینی، سمندری اور سائبر وارفیئر میں اپنی برتری کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آپریشن کے دوران تینوں افواج، حکومت پاکستان اور قومی اداروں کے مابین ہم آہنگی کا ایک بے مثال مظاہرہ دیکھنے کو ملا جس نے دشمن کو بوکھلاہٹ کا شکار کر دیا۔

اگر ہم گزشتہ جنگوں کو دیکھیں تو ہمارے سامنے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ 10 مئی کی جنگ اور پہلے کی جنگوں میں بڑا فرق

ٹیکنالوجی کے میدان میں پاکستان کی کھلی برتری ہے۔ جس کو دنیا میں آج جدید جنگی نصاب میں شامل کیا ہے۔ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے دوران جوابی کارروائی میں درجنوں مسلح ڈرون طیاروں نے بھارتی شہروں، حساس تنصیبات اور نئی دہلی پر ہیبت طاری کی۔ پاکستان کی مسلح افواج نے بھارتی انفراسٹرکچر کو تباہ کرنے کے لیے جامع اور موثر سائبر آپریشنز بھی کیے جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ پاک فوج کے پاس اپنے دفاع کے لیے جدید ترین ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجیز کا ایک ایسا مجموعہ ہے جسے ابھی تک تحمل کے ساتھ محدود پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے۔ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی صورت میں بھارت کو یہ پیغام دیا گیا کہ بھارتی اشتعال انگیزیوں کے مقابلے میں پاکستان کا ردعمل کتنا شدید، متناسب اور غیر معمولی ہوسکتا ہے۔ ہماری مجموعی کامیابیوں میں فرانسیسی ساختہ 3 رافیل طیاروں کو زمین بوس کرنا بھی شامل ہے۔ ان طیاروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پاکستانی قوم اور مسلح افواج نے اس کشیدگی کے دوران مثالی جرات اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جس نے دشمن فوج کے حوصلے پست کردیئے۔

وہ جدید جنگی صلاحیتوں سے لیس طیارے تھے جن کے بارے میں یہ دعویٰ تھا کہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے 10 مئی کو پاکستان کے تیز، سوچے سمجھے اور بھرپور جوابی ردعمل کو دیکھ کر پوری دنیا دنگ رہ گئی۔ اہم بھارتی فوجی اہداف کو بالکل ٹھیک نشانہ بنایا گیا جن میں ادھم پور، پٹھان کوٹ اور سورت گڑھ کے ایئربیس، براہموس میزائل ڈپو، اڑی سپلائی ڈپو اور ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر جیسے اہم مقامات شامل تھے۔ سب سے نمایاں

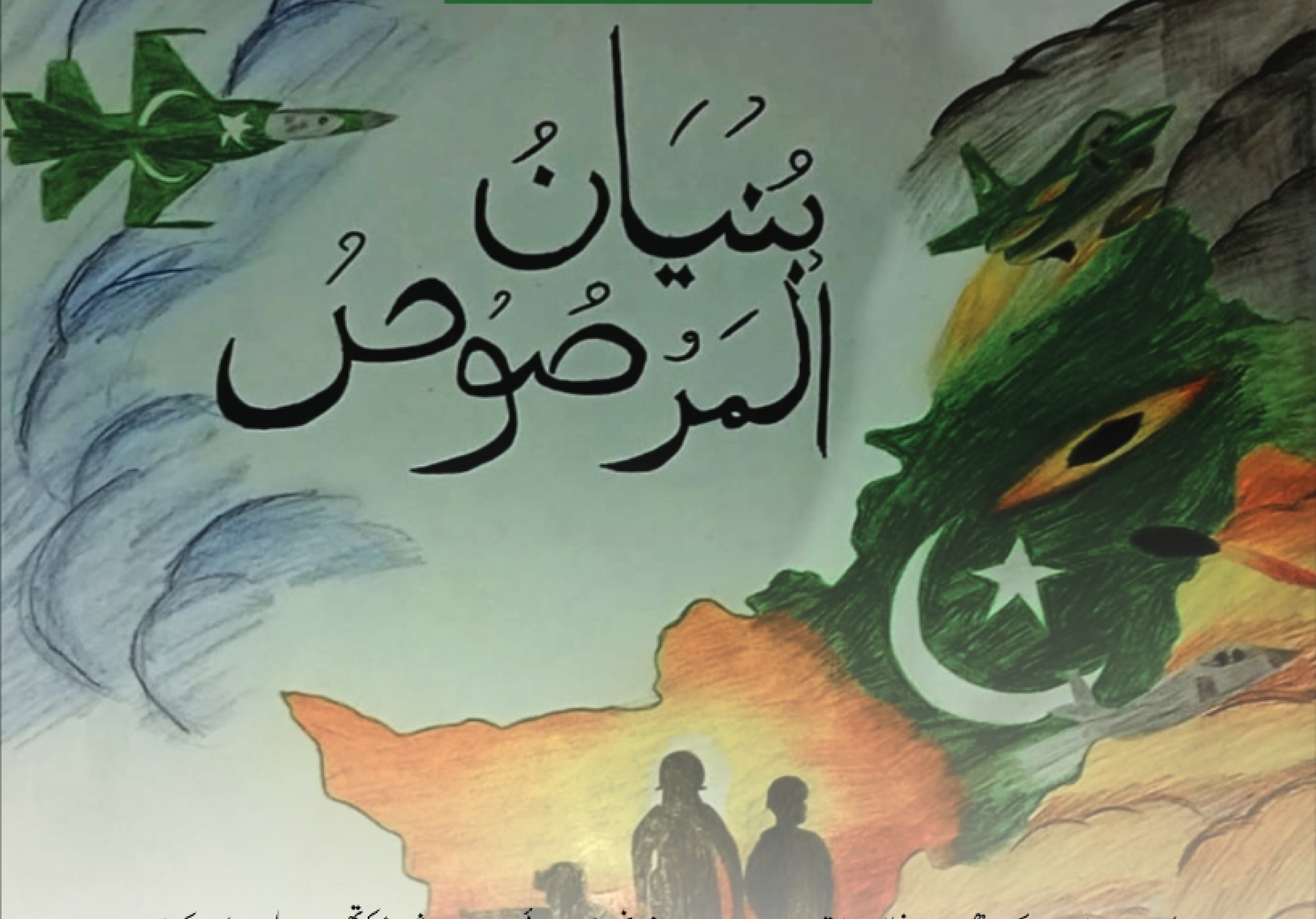

کامیابیوں میں سے ایک ادھم پور ایئر فیلڈ پر حملہ تھا جہاں سے بھارت نے ماضی میں علاقائی دراندازیاں شروع کی تھیں اور حال ہی میں پاکستان میں شہریوں پر حملہ کیا تھا۔

اطلاعات کے مطابق اس آپریشن نے بڑے پیمانے پر سائبر جنگ کو بھی جنم دیا جس میں پاکستان نے بھارت کے تقریباً 70 فیصد پاور گرڈ کو ناکارہ بنا دیا جس سے کئی علاقے تاریکی میں ڈوب گئے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق بھارت نے تسلیم کیا۔ کہ آپریشن کے دوران پاکستانی افواج نے 26 سے زائد اہم اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ بھارت ایک بڑے دفاعی بجٹ اور جدید عسکری ساز وسامان سے لیس ہے۔ کم بجٹ کے باوجود افواجِ پاکستان نے اپنی پیشہ ورانہ مہارت، نظم وضبط، اور جذبہ قربانی سے بہترین نتائج حاصل کیے ہیں۔ پاکستانی عوام کی اپنی افواج سے محبت اور اعتماد دفاع وطن کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو محدود وسائل اور خطرناک جغرافیائی حالات میں بھی اپنے دفاع کو مؤثر طریقے سے برقرار رکھے ہوئے ہے۔ افواجِ پاکستان کی مہارت، جذبہ اور عوامی حمایت نے ان تمام کمزوریوں کو طاقت میں بدل دیا ہے۔

بُنیانٌ مَّرصُوص اور پاکستان

رباب زہرا

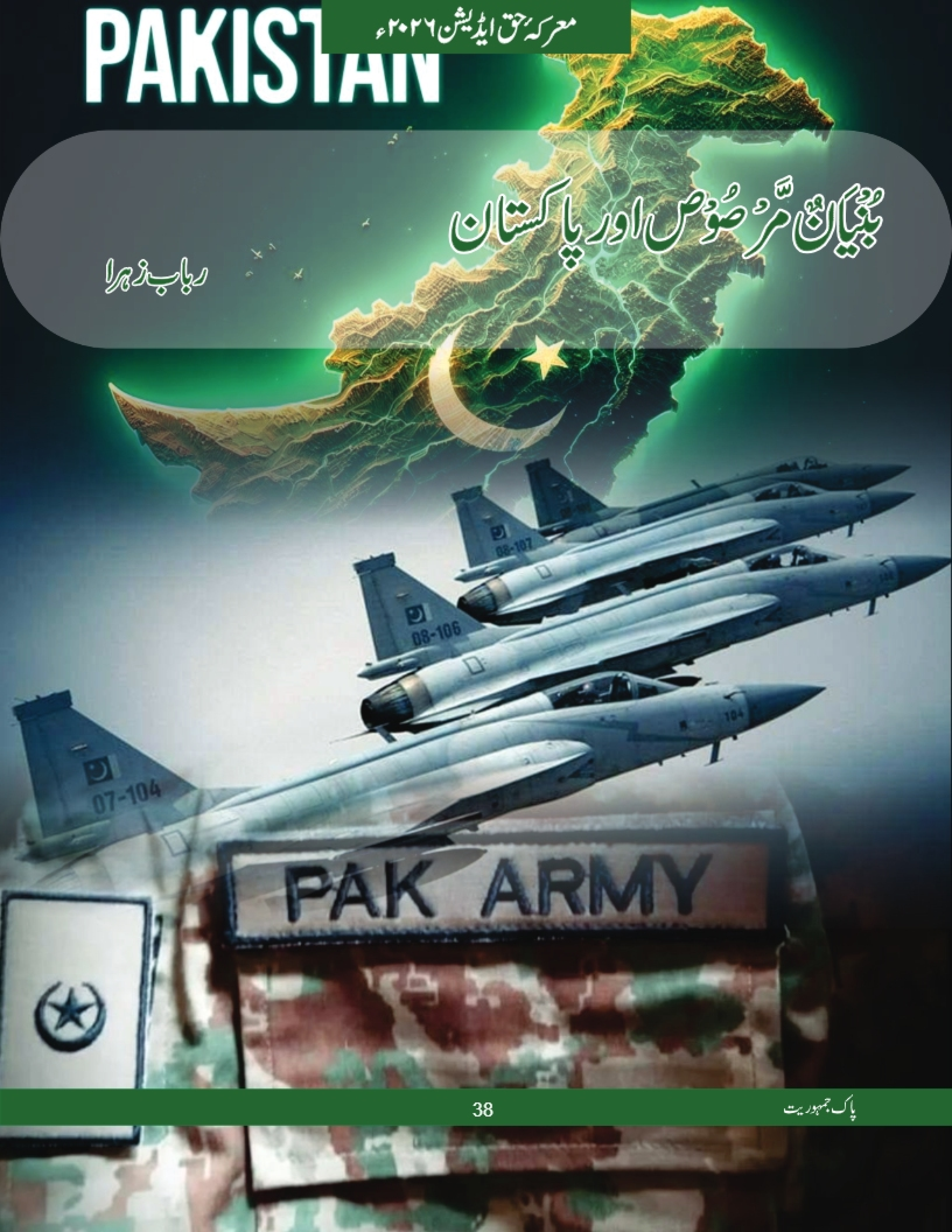

کہنے کو تو "بُنْيَانٌ مَّرْصُوص" دشمن کے خلاف ایک ایسا آپریشن تھا جس نے ایک بڑے دشمن کو یہ باور کرادیا کہ اب ہم سے نہ ٹکرانا، ورنہ پاش پاش ہو جاؤ گے۔ دلچسپ اور خوبصورت بات یہ بھی ہے کہ جب دشمن نے الزامات، خدشات اور تحفظات کا بہانہ بنا کر جنگ چھیڑی اور آمنے سامنے آئے تو صرف سات دنوں میں ہی اسے احساس ہوگیا کہ معاملہ گڑ بڑ ہے، ہماری منصوبہ بندی کامیاب نہیں ہوگی، اور اس نے اپنی خواہش پر امریکی صدر کی مداخلت سے اپنا بھاری نقصان بچانے کے لیے "سیز فائر" کرالیا۔ لیکن اس غلطی اور کوتاہی سے نہ صرف اس کا بھرم جاتا رہا بلکہ خطے کی ٹھیکیداری کا خواب بھی زمین بوس ہوگیا۔ "گودی میڈیا" کے سہارے بلند بانگ دعوے کیے گئے، پھر بھی عزت میں اضافہ نہ ہوسکا بلکہ ملکی اور عالمی سطح پر ایسے سوالات نے جنم لیا کہ آج تک بات نہیں بن سکی اور نہ ہی جنگ کا بہانہ اور الزام "پہلگام" ثابت کیا جاسکا۔

لہٰذا آپریشن بُنْيَانٌ مَّرْصُوص کے اثرات عالمی سیاست، سفارت کاری اور امن پسندی ہی نہیں بلکہ دفاعی صلاحیتوں کے حوالے سے بھی دیکھے اور پرکھے جاسکتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی عسکری کارروائی نہیں تھی بلکہ ایک آزاد، خودمختار اور ایٹمی ملک کی ایک مربوط اور جامع منصوبہ بندی تھی جس نے پاکستان کی عالمی حیثیت، وقار، سفارتی وژن اور دفاعی ساکھ کو ایک نئی اور مضبوط پہچان دی۔ یوں آپریشن بنیان مرصوص پاکستان کی دفاعی تاریخ کا ایک سنگِ میل ثابت ہوا اور اس کی دھوم سرحد پار دنیا بھر میں محسوس کی گئی۔

آپریشن کے بعد پاکستان کے دفاعی نظام پر عالمی اعتماد میں بے انتہا اضافہ ہوا، کیونکہ دنیا نے دیکھا کہ بنیان مرصوص میں پاکستان نے جدید ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں کو مؤثر ترین انداز میں بروئے کار لانے کی مہارت دکھائی۔ پاکستانی فضائیہ نے جس اعلیٰ ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رافیل طیارے اور دفاعی نظام تباہ کیے، اس سے جے ایف-17 تھنڈر کی مانگ بڑھ گئی اور رافیل، جو ناقابلِ گرفت سمجھا جاتا تھا، اپنا وقار مٹی میں ملا بیٹھا۔ پاکستان نے اس آپریشن میں بری اور فضائی شعبے میں برتری ثابت کرنے کے ساتھ یہ بھی یاددہانی کرائی کہ جنگیں صرف اسلحے سے نہیں لڑی جاتیں بلکہ اسے چلانے کے لیے ہمت، بہادری، مہارت اور اعلیٰ تربیت بھی ضروری ہوتی ہے۔

پاکستان نے دعووں کے بغیر سب کچھ کر کے دکھا دیا۔ نتیجتاً پاکستان کی دفاعی صنعت، تربیتی پروگرام اور عسکری قدر و منزلت میں وسعت پیدا ہوئی۔ یہ حقیقت ہے کہ غیر مستحکم اور کمزور دفاعی ریاستوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، لہٰذا پاکستان نے بنیان مرصوص کے ذریعے نہ صرف اپنی مضبوط دفاعی بنیاد کا ثبوت دیا بلکہ سفارتی پوزیشن کو بھی مستحکم کر کے عالمی سطح پر اپنا منفرد مقام بنا لیا۔

فیلڈ مارشل عاصم منیر اور وزیرِاعظم شہباز شریف کی مشترکہ حکمت عملی کا طوطی بولا اور خطے میں پاکستان کی حیثیت ہی تبدیل ہو گئی۔ یہ رائے بھی قائم ہوئی کہ پاکستان نہ صرف استحکام برقرار رکھ سکتا ہے بلکہ اس کے عسکری اور سیاسی قائدین سنجیدہ تنازعات میں بااعتماد ثالث کا کردار بھی ادا کر سکتے ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی، جسے تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ قرار دیا جا رہا تھا، اس میں جنگ بندی کے لیے پاکستان نے کلیدی کردار ادا کیا۔ یہی نہیں، پانچ دہائیوں کے دشمن اسلام آباد میں ایک میز پر بیٹھے، مصافحہ کیا اور بغل گیر بھی ہوئے۔ اسلام آباد کے رتجگے کام آئے اور عالمی سطح کے مذاکرات صرف اور صرف امن کے لیے ہوئے۔ یہ الگ بات ہے کہ معاہدہ نہ ہو سکا، لیکن پاکستان کے مثبت کردار اور اعتماد کے باعث نہ امریکہ اور نہ ہی ایران نے ناکامی کا اعلان کیا بلکہ مذاکرات کو معطل قرار دیا گیا۔ ایران کے دس نکات اور امریکہ کے پندرہ نکات پر خاصی حد تک اتفاق بھی ہوا، لیکن تین اہم نکات پر ڈیڈ لاک کے باعث حتمی معاہدہ ممکن نہ بن سکا۔ تاہم دونوں ممالک کا متفقہ مؤقف یہی رہا کہ مزید بات چیت کے لیے اسلام آباد ہی بہترین مقام ہے، جس کی تصدیق امریکی صدر نے بھی کی۔ دنیا اور خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال میں پاکستان کے متوازن تعلقات، جغرافیائی اہمیت اور سکیورٹی صلاحیتوں نے اسے عالمی طاقتوں کے لیے ایک قابلِ اعتماد ملک بنا دیا ہے جہاں ہر اہم مسئلہ زیرِ بحث لایا جا سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ صرف آپریشن بنیان مرصوص کی کامیاب حکمت عملی اور سیاسی و عسکری قیادت کی بصیرت کا نتیجہ ہے۔

اب پاکستان اور "بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص" کا نام ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ لیا جائے گا۔ اس آپریشن نے نہ صرف خطے میں طاقت کے توازن کو متاثر کیا بلکہ دشمن کے غرور کو خاک میں ملا کر یہ پیغام دیا کہ پاکستان ایک پرامن، خودمختار اور آزاد ریاست ہے جو اپنی سرحدوں کے دفاع کے ساتھ ساتھ عالمی امن کا بھی خواہاں ہے۔ مئی 2025 کی جنگ اور پھر امریکی مداخلت کے بعد ذمہ دارانہ رویے کے باعث پاکستان

دنیا کے نقشے پر ایک مستحکم ریاست بن کر ابھرا، جس کے اقتصادی اور دفاعی سطح پر بھی مثبت اثرات سامنے آئے۔ عالمی سرمایہ کاری اور شراکت داری کے لیے ایک پرامن اور مستحکم سکیورٹی ماحول نہایت اہم ہوتا ہے، لہٰذا اس آپریشن کے بعد پاکستان کے لیے نئی معاشی راہیں بھی کھلیں۔

پاکستان کی ''سافٹ پاور'' میں بھی اضافہ ہوا اور عالمی میڈیا و پالیسی حلقوں میں پاکستان کے بارے میں بیانیہ تبدیل ہوا، جو کسی بھی ملک کے لیے طویل المدتی سفارتی کامیابی کی علامت ہے۔ اب پاکستان کو صرف سکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے والا ملک نہیں بلکہ مسائل کا حل نکالنے والی ریاست کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ بنیان مرصوص نے پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت کو عالمی سطح پر ایک مضبوط مقام دیا ہے تو یہ غلط نہ ہوگا۔ پاکستان اس معرکے کے بعد نہ صرف ایک دفاعی طاقت کے طور پر ابھرا بلکہ ایک ایسے ملک کے طور پر بھی سامنے آیا جو عالمی امن، استحکام اور ڈائیلاگ کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ بنیان مرصوص ایک جنگی معرکے کی پہچان ضرور ہے، لیکن اس کی حکمت عملی اور جامع منصوبہ بندی نے اس کے کئی پہلو اجاگر کیے۔ دنیا پاکستان کے منصوبہ سازوں کی صلاحیتوں کو سراہنے پر مجبور ہوگئی۔

ماضی میں بھی جنگیں ہوئیں، 1965 کی جنگ میں فیلڈ مارشل ایوب خان کی قیادت میں پاک افواج نے تاریخ رقم کی، لیکن مئی

2025 میں آپریشن بُنیَانٌ مَّرْصُوص کی منصوبہ بندی اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی قیادت میں تینوں افواج کے سربراہان کی مشترکہ حکمت عملی نے دشمن کو مکمل ناکامی سے دوچار کر دیا۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی مؤثر حکمت عملی نے دنیا کو حیران کر دیا کہ پاکستان نے کس طرح سرحدی خلاف ورزی کیے بغیر دشمن کے مہنگے اور جدید رافیل طیارے مار گرائے۔ فرانس کی جانب سے مختلف تاویلات پیش کی گئیں، لیکن حقیقت یہی رہی کہ اس کامیابی کا کریڈٹ پاکستان کی عسکری قیادت کو جاتا ہے۔ یقیناً یہ کامیابی قومی سیاسی و عسکری قیادت اور عوام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اسی تناظر میں حکومت نے عسکری ڈھانچے میں اہم تبدیلیاں کرتے ہوئے فیلڈ مارشل کو مزید ذمہ داریاں سونپیں تاکہ مستقبل میں دفاعی فیصلے مزید تیز اور مؤثر انداز میں کیے جاسکیں۔ بنیان مرصوص کا ایک اہم پہلو یہ بھی رہا کہ پاک بحریہ مکمل تیار رہی، لیکن دشمن آگے بڑھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ اس کی دھمکیاں محض گیدڑ بھبکی ثابت ہوئیں جبکہ پاکستان کی تینوں افواج مکمل ہم آہنگی کے ساتھ دفاعِ وطن کے لیے تیار رہیں۔

آپریشن بُنیانٌ مَرصُوص

روایتی جنگ، غیر روایتی خطرات کا مقابلہ

ناصر نقوی

ایک سال بیت گیا، لیکن "آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص" نہ بھولا جاسکا اور نہ ہی کبھی فراموش کیا جا سکے گا۔ اس لیے کہ یہ پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت کی حکمتِ عملی، حقائق اور ملکی سلامتی کے یادگار لمحات ہی نہیں بلکہ دنیا میں اپنوں اور پرائے سب کو یاددہانی تھی کہ مملکتِ پاکستان کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ کوئی پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھے، ورنہ اگر ازلی دشمن کو اس کے ناپاک عزائم کا منہ توڑ جواب مل سکتا ہے تو یہ سہولت سب کے لیے موجود ہے۔ قومی سلامتی، یکجہتی اور استحکامِ ریاست پر کسی کے لیے رعایت کی گنجائش نہیں۔

مئی 2025 دفاعی اور جنگی تاریخ میں ایک ایسا سنہرا اور دلیرانہ باب ہے جس کے اثرات ابھی تک پاکستان سے بڑی طاقت رکھنے والے دشمن کے اعصاب پر سوار ہیں۔ یقیناً اس کی کامیابی عسکری قائد، سپہ سالار فیلڈ مارشل حافظ سید محمد عاصم منیر کے سر ہے، جنھوں نے سیاسی قیادت کی مشاورت سے فضائی، بری اور بحری محاذوں پر یکساں بلکہ حیران کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور دشمن آج تک اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہے۔ ہمارے روایتی دشمن نے دھمکیوں اور الزامات کی بنیاد پر پاکستان کو چیلنج کرتے ہوئے روایتی جنگ زبردستی چھیڑی، لیکن پاک فورسز نے غیر روایتی خطرات کا چیلنج بھی تسلیم کیا اور ایسی حکمتِ عملی فیلڈ مارشل کی سربراہی میں ترتیب دی گئی کہ دنیا تکتی رہ گئی۔ روایتی، غیر روایتی اور جدید ترین تمام حربے استعمال کیے گئے۔ نتائج سب کے سامنے ہیں کہ دشمن کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی بلکہ پاک فورسز نے ناکوں چنے چبوا کر بتا دیا کہ پاکستان اب 1970 والا ہرگز نہیں۔ دنیا کی ساتویں اور مسلم امہ کی پہلی جوہری طاقت نے یہ صلاحیتیں صرف تاریخی اوراق پر ریکارڈ کے

لیے حاصل نہیں کیں بلکہ انہیں پوری بہادری اور ذمہ داری سے استعمال کرنا بھی جانتا ہے۔

اس تناظر میں اگر آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کا جائزہ لیا جائے تو یہ دفاعی تاریخ کا ایک روشن اور ناقابلِ فراموش باب دکھائی دیتا ہے۔ یہ نام قرآنِ مجید سے لیا گیا، جس کا مفہوم ایک ایسی مضبوط دیوار ہے جو اتحاد، نظم وضبط اور ناقابلِ تسخیر دفاع کی علامت ہوتی ہے۔ بلکہ بابائے قوم حضرت قائداعظم کے قیمتی پیغام ''اتحاد، تنظیم اور یقینِ محکم'' کے فلسفے کے بھی قریب تر ہے یہی ''آپریشن بنیان مرصوص'' کی بنیاد بنا۔

پھر قوم کے جوانوں نے ناممکن کو اپنی بہادری اور دلیری سے ایسے ممکن بنایا کہ دشمن کی مکاری، تکبر اور بڑی طاقت کا غرور مٹی میں مل گیا۔ اسے ''سپر پاور'' کی منت سماجت کر کے جنگ بندی کی بھیک مانگنی پڑی نہ صرف ازلی دشمن بھارت کے قیمتی جہاز رافیل گرے، ڈیفنس سسٹمز تباہ ہوئے بلکہ پاکستان کے نوجوان جنگجوؤں نے جدید سائبر سسٹم میں مہارت دکھا کر زمین وآسمان پر دشمن کو مفلوج کر دیا۔ لیکن بھارت نے اپنی دوغلی روایتی پالیسی کا دامن نہیں چھوڑا۔ شکست تسلیم کی نہ ہی جہازوں کی بربادی کی داستان مانی۔ بلکہ سپر پاور امریکہ کی ثالثی بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ تاہم سچ وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ امریکی صدر ٹرمپ کے ردعمل نے مودی سرکار کو مشکل میں ڈال دیا پارلیمنٹ میں اپوزیشن نے سخت سوالات اٹھائے اور بیرونِ پارلیمنٹ میڈیا نے فیک نیوز کا حساب مانگا۔ بھارتی میڈیا نے حکومتی اطلاعات پر مبنی ایسے دعوے کیے کہ گویا پاکستان کے چھکے چھڑا دیے گئے ہوں۔ حتیٰ کہ لاہور جیسے شہر، جہاں سمندر تو کیا اب راوی بھی نہیں بہتا، وہاں بندرگاہ پر قبضے اور اسلام آباد کی

جانب پیش قدمی کی کہانیاں سنائی گئیں۔لیکن جب صبح کا سورج طلوع ہوا تو یہ تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔1965 میں لاہور جم خانہ پر قبضے کے خواب کی طرح مئی 2025 کا خواب بھی مذاق بن گیا اور دشمن کو جگ ہنسائی کے سوا کچھ نہ ملا۔روزانہ کی دھمکیاں، سرحد پار دراندازی، ہائبرڈ وارفیئر، سکیورٹی معاملات اور فالس فلیگ آپریشنز بھارتی دباؤ کی حکمتِ عملی کا حصہ تھے۔ایسے میں پاکستان کی سلامتی کو لاحق خطرات نے سنجیدہ نوعیت اختیار کرلی۔عسکری قیادت کی تجویز پر" آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص"ایک قومی جامع حکمتِ عملی کے طور پر سامنے آیا۔اس کا مقصد صرف عسکری کارروائی نہیں بلکہ ہمہ جہت سکیورٹی فریم قائم کرنا تھا۔پاک فوج، فضائیہ اور بحریہ نے ہم آہنگی کے ساتھ کارروائیاں کیں دشمن اس حد تک پریشان ہوگیا کہ کسی بھی محاذ پر منظم نہ ہوسکا۔جبکہ پاکستانی خفیہ اداروں نے بروقت اور مستند معلومات فراہم کرکے کارروائیوں کو مؤثر بنایا۔

جدید ٹیکنالوجی کے استعمال نے مزید کامیابیاں ممکن بنائیں۔ڈرونز، سرویلنس، سیٹلائٹ مانیٹرنگ اور پریسیژن اسٹرائیکس کے ذریعے اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا گیا جبکہ کولیٹرل ڈیمج کو کم سے کم رکھا گیا۔اس حکمتِ عملی نے عالمی سطح پر پاکستان کے ذمہ دار عسکری کردار کو اجاگر کیا۔زمینی سطح پر بھی اہم اقدامات کیے گئے۔دہشت گردوں کے ٹھکانوں کا خاتمہ، متاثرہ علاقوں میں سکیورٹی بحالی، انفرااسٹرکچر کی بہتری اور عوامی اعتماد کی بحالی پر کام جاری رہا۔اس سے واضح ہوا کہ پاکستانی حکمتِ عملی صرف جنگ جیتنے تک محدود نہیں بلکہ پائیدار امن کے قیام پر مرکوز ہے۔

یہ آپریشن پاکستان کے دفاعی نظریے میں ایک اہم تبدیلی کی علامت بھی ہے۔ جس میں روایتی جنگ کے ساتھ غیر روایتی خطرات، سائبر سکیورٹی، انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور تیز رفتار فیصلہ سازی کو بھی شامل کیا گیا۔ پاک بھارت جنگ مئی 2025 کے بعد دہشت گردی کی لہر میں اضافہ ہوا۔ شواہد سے ظاہر ہوا کہ دشمن اپنی ناکامی کا بدلہ پراکسی عناصر کے ذریعے لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ دو صوبوں میں بدامنی پیدا کرنے کی سازشیں سامنے آئیں پاکستان نے بین الاقوامی سطح پر شواہد پیش کیے، لیکن انہیں تسلیم نہ کیا گیا۔

اس کے بعد ریاست نے فتنہ الخوارج اور فتنہ الہندستان کے خاتمے کی حکمتِ عملی ترتیب دی۔ پاکستان طویل عرصے سے اس پراکسی جنگ کا سامنا کر رہا ہے۔ بھاری جانی و مالی نقصان کے باوجود دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں تاکہ ملک کو امن کا گہوارہ بنایا جاسکے کیونکہ ترقی وخوشحالی امن کے بغیر ممکن نہیں۔

پاکستان کی امن وامان کی صورتحال، دراندازی کے خطرات اور معاشی ترقی کا انحصار ایک پر امن ماحول پر ہے۔ اسی لیے ''آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص''، ''آپریشن ردالفساد'' اور ''آپریشن غضب للحق'' اس عزم کا ثبوت ہیں کہ پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت قومی سلامتی کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔ معرکۂ حق مئی 2025 کے نتائج نے دنیا کو واضح پیغام دیا کہ پاکستان اپنی خودمختاری، سلامتی اور بقا کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ وہ امن پسند ریاست ہے اور عالمی امن کا خواہاں ہے اسی لیے دہشت گردی اور جنگ کی ہمیشہ مذمت کرتا ہے دنیا کے کسی بھی کونے میں فتنہ وفساد ہو، پاکستان کی فورسز امن قائم کرنے میں پیش پیش ہوتی ہیں لہٰذا کسی کو اس کی عسکری صلاحیتوں پر غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اور اس طاقت کا سب سے بڑا ثبوت ''آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص'' ہے، جو دنیا کی دفاعی تاریخ میں ایک نمایاں اور ناقابلِ فراموش مثال کے طور پر موجود ہے۔

سنہ 2026

پاکستان، عالمی وقار اور نئی سفارتی جہتیں

ندیم اختر غزالی

تاریخ کے سینے میں بعض لمحات ایسے نقش ہو جاتے ہیں جو محض وقتی واقعات نہیں رہتے بلکہ عہد ساز حقیقتوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ وہ بابرکت اور فیصلہ کن ساعتیں ہوتی ہیں جب قومیں اپنی اجتماعی نفسیات کے بوجھ سے نکل کر ایک تازہ اعتماد اور نئی توانائی کے ساتھ خود کو ازسرِنو دریافت کرتی ہیں اور جب ان ہی لمحات کو دور اندیش قیادت اور اللہ کریم کی خاص نصرت و تائید میسر آ جائے تو یہ کامیابیاں محض عارضی فتوحات نہیں رہتیں بلکہ قومی تقدیر کا دھارا موڑ دینے والی ہمہ گیر اور فیصلہ کن قوت بن جاتی ہیں۔ ایسے ہی ادوار میں تاریخ اپنے اوراق کو ایک نئے اسلوب میں رقم کرتی ہے، قومیں اپنے وجود کا ایک نیا اور پُراعتماد تعارف دنیا کے سامنے پیش کرتی ہیں اور ماضی کی شکست و ریخت، مایوسی اور ناامیدی کے سائے بتدریج عزت، اعتماد اور وقار کے روشن چراغوں میں ڈھل کر ایک تابناک اور امید افزا مستقبل کی نوید بن جاتے ہیں۔

سنہ 2026ء کا پاکستان بھی آج ایک ایسے ہی تاریخی موڑ پر ایستادہ ہے۔ معرکۂ حق کی بازگشت اب محض جغرافیائی سرحدوں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس کی گونج عالمی سفارتی حلقوں، پالیسی ساز مراکز اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے بیانیے میں ایک واضح اور مؤثر مقام حاصل کر چکی ہے۔ دنیا بھر کے اہم دارالحکومتوں میں پاکستان کے کردار کو اب کسی وقتی یا علاقائی ردِعمل کے تناظر میں نہیں بلکہ ایک ابھرتی ہوئی، ذمہ دار اور باوقار عالمی قوت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ایک ایسی قوت جو طاقت اور تحمل، مفاد اور اصول، اور خودمختاری اور عالمی ذمہ داری کے درمیان نہایت نازک مگر مؤثر توازن قائم رکھنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔

معرکۂ حق محض عسکری برتری کا اظہار نہ تھا بلکہ یہ درحقیقت ایک نظریے کی صداقت، ایک قوم کے عزم کی پختگی اور ایک ریاست کے وقار کی از سرِ نو بحالی کا جیتا جاگتا استعارہ تھا۔ اس معرکے نے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکار کر دی کہ جب قومیں اپنے اصولوں پر ثابت قدمی سے ڈٹ جائیں، جب قیادت بصیرت و تدبر سے آراستہ ہو اور عوام میں اتحاد و یکجہتی کی روح بیدار ہو جائے، تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی ان کے حوصلوں اور ارادوں کو متزلزل نہیں کر سکتیں۔

آج جب ہم سنہ 2026ء کے افق پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ایک نمایاں طور پر بدلا ہوا پاکستان ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔ ایک ایسا پاکستان جو محض ردِ عمل تک محدود رہنے والی ریاست نہیں رہا بلکہ عالمی معاملات میں فعال، بااثر اور فیصلہ سازی کے عمل پر اثر انداز ہونے والا ایک سنجیدہ اور ذمہ دار فریق بن چکا ہے۔ یہ اب بحرانوں کا محض تماشائی نہیں بلکہ انہیں ٹالنے اور ان کے پھیلاؤ کو روکنے کی صلاحیت رکھنے والی ایک مؤثر قوت کے طور پر پہچانا جا رہا ہے۔ حالیہ عالمی کشیدگی، خصوصاً مشرقِ وسطیٰ میں ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتا ہوا تناؤ، دنیا کو ایک ایسے نازک اور خطرناک موڑ پر لے آیا تھا جہاں سے واپسی کا راستہ معدوم دکھائی دیتا تھا۔ عالمی طاقتیں تیزی سے صف بندی میں مصروف تھیں، معیشتیں غیر یقینی اور اضطراب کے بوجھ تلے لرز رہی تھیں اور انسانیت ایک ممکنہ تباہ کن تصادم کے سائے میں شدید بے یقینی اور خوف کی کیفیت سے دوچار تھی۔

ایسے نازک اور فیصلہ کن لمحے میں پاکستان نے جس تدبر، حکمت اور جرأت مندانہ بصیرت کا مظاہرہ کیا، وہ اس کے ابھرتے ہوئے عالمی کردار کی ایک روشن اور قابلِ اعتراف مثال بن کر سامنے آیا۔ پاکستان کی بروقت، متوازن اور مؤثر سفارتی کاوشوں نے نہ صرف بڑھتی ہوئی کشیدگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا بلکہ ایک ممکنہ جنگ کے بادلوں کے چھٹنے میں کلیدی حیثیت اختیار کی۔ یہ محض ایک سفارتی کامیابی نہیں تھی بلکہ انسانیت کے وسیع تر مفاد میں انجام پانے والی ایک عظیم خدمت تھی، جس نے دنیا کو ایک ممکنہ تباہ کن تصادم سے محفوظ رکھنے میں مدد دی۔ اگر یہ آگ بھڑک اٹھتی تو اس کے شعلے کسی ایک خطے تک محدود نہ رہتے بل کہ عالمی امن، معیشت اور توازنِ قوت کو اپنی لپیٹ میں لے کر ایک ہمہ گیر اور تباہ کن بحران کو جنم دے سکتے تھے۔

یہاں پاکستان نے عملاً یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ محض ایک عسکری قوت تک محدود ریاست نہیں بلکہ ایک ذمہ دار، بالغ نظر اور مؤثر عالمی کردار کا حامل ملک ہے، جو تصادم کے بجائے توازن، جنگ کے بجائے مکالمہ اور انتشار کے بجائے استحکام کو ترجیح دیتا ہے۔ یہی سنجیدہ اور دوراندیش سفارتی بصیرت ہے جس نے پاکستان کے وقار کو نئی بلندیوں سے ہمکنار کیا ہے۔ آج عالمی منظرنامے میں پاکستان کو ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جو بحرانوں کو ہوا دینے کے بجائے انہیں حکمت، تدبر اور متوازن حکمتِ عملی کے ساتھ سلجھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

معرکۂ حق میں شاندار کامیابی کے بعد سفارتی میدان میں پاکستان کی نمایاں کامیابیاں، معاشی حکمتِ عملی اور فکری رہنمائی کا متوازن امتزاج

اسے ایک ہمہ جہت اور باوقار ریاست کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ عالمی دارالحکومتوں میں پاکستان کے حوالے سے بڑھتی ہوئی سنجیدگی، اعتماد اور احترام دراصل اسی مثبت اور بامعنی تبدیلی کا عکاس ہے۔

بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں پاکستان کی حیثیت، بالخصوص مسلم دنیا میں، ایک نئے اور زیادہ بامعنی انداز میں ابھر کر سامنے آئی ہے۔ عرب ممالک، خلیجی ریاستیں اور دیگر اسلامی ممالک اب اپنی سلامتی، دفاعی تعاون اور اسٹریٹیجک شراکت داری کے لیے پاکستان کو ایک قابلِ اعتماد اور مؤثر شراکت دار کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ یہ اعتماد کسی عارضی مفاد یا وقتی ضرورت کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک مسلسل، متوازن اور اصولی ریاستی کردار کی بنیاد پر استوار ہوا ہے۔ پاکستان نے نہ صرف اپنی دفاعی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا ہے بل کہ اپنی سفارتی دیانت، حکمتِ عملی کے توازن اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل کے ذریعے بھی عالمی سطح پر ایک سنجیدہ اور باوقار ریاست کے طور پر اپنی شناخت کو مزید مضبوط اور مستحکم کیا ہے۔

حالیہ مہینوں میں طے پانے والے معاہدے، خواہ وہ دفاعی تعاون سے متعلق ہوں، توانائی کے شعبے میں اشتراک پر مبنی ہوں یا اقتصادی شراکت داری کی صورت میں ہوں، اس حقیقت کی واضح عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان اب بتدریج ایک مرکزی اور مؤثر عالمی کھلاڑی کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ان معاہدوں نے نہ صرف معیشت کو نئی حرارت اور سمت عطاء کی ہے بلکہ سرمایہ کاری کے دروازوں کو بھی وسعت دی ہے اور علاقائی تجارت کو نئی جہتوں سے ہمکنار کیا ہے۔ معاشی میدان میں یہ پیش رفت اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کہ کسی بھی قوم کا عالمی کردار اسی

وقت پائیدار اور مؤثر بن سکتا ہے جب اس کی معیشت مضبوط، متوازن اور دیرپا بنیادوں پر استوار ہو۔ پاکستان اب اسی ادراک کے ساتھ اپنے معاشی ڈھانچے کو جدید عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی سنجیدہ اور عملی کوششوں میں مصروف نظر آتا ہے۔

یہ وقت جہاں ہمیں وطنِ عزیز کی کامیابیوں پر فخر اور اطمینان کا موقع فراہم کرتا ہے، وہیں خود احتسابی کے تقاضے بھی پوری سنجیدگی کے ساتھ ہمارے سامنے لاتا ہے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں کو دیانت داری سے تسلیم کرتے ہوئے ان کے درست ادراک کے ساتھ اصلاحِ احوال کی طرف بڑھنا ہوگا۔ افواجِ پاکستان نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں، اعلیٰ نظم وضبط اور غیر متزلزل ثابت قدمی سے دشمن کے پروپیگنڈے کو عملاً بے اثر کر کے نہ صرف اپنی برتری ثابت کی ہے بلکہ قومی وقار کو بھی نئی توانائی عطاء کی ہے۔ اسی طرح عسکری اور سیاسی قیادت نے جس خلوص، محنت اور تسلسل کے ساتھ ریاستی امور کو سنبھالا اور ملک کے تشخص کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہو کر یکجہتی اور استحکام کی فضا کو مزید مضبوط کرے۔ اب وقت اس امر کا متقاضی ہے کہ نفرتوں کو محبتوں میں بدلا جائے، تقسیم کے رجحانات کو ہم آہنگی میں ڈھالا جائے اور قومی مفاد کو ہر ذاتی یا گروہی مفاد پر مقدم رکھا جائے۔

سنہ 2026ء درحقیقت ایک نئے عہد کے آغاز کی علامت ہے۔ ایک ایسا عہد جس میں پاکستان محض ایک ریاستی اکائی کے طور پر نہیں بلکہ ایک فکری سمت، اجتماعی امید اور ابھرتی ہوئی قیادت کی علامت کے طور پر اپنا مقام متعین کر سکتا ہے۔ یہ وہ تاریخی لمحہ ہے جب عالمی نظام ایک متوازن، منصف اور ذمہ دار قیادت کی تلاش میں ہے، اور پاکستان اپنی بھرپور صلاحیت، تجربے اور تیزی سے ارتقا پذیر کردار کے ساتھ اس خلا کو پُر کرنے کی عملی استعداد سے بہرہ مند دکھائی دیتا ہے۔

آیئے! اس موقع کو محض ایک خوش کن اتفاق نہ سمجھیں بلکہ ایک عظیم قومی ذمہ داری کے طور پر قبول کریں۔ ہم یہ عہد کریں کہ اپنے وطنِ عزیز کو نہ صرف داخلی طور پر مضبوط اور مستحکم بنائیں گے بلکہ اسے ایک ایسا باوقار، پُرامن اور ترقی یافتہ ملک بنانے کی سنجیدہ جدوجہد کریں گے جو دنیا کے لیے امن، استحکام اور ترقی کا روشن پیامبر ثابت ہو۔

جنگ میں پاکستان کی فتح
آپریشن بُنیانٌ مَّرْصُوص کی یاد میں

کنول افتخار

برصغیر کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات ابتدا ہی سے کشیدگی، عدم اعتماد اور مسلسل تنازعات کا شکار رہے ہیں۔ 1947 میں تقسیمِ ہند کے فوراً بعد مسئلہ کشمیر نے دونوں ممالک کے درمیان ایک مستقل تنازعہ کی شکل اختیار کر لی، جو آج تک حل طلب ہے۔ اس کے بعد 1948، 1965 اور 1971 کی جنگیں، کارگل تنازعہ اور وقفے وقفے سے لائن آف کنٹرول پر جھڑپیں اس کشیدگی کو مزید گہرا کرتی رہی ہیں۔ جدید دور میں یہ کشیدگی صرف سرحدی محاذ تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے ہائبرڈ وارفیئر کی شکل اختیار کر لی ہے، جس میں معلوماتی جنگ، سفارتی دباؤ، معاشی حربے اور نفسیاتی مہمات بھی شامل ہو چکی ہیں۔ دونوں ممالک کے میڈیا، سیاسی بیانیے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایک دوسرے کے خلاف منفی پروپیگنڈا اس تناؤ کو مزید بڑھاتا ہے۔

اسی پس منظر میں بالاکوٹ کا واقعہ ایک انتہائی اہم اور حساس موڑ کے طور پر سامنے آیا۔ بھارت نے دعویٰ کیا کہ اس نے پاکستان کے علاقے بالاکوٹ میں فضائی حملہ کر کے اپنے ہدف کو نشانہ بنایا، جس کے لیے میزائل اور جنگی طیاروں کا استعمال کیا گیا۔ پاکستان نے فوری طور پر اس دعوے کو چیلنج کیا اور اسے اپنی خودمختاری کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ اس واقعے نے خطے میں شدید کشیدگی پیدا کر دی اور دونوں ایٹمی طاقتوں کے درمیان جنگ کے خدشات بڑھ گئے۔ عالمی برادری بھی اس صورتحال پر تشویش میں مبتلا ہو گئی کیونکہ کسی بھی بڑی جھڑپ کے اثرات پورے خطے کو متاثر کر سکتے تھے۔ پاکستان نے اس جارحیت کا جواب نہایت حکمت، صبر اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ دیا۔ پاک فضائیہ نے

فوری ردعمل دیتے ہوئے دشمن کے جنگی طیاروں کا تعاقب کیا اور بھرپور کارروائی کے دوران بھارت کے دو طیارے مار گرائے۔ یہ ایک واضح اور فیصلہ کن پیغام تھا کہ پاکستان اپنی فضائی حدود کے دفاع میں کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔اس دوران ایک بھارتی پائلٹ کو گرفتار کیا گیا، جسے بعد میں عالمی قوانین اور انسانی اقدار کے مطابق رہا کر دیا گیا۔اس اقدام نے دنیا بھر میں پاکستان کی ساکھ کو مضبوط کیا اور اسے ایک ذمہ دار اور امن پسند ریاست کے طور پر پیش کیا۔

ان تمام حالات کے تناظر میں ''آپریشن بنیان مرصوص'' کو سمجھنا نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ یہ محض ایک فوجی کارروائی نہیں تھی بلکہ ایک جامع اور ہمہ جہتی حکمتِ عملی کا مظہر تھی، جس میں پاکستان نے ہائبرڈ وارفیئر کے تمام پہلوؤں کو بروئے کار لاتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔اس آپریشن کی بنیاد جدید ٹیکنالوجی، مؤثر انٹیلی جنس، مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم اور بروقت فیصلہ سازی پر رکھی گئی تھی۔اس آپریشن کی کامیابی کا سب سے اہم عنصر انٹیلی جنس برتری تھا۔ پاکستان کے خفیہ اداروں نے نہایت مہارت کے ساتھ دشمن کی نقل و حرکت، اس کی حکمت عملی اور ممکنہ اہداف پر مسلسل نظر رکھی۔ سیٹلائٹ نگرانی، ڈرون ٹیکنالوجی، سگنلز انٹیلی جنس (SIGINT) اور ڈیجیٹل ڈیٹا اینالیسس کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات نے عسکری قیادت کو بروقت اور درست فیصلے کرنے میں مدد دی۔اس کے نتیجے میں دشمن کے منصوبے قبل از وقت بے نقاب ہوگئے اور انہیں مؤثر طریقے سے ناکام بنایا گیا۔

کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم بھی اس آپریشن میں غیر معمولی حد تک فعال اور مربوط تھا۔ پاک فوج، فضائیہ اور دیگر اداروں کے درمیان فوری رابطہ اور ہم آہنگی نے ردعمل کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا۔ ریئل ٹائم کمیونیکیشن، جدید ریڈار سسٹمز اور فضائی نگرانی کے جدید آلات نے دشمن کی ہر حرکت کو مانیٹر کیا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان نہ صرف دفاعی پوزیشن کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا بلکہ ضرورت پڑنے پر فوری اور مؤثر جوابی کارروائی بھی کر سکا۔

آپریشن بنیان مرصوص میں فضائی طاقت کا کردار بھی فیصلہ کن رہا۔ پاک فضائیہ نے اپنی پیشہ ورانہ مہارت، جدید تربیت اور جدید طیاروں کے ذریعے دشمن کو واضح برتری حاصل نہ کرنے دی۔ فضائی نگرانی، ٹارگٹ لاکنگ اور درست نشانہ بازی نے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دفاعی نظام کو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ کسی بھی غیر متوقع صورتحال سے فوری نمٹا جا سکے۔ معلوماتی محاذ پر پاکستان نے جو حکمت عملی اپنائی، وہ اس کامیابی کا ایک اہم ستون ثابت ہوئی۔ دشمن کی جانب سے پھیلائے جانے والے جھوٹے بیانیے، سوشل میڈیا پروپیگنڈا اور عالمی میڈیا میں منفی تصویر کشی کا بروقت اور مؤثر جواب دیا گیا۔ پاکستان نے نہ صرف اپنے مؤقف کو واضح کیا بلکہ شواہد کے ساتھ دنیا کے سامنے حقیقت پیش کی۔ اس سے نہ صرف داخلی سطح پر عوام کا اعتماد بحال رہا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی پاکستان کا مؤقف مضبوط ہوا۔ نفسیاتی جنگ کے میدان میں بھی پاکستان نے استحکام اور برداشت کا مظاہرہ کیا۔ دشمن کی جانب سے خوف اور بے یقینی پھیلانے کی

کوششوں کے باوجود عوام، میڈیا اور ریاستی ادارے متحد رہے۔ کسی قسم کی افراتفری یا انتشار کو جنم نہیں لینے دیا گیا، جو کہ ایک بڑی کامیابی تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ قومی یکجہتی کسی بھی بیرونی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔

سفارتی محاذ پر بھی پاکستان نے بھرپور کردار ادا کیا۔ عالمی طاقتوں، اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی فورمز پر پاکستان نے اپنا مؤقف مدلل انداز میں پیش کیا۔ اس کے نتیجے میں عالمی برادری نے صورتحال کی نزاکت کو سمجھا اور کشیدگی کم کرنے پر زور دیا۔ پاکستان کی متوازن پالیسی اور ذمہ دارانہ رویے نے اسے عالمی سطح پر ایک سنجیدہ اور امن پسند ریاست کے طور پر نمایاں کیا۔ اس تمام کامیابی کے پیچھے مسلسل تیاری، جدید تربیت اور ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال کارفرما تھا۔ پاکستان نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی دفاعی حکمت عملی کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا اور ہائبرڈ وارفیئر جیسے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو تیار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف روایتی جنگی میدان میں بلکہ معلوماتی، سائبر اور نفسیاتی محاذوں پر بھی کامیاب رہا۔

آپریشن بُنیانٌ مَّرصُوص صرف ایک عسکری کامیابی نہیں بلکہ ایک جامع قومی حکمتِ عملی، مضبوط قیادت، جدید ٹیکنالوجی اور قومی اتحاد کا نتیجہ تھا۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ آج کی جنگیں صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ معلومات، ذہانت، حکمت عملی اور عوامی اعتماد سے جیتی جاتی ہیں۔ پاکستان نے اس آپریشن کے ذریعے نہ صرف اپنی دفاعی صلاحیتوں کا لوہا منوایا بلکہ یہ واضح پیغام بھی دیا کہ وہ ہر قسم کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے اور اپنی خود مختاری کے دفاع کے لیے ہمیشہ تیار ہے۔

ہائبرڈ وار فیئر اور معلوماتی محاذ پر
پاکستان کی حکمتِ عملی

امتیاز احمد تارڑ

اکیسویں صدی کو معلومات، ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ترقی کی صدی کہا جاتا ہے، جس میں جنگ اور طاقت کے روایتی تصورات بڑی حد تک تبدیل ہو چکے ہیں۔ پہلے جنگیں صرف فوجی طاقت، ہتھیاروں اور میدانِ جنگ تک محدود تھیں لیکن اب یہ تصور بہت وسیع ہو گیا ہے۔ جدید دور میں کسی بھی ملک کو کمزور کرنے کے لیے صرف فوجی حملہ ضروری نہیں رہا بلکہ اسے اندرونی طور پر کمزور کرنے کے لیے مختلف غیر روایتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں مجموعی طور پر ہائبرڈ وارفیئر کہا جاتا ہے۔ اس طرزِ جنگ میں دشمن براہِ راست لڑائی کے بجائے ذہنی، معاشی، تکنیکی اور معلوماتی محاذوں پر حملہ کرتا ہے تاکہ ریاست کے نظام کو اندر سے کمزور کیا جا سکے اور عوام میں بے یقینی پیدا ہو۔

پاکستان نے حالیہ "آپریشن بُنیانٌ مَّرصُوص" میں ہائبرڈ وارفیئر کی جدید حکمت عملی اور بالخصوص معلوماتی و ٹیکنالوجیکل محاذ پر برتری حاصل کر کے بھارت کے مقابلے میں اپنی صلاحیتوں کا مؤثر مظاہرہ کیا۔ اس آپریشن میں صرف روایتی عسکری طاقت ہی نہیں بلکہ جدید سائبر ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس کوآرڈینیشن، ریئل ٹائم معلوماتی نظام اور مؤثر اسٹریٹیجک کمیونیکیشن کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ پاکستان نے نہ صرف دشمن کی نقل و حرکت پر گہری نظر رکھی بلکہ معلوماتی محاذ پر بھی برتری قائم رکھتے ہوئے غلط بیانیوں اور پروپیگنڈے کو بروقت بے نقاب کیا۔ اس دوران جدید نگرانی کے نظام، ڈیجیٹل ڈیٹا کے تجزیے اور تیز رفتار معلوماتی ترسیل نے فیصلہ سازی کو زیادہ مؤثر بنایا، جس کے نتیجے میں پاکستان کو واضح سبقت حاصل ہوئی۔

ہائبرڈ وارفیئر ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی (multi-dimensional) حکمت عملی ہے، جس میں بیک وقت کئی محاذوں پر کارروائی کی جاتی ہے۔ اس میں سائبر حملے، معاشی دباؤ، سفارتی دباؤ، پراکسی جنگیں، نفسیاتی جنگ (psychological warfare) اور سب سے اہم معلوماتی جنگ شامل ہوتی ہے۔ اس میں ایک ہی وقت میں مختلف قسم کے روایتی اور غیر روایتی حربے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ کسی بھی ملک کو کمزور کیا جاسکے۔ یہ صرف فوجی طاقت کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس میں سیاسی، معاشی، نفسیاتی، سائبر اور معلوماتی محاذوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد دشمن ملک کو براہِ راست جنگ میں الجھائے بغیر اندرونی طور پر کمزور، تقسیم شدہ اور غیر مستحکم کرنا ہوتا ہے۔

اس حکمت عملی میں سب سے پہلے "سائبر وارفیئر" شامل ہے، جس میں کمپیوٹر سسٹمز، سرکاری ڈیٹا، بینکنگ نیٹ ورکس اور دفاعی نظام پر حملے کیے جاتے ہیں تاکہ کسی ملک کے اہم انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچایا جاسکے۔ اس کے ذریعے دشمن ملک کی ڈیجیٹل سیکیورٹی کو کمزور کیا جاتا ہے اور اس کے اہم راز حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دوسرا اہم پہلو "معلوماتی جنگ" ہے، جس میں جھوٹی خبریں، پروپیگنڈا، سوشل میڈیا مہمات، ایڈیٹ شدہ ویڈیوز اور گمراہ کن بیانیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد عوامی رائے کو متاثر کرنا، ریاستی اداروں پر اعتماد کم کرنا اور معاشرے میں بے یقینی اور انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ پہلو ہائبرڈ وارفیئر میں سب سے زیادہ مؤثر سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ براہِ راست ذہنوں کو نشانہ بناتا ہے۔

تیسرا عنصر "معاشی جنگ" ہے، جس میں کسی ملک کی معیشت کو کمزور کرنے کے لیے مالی پابندیاں، سرمایہ کاری میں رکاوٹیں، کرنسی پر دباؤ اور تجارتی مسائل پیدا کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد عوامی مشکلات بڑھا کر حکومت پر دباؤ ڈالنا ہوتا ہے۔

چوتھا پہلو "نفسیاتی جنگ" ہے، جس میں خوف، مایوسی، بے یقینی اور عدم اعتماد کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے عوام اور اداروں کے درمیان اعتماد کو کمزور کیا جاتا ہے تاکہ ملک کے اندرونی نظام میں دراڑیں پڑ جائیں۔

پانچواں اہم عنصر "سفارتی دباؤ" ہے، جس میں بین الاقوامی سطح پر کسی ملک کو تنہا کرنے یا اس کی ساکھ کو متاثر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے لیے عالمی میڈیا، بین الاقوامی ادارے اور اتحادی ممالک کے ذریعے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

چھٹا پہلو "پراکسی وارفیئر" ہے، جس میں براہِ راست لڑائی کے بجائے غیر ریاستی عناصر یا گروہوں کے ذریعے جنگ لڑی جاتی ہے تاکہ اصل حملہ آور کو چھپایا جاسکے۔

ان تمام عناصر کا مجموعہ ہائبرڈ وارفیئر کہلاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ یہ ایک ہی وقت میں کئی محاذوں پر حملہ کرتا ہے اور دشمن ملک کو اندرونی طور پر اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ وہ بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس کا بنیادی مقصد کسی بھی ریاست کو براہِ راست جنگ میں الجھائے بغیر اسے اندرونی طور پر اس قدر کمزور کرنا ہوتا ہے کہ وہ خود ہی عدم استحکام کا شکار ہو جائے۔ اس جنگ میں دشمن

ریاستی اداروں، معیشت، سماجی ڈھانچے، سیاسی نظام اور عوامی اعتماد کو نشانہ بناتا ہے۔ معلوماتی جنگ اس پورے نظام کا سب سے اہم اور خطرناک پہلو بن چکی ہے۔

آج کے دور میں معلومات صرف خبریں یا اطلاعات تک محدود نہیں رہیں بلکہ ایک مؤثر اور طاقتور ہتھیار کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے معلومات کو اس قدر تیز، وسیع اور اثر انگیز بنا دیا ہے کہ اب یہ کسی بھی معاشرے کی سوچ، رویّے اور

فیصلوں کو براہِ راست متاثر کر سکتی ہیں۔ اسی لیے معلوماتی جنگ (Information Warfare) کو ہائبرڈ وارفیئر کا سب سے اہم اور خطرناک جزو سمجھا جاتا ہے۔ اس جنگ میں جھوٹی خبریں (Fake News)، منظم پروپیگنڈا، ایڈیٹ شدہ یا سیاق وسباق سے ہٹائی گئی ویڈیوز، ڈیپ فیک ٹیکنالوجی، گمراہ کن بیانیے اور سوشل میڈیا پر چلائی جانے والی منظم مہمات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان تمام حربوں کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ مخصوص انداز میں ذہن سازی کرنا ہوتا ہے تاکہ عوام حقیقت کو پہچاننے سے قاصر ہو جائیں۔

معلوماتی جنگ کا اصل ہدف عوامی سوچ اور رائے عامہ (Public Opinion) کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے۔ جب کسی ملک کے شہری مسلسل متضاد، مبالغہ آمیز یا جھوٹی معلومات کا سامنا کرتے ہیں تو ان کے اندر شکوک وشبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ آہستہ آہستہ وہ ریاستی اداروں، میڈیا اور حتیٰ کہ ایک دوسرے پر بھی اعتماد کھو دیتے ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں دشمن اپنے مقصد کے قریب پہنچ جاتا ہے کیونکہ ایک

ایسا معاشرہ جہاں سچ اور جھوٹ میں تمیز ختم ہو جائے، فکری طور پر کمزور اور انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے معاشرے میں فیصلے جذبات، افواہوں اور غلط معلومات کی بنیاد پر ہونے لگتے ہیں، جو مزید عدم استحکام کو جنم دیتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے اس جنگ کو بے حد پیچیدہ اور خطرناک بنا دیا ہے۔ ماضی میں معلومات کے ذرائع محدود تھے، جیسے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن، جہاں کسی حد تک تصدیق کا عمل موجود ہوتا تھا۔ لیکن اب ہر فرد کے ہاتھ میں اسمارٹ فون ہے اور وہ با آسانی معلومات تخلیق، ترمیم اور پھیلا سکتا ہے۔

اس طرح ہر شخص ایک "معلوماتی ذریعہ" (Information Source) بن چکا ہے۔ ایک عام فرد کی ایک پوسٹ، ٹویٹ یا ویڈیو چند منٹوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اس تیز رفتار ترسیل نے معلومات کی طاقت کو کئی گنا بڑھا دیا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ غلط معلومات کے پھیلاؤ کا خطرہ بھی اسی تناسب سے بڑھ گیا ہے۔

مزید برآں جدید ٹیکنالوجی جیسے ڈیپ فیک (Deepfake) نے صورتحال کو اور بھی سنگین بنا دیا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے کسی بھی شخص کی جعلی ویڈیو یا آواز تیار کی جا سکتی ہے جو بظاہر بالکل حقیقی لگتی ہے۔ اس کے ذریعے سیاسی رہنماؤں، فوجی شخصیات یا دیگر اہم افراد کے نام سے جھوٹے بیانات منسوب کر کے عوام کو گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ عام صارف کے لیے ایسی جعلی اور اصلی مواد میں فرق کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے، جس سے معلوماتی انتشار مزید بڑھتا ہے۔

سوشل میڈیا الگورتھمز بھی اس عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ الگورتھمز عموماً ایسی معلومات کو زیادہ پھیلاتے ہیں جو زیادہ توجہ حاصل کریں، چاہے وہ سچ ہوں یا جھوٹ۔ اس طرح سنسنی خیز اور جذباتی مواد زیادہ تیزی سے وائرل ہوتا ہے، جبکہ حقیقت پر مبنی معلومات نسبتاً سست روی سے پھیلتی ہیں۔ اس رجحان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن عناصر مخصوص بیانیے کو فروغ دیتے ہیں اور عوام کی جذباتی کمزوریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔

اس کے علاوہ "ایکو چیمبر" (Echo Chamber) کا تصور بھی معلوماتی جنگ میں اہم ہے۔ سوشل میڈیا پر لوگ عموماً وہی مواد دیکھتے اور شیئر کرتے ہیں، جو ان کے اپنے خیالات سے مطابقت رکھتا ہو۔ اس طرح مختلف گروہ اپنے اپنے نظریات میں مزید مضبوط ہو جاتے ہیں اور مخالف رائے کو سننے یا سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً معاشرے میں تقسیم بڑھتی ہے اور اختلاف رائے شدت اختیار کر لیتا ہے، جو کسی بھی ملک کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ تمام عوامل مل کر دشمن کے لیے یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کم وسائل اور کم وقت میں بڑے پیمانے پر اثر انداز ہو سکے۔ روایتی جنگ کے مقابلے میں معلوماتی جنگ کہیں زیادہ سستی، تیز اور مؤثر ہے۔ اس میں نہ سرحدوں کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی روایتی دفاعی نظام اسے مکمل طور پر روک سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی دنیا میں معلومات کو ایک مکمل ہتھیار سمجھا جاتا ہے جو

کسی بھی ملک کی سلامتی، استحکام اور ترقی پر گہرے اثرات ڈال سکتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں شعور، تنقیدی سوچ اور میڈیا لٹریسی کو فروغ دیا جائے تاکہ لوگ ہر معلومات کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کریں۔ کیونکہ جب تک عوام سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، تب تک معلوماتی جنگ کا مقابلہ مؤثر انداز میں ممکن نہیں ہو سکتا۔

معاشی جنگ کو بھی ہائبرڈ وارفیئر کا ایک نہایت اہم اور مؤثر ہتھیار سمجھا جاتا ہے۔ اس میں کسی ملک کو براہِ راست فوجی حملے کے بجائے اس کی معیشت کو نشانہ بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اندرونی طور پر کمزور ہو جائے۔ معاشی جنگ کے ذریعے دشمن ملک کی مالیاتی بنیادوں کو ہلا دیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف ریاستی نظام متاثر ہوتا ہے بلکہ عام شہری کی زندگی بھی شدید مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے۔

معاشی جنگ میں سب سے پہلے مالی پابندیوں (Economic Sanctions) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان پابندیوں کے ذریعے کسی ملک کی بین الاقوامی تجارت، بینکنگ نظام اور مالی لین دین کو محدود کر دیا جاتا ہے۔ اس سے وہ ملک عالمی منڈی تک رسائی کھو دیتا ہے، جس کے نتیجے میں درآمدات اور برآمدات متاثر ہوتی ہیں اور معیشت سست روی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات عالمی مالیاتی اداروں جیسے آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک کے ذریعے بھی دباؤ ڈالا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں سخت معاشی شرائط عائد کی جاتی ہیں۔

دوسرا اہم پہلو سرمایہ کاری میں رکاوٹیں پیدا کرنا ہے۔ دشمن عناصر کوشش کرتے ہیں کہ کسی ملک میں بیرونی سرمایہ کاری (Foreign

(Investment) نہ آئے یا موجود سرمایہ کار بھی وہاں سے نکل جائیں۔ اس کے لیے منفی پروپیگنڈا، سیاسی عدم استحکام کا تاثر اور سیکیورٹی خدشات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جب سرمایہ کار عدم اعتماد کا شکار ہوتے ہیں تو وہ اپنی سرمایہ کاری واپس لے لیتے ہیں، جس سے معیشت مزید کمزور ہو جاتی ہے، روزگار کے مواقع کم ہو جاتے ہیں اور ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔

تیسرا اہم عنصر کرنسی پر دباؤ ڈالنا ہے۔ کسی ملک کی کرنسی کو کمزور کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جاتے ہیں، جیسے افواہیں پھیلانا، مالیاتی منڈیوں میں ہیرا پھیری، یا زرِ مبادلہ کے ذخائر کو متاثر کرنا۔ جب کرنسی کی قدر کم ہوتی ہے تو مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے، درآمدی اشیاء مہنگی ہو جاتی ہیں اور عام آدمی کی قوتِ خرید کم ہو جاتی ہے۔ اس کا براہِ راست اثر عوام کی روزمرہ زندگی پر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی مسائل پیدا کرنا بھی معاشی جنگ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس میں کسی ملک کی برآمدات پر پابندیاں لگانا، ٹیرف بڑھانا یا عالمی منڈی میں اس کی مصنوعات کے خلاف منفی مہم چلانا شامل ہوتا ہے۔ اس سے اس ملک کی صنعتی پیداوار متاثر ہوتی ہے اور زرِ مبادلہ کی آمد کم ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً معاشی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ معاشی جنگ کا ایک اور پہلو توانائی اور وسائل پر دباؤ ڈالنا ہے۔ اگر کسی ملک کو تیل، گیس یا دیگر اہم وسائل کی فراہمی میں مشکلات پیش آئیں تو اس کی صنعتیں متاثر ہوتی ہیں اور پیداوار میں کمی آتی ہے۔

اس کے علاوہ سپلائی چین (Supply Chain) میں خلل ڈال کر بھی معیشت کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، جیسا کہ اشیاء کی قلت پیدا کرنا یا ترسیل میں تاخیر پیدا کرنا۔ ان تمام اقدامات کا مجموعی مقصد عوامی سطح پر مشکلات پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ لوگ مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی دباؤ سے تنگ آ کر حکومت کے خلاف ہو جائیں۔ جب عوام اور حکومت کے درمیان اعتماد کمزور ہو جائے تو سیاسی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے، جو دشمن کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس طرح بغیر کسی براہِ راست جنگ کے ایک ملک کو اندرونی طور پر کمزور کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے معاشی استحکام کسی بھی ملک کی قومی سلامتی کا اہم حصہ بن چکا ہے۔ ایک مضبوط معیشت نہ صرف بیرونی دباؤ کا مقابلہ کر سکتی ہے بلکہ ہائبرڈ وارفیئر کے دیگر پہلوؤں کو بھی ناکام بنانے میں مدد دیتی ہے۔

نفسیاتی جنگ ہائبرڈ وارفیئر کا نہایت باریک مگر انتہائی مؤثر حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں براہِ راست حملہ جسم یا زمین پر نہیں بلکہ انسان کے ذہن، سوچ اور جذبات پر کیا جاتا ہے۔ اس حکمتِ عملی کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کے اندر خوف، مایوسی، بے یقینی اور عدم اعتماد پیدا کیا جائے تاکہ وہ ذہنی طور پر کمزور ہو جائیں اور ریاستی نظام پر ان کا یقین متزلزل ہو جائے۔

نفسیاتی جنگ میں سب سے اہم ہتھیار "خوف" (Fear) ہوتا ہے۔ مختلف ذرائع کے ذریعے ایسے حالات پیدا کیے جاتے ہیں جن سے عوام کو یہ محسوس ہو کہ ان کا مستقبل غیر محفوظ ہے۔ مثال کے طور پر سیکیورٹی خطرات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، کسی واقعے کو غیر معمولی بنا کر دکھانا یا افواہیں پھیلانا کہ حالات مزید خراب ہونے والے ہیں۔ جب خوف کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے تو لوگ منطقی سوچ کے بجائے جذباتی فیصلے کرنے

لگتے ہیں، جس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ "مایوسی" (Hopelessness) کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ لوگوں کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ ان کے مسائل کا کوئی حل نہیں، حالات کبھی بہتر نہیں ہوں گے اور ترقی ممکن نہیں۔

مسلسل منفی خبریں، ناکامیوں کا ذکر اور مثبت پہلوؤں کو نظر انداز کرنا اسی حکمتِ عملی کا حصہ ہوتا ہے۔ جب عوام مایوسی کا شکار ہو جائیں تو ان میں محنت، امید اور بہتری کی خواہش کم ہو جاتی ہے، جو کسی بھی قوم کے لیے نقصان دہ ہے۔"بے یقینی" (Uncertainty) پیدا کرنا بھی نفسیاتی جنگ کا اہم عنصر ہے۔ جب لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ حقیقت کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے، تو وہ کنفیوژن کا شکار ہو جاتے ہیں۔مختلف اور متضاد معلومات پھیلا کر لوگوں کو ذہنی انتشار میں مبتلا کیا جاتا ہے تا کہ وہ کسی واضح مؤقف پر نہ آسکیں۔اس سے نہ صرف عوامی سوچ متاثر ہوتی ہے بلکہ فیصلہ سازی کا عمل بھی کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک اور اہم پہلو "اعتماد کا بحران" (Crisis of Trust) پیدا کرنا ہے۔نفسیاتی جنگ کے ذریعے عوام اور ریاستی اداروں کے درمیان اعتماد کو کمزور کیا جاتا ہے۔اس کے لیے اداروں کے خلاف منفی بیانیہ بنایا جاتا ہے، ان کی کارکردگی کو مشکوک بنایا جاتا ہے اور عوام میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ادارے عوام کے مفاد میں کام نہیں کر رہے۔ جب عوام اپنے اداروں پر اعتماد کھو دیتے ہیں تو ریاست کا نظام اندر سے کمزور ہو جاتا ہے اور انتشار بڑھنے لگتا ہے۔نفسیاتی جنگ میں میڈیا اور سوشل میڈیا کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ بار بار منفی خبریں دکھانا، سنسنی خیز انداز میں واقعات کو پیش کرنا، یا ادھوری معلومات کے ذریعے لوگوں کو الجھن میں ڈالنا، یہ سب اسی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔

پاکستان ان ممالک میں شامل ہے، جو طویل عرصے سے ہائبرڈ وارفیئر کا سامنا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی جغرافیائی حیثیت، ایٹمی طاقت، مسلم دنیا میں اہم کردار اور خطے میں اسٹریٹجک اہمیت اسے اس قسم کی جنگوں کا بنیادی ہدف بناتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف مختلف ادوار میں منظم پروپیگنڈا کیا گیا ہے، جس میں ریاستی اداروں کی ساکھ کو نقصان پہنچانا، معاشی حالات کو منفی انداز میں پیش کرنا اور سیاسی عدم استحکام کو بڑھا چڑھا کر دکھانا شامل ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی، لسانی اور صوبائی اختلافات کو بھی ابھارا جاتا ہے تا کہ معاشرے میں اندرونی تقسیم پیدا ہو۔معلوماتی محاذ پر پاکستان کے خلاف بعض اوقات بیرونی میڈیا، غیر ملکی تھنک ٹینکس اور سوشل میڈیا نیٹ ورکس کے ذریعے منظم بیانیہ بنایا جاتا ہے۔اس بیانیے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پاکستان کو ایک غیر مستحکم، کمزور اور غیر محفوظ ریاست کے طور پر پیش کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ متاثر ہوتی ہے بلکہ اندرونی طور پر بھی عوام میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے پاکستان نے مختلف سطحوں پر جامع حکمت عملی اختیار کی ہے۔سب سے اہم قدم سائبر سیکیورٹی کے نظام کو مضبوط بنانا ہے۔اس مقصد کے لیے مختلف ادارے قائم کیے گئے ہیں، جو ڈیجیٹل خطرات، ہیکنگ، ڈیٹا چوری اور سائبر حملوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ سرکاری اور عسکری اداروں کے ڈیٹا سسٹمز کو محفوظ بنانے کے لیے

جدید سیکیورٹی پروٹوکولز استعمال کیے جا رہے ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ حملے کو روکا جا سکے۔

دوسری اہم حکمت عملی اسٹریٹیجک کمیونیکیشن اور فوری ردعمل کا نظام ہے۔اس کے تحت ایسے یونٹس کام کر رہے ہیں جو سوشل میڈیا اور دیگر پلیٹ فارمز پر پھیلنے والی غلط معلومات کا فوری تجزیہ کرتے ہیں اور ان کا بروقت جواب دیتے ہیں۔اس کا مقصد یہ ہے کہ جھوٹے بیانیے کو جڑ پکڑنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ پاکستان کی حکمت عملی کا ایک اہم پہلو "پازیٹو نیشنل بیانیہ" ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان صرف دفاعی انداز میں جواب دینے کے بجائے اپنی کامیابیوں، ترقیاتی منصوبوں، قربانیوں اور مثبت پہلوؤں کو بھی اجاگر کرے۔

پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بے شمار قربانیاں دی ہیں، امن کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے اور بین الاقوامی امن مشنز میں بھی حصہ لیا ہے۔ان تمام پہلوؤں کو دنیا کے سامنے لانا ضروری ہے تاکہ پاکستان کا اصل چہرہ سامنے آسکے۔ میڈیا اس جنگ میں ایک انتہائی اہم ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذمہ دار اور پیشہ ورانہ صحافت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ عوام تک درست معلومات پہنچیں۔لیکن اگر میڈیا غیر تصدیق شدہ خبروں کو پھیلائے تو یہ ہائبرڈ وارفیئر کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اس لیے میڈیا اداروں کی تربیت، اخلاقی صحافت اور تحقیقاتی رپورٹنگ کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔

تعلیمی ادارے بھی اس جنگ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔نوجوان نسل چونکہ زیادہ تر سوشل میڈیا استعمال کرتی ہے، اس لیے انہیں

میڈیا لٹریسی، تنقیدی سوچ اور ڈیجیٹل آگاہی سکھانا بہت ضروری ہے۔ اگر طلبہ یہ سیکھ لیں کہ کسی بھی خبر کی تصدیق کیسے کرنی ہے، تو وہ خود ایک مضبوط دفاعی لائن بن سکتے ہیں۔ عوامی سطح پر شعور پیدا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اگر عوام یہ سمجھ جائیں کہ ہر وائرل خبر سچ نہیں ہوتی، تو جھوٹے پروپیگنڈے کا اثر بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ لوگ مستند ذرائع پر اعتماد کریں، افواہوں سے بچیں اور کسی بھی معلومات کو آگے پھیلانے سے پہلے اس کی تصدیق کریں۔ ایک ذمہ دار شہری ہی مضبوط ریاست کی بنیاد ہوتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بھی معلوماتی جنگ کو مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ مختلف بین الاقوامی فورمز پر پاکستان اپنا مؤقف پیش کرتا ہے تاکہ غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ دوست ممالک کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنایا جا رہا ہے تاکہ عالمی سطح پر پاکستان کے بارے میں متوازن رائے قائم ہو سکے۔ میڈیا ڈپلومیسی بھی اس حکمت عملی کا اہم حصہ بن چکی ہے۔ اگرچہ پاکستان نے اس میدان میں نمایاں پیش رفت کی ہے، لیکن ابھی بھی کئی چیلنجز موجود ہیں۔ سب سے بڑا چیلنج معلومات کی تیز رفتار ترسیل ہے، جس میں جھوٹی خبر بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تکنیکی وسائل کی کمی، جدید تربیت کی ضرورت اور عالمی میڈیا میں غیر متوازن نمائندگی بھی مسائل پیدا کرتی ہے۔ بعض اوقات اندرونی سیاسی اختلافات بھی بیرونی پروپیگنڈے کو تقویت دیتے ہیں۔ مستقبل میں پاکستان کو اپنی حکمت عملی مزید جدید اور مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی مانیٹرنگ سسٹمز، جدید سائبر ٹیکنالوجی، اور تیز رفتار ڈیٹا اینالیسس سسٹمز متعارف کرانے ہوں گے۔

تعلیمی نظام میں ڈیجیٹل تعلیم کو لازمی بنانا ہوگا تاکہ نئی نسل اس چیلنج کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔ میڈیا اداروں کو جدید تربیت دینا ہوگی تاکہ وہ ذمہ دارانہ رپورٹنگ کر سکیں۔ ہائبرڈ وارفیئر ایک ایسی جنگ ہے، جو نظر نہیں آتی لیکن اس کے اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ یہ ذہنوں، سوچوں اور اعتماد کی جنگ ہے۔ اس کا مقابلہ صرف فوجی طاقت سے ممکن نہیں بلکہ ایک مضبوط قومی بیانیے، باشعور عوام، ذمہ دار میڈیا، جدید ٹیکنالوجی اور مؤثر اداروں کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اگر پاکستان ان تمام پہلوؤں پر سنجیدگی سے کام کرے تو وہ نہ صرف اس جنگ کا کامیابی سے مقابلہ کر سکتا ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط، باوقار اور مستحکم ریاست کے طور پر اپنی شناخت مزید مستحکم کر سکتا ہے۔

فتح مبین (معرکۂ حق)

اسماء بابر

پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا اور یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ اسلام ہی امن کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ امن کے دن ہوں یا جنگ کے حالات، اسلام ہی وہ دین ہے جو انسان کے بنیادی حقوق کے مکمل تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ ملکی سلامتی کا تحفظ کسی بھی فوج کا اولین اور اہم فریضہ ہے۔ گزشتہ سالوں کی کامیابی کے اہداف دیکھتے ہوئے دہشت گردی اور پھر معرکہ حق پہ نظر ڈالیں تو یہ پاکستان کیلئے بہت بڑا چیلنج تھا۔ یک جان دو قالب عوام اور بری، بحری، فضائی فوج سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ ازلی دشمن بھارت ہمیشہ پاکستان کی سالمیت کے درپے رہا ہے، سب جانتے ہیں کہ اوائلِ قیام پاکستان ہی سے بھارت سازشوں اور جارحیتوں کی راہ اپنائے ہوئے ہے۔

اندھیروں کے سناٹے میں لپٹا ہوا رات کا لمحہ جذبہ حب الوطنی سے جگمگانے لگا۔ اس رات خاموشی صرف فضا میں نہیں محسوس ہو رہی تھی بلکہ عالمی طاقتوں کے عقل و دانش میں بھی اتر چکی تھی۔ بھارتی فضائیہ کے بیس پر اچانک ہنگامی سائرن بجنے لگے ایئر ٹریفک کنٹرول کی سکرین پر چند لمحوں کے لیے سب کچھ منجمد ہو گیا۔ ایک کے بعد ایک جگمگاتے نقطے اچانک غائب ہونے لگے۔ ان میں سے تین تھے رافیل فرانس کا فخر بھارت کا غرور اور دنیا کے اسلحہ مارکیٹ کا قیمتی تاج۔ پاکستان نے دعویٰ کیا کہ اس نے یہ طیارے مار گرائے۔ دنیا نے پہلے پہل اس خبر کو مذاق سمجھا مگر پھر فرانس کی خفیہ ایجنسی نے سی این این کو بتایا کہ ہاں رافیل واقعی گر چکا ہے۔ یہ محض ایک جنگی کارنامہ نہیں تھا بلکہ ایک بیانیے کا انہدام

تھا۔رافیل جسے کبھی نا قابل تسخیر سمجھا گیا اب جلی ہوئی دھات کے ٹکڑے کی صورت میں کشمیر کے پہاڑوں میں پڑا تھا اور فرانس کے ایوانوں میں ایسی خاموشی تھی جیسے کوئی خوفزدہ تاجر جو اپنی مہنگی ترین شے کے ناکام ہونے کے بعد یہ بات سوچتا ہے کہ کیا وہ یہ مال واپس مانگ لے گا یا کیا بھارت اب اپنی فضائی دیواروں میں شگاف چھپانے کی کوشش کرے گا اور کیا پاکستان جسے اکثر دفاعی سطح پر محض ردعمل دینے والا سمجھا جاتا ہے اب وہ کھلاڑی بن چکا ہے۔جو پیش قدمی بھی کرسکتا ہے اور دشمن کے گھر کے اندر پہنچ کر سبق بھی سکھا سکتا ہے۔ یہ کہانی صرف ایک میزائل کی نہیں یہ کہانی ہے طاقت کے توازن کی اعتماد کے بکھرنے کی اور اس لمحے کی جب ایک جدید ہتھیار ایک خاموش پیغام بن جاتا ہے کہ اب تم محفوظ نہیں ہو نہ آسمان میں نہ زمین پر۔ یہ کہانی اس مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں جنگ صرف گولی بارود اور سرحدی جھڑپوں کا کھیل نہیں رہی بلکہ جدید ٹیکنالوجی اور ذہانت کے امتزاج نے جنگ کے تصور کو ہی بدل دیا۔سرزمین پاک کو دشمن کے ہر ناپاک ارادے سے محفوظ رکھنے کیلئے افواج پاکستان کے تمام اداروں کی صلاحیتیں سب پہ آشکار ہیں۔ پرجوش، پراعتماد اور چوکس ملکی سلامتی کیلئے فنا کے فصیل پہ بقاء کا پرچم لہرائے مقدس سرحدوں کے دفاع کیلئے ہمہ وقت تیار۔

جب پاکستان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بھارتی فضائیہ کے پانچ لڑاکا طیارے تباہ کیے اور وہ بھی بھارت کی فضائی حدود کے اندر تو دنیا چونک جاتی ہے کیسے ممکن ہوا سوال اٹھنے لگتے ہیں کہ ایک ایسا ملک جس پر مسلسل دباؤ اور پروپیگنڈے کا بوجھ لادا گیا تھا دشمن کے دل میں گھس کے وار کرے اور بچ کے نکل آئے اس سوال کا جواب پاکستان کے جدید میزائل اور اس کے ساتھ جڑی ہوئی پیش رفت جدید سسٹم میں چھپا ہے اور وہ جدید میزائل ہے پی ایل 50 یہ میزائل نہ صرف دشمن کے ریڈار سے دور رہ کر اپنے ہدف کو تلاش کرتا ہے بلکہ دوسو کلومیٹر سے بھی زائد فاصلے پر موجود طیارے کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔مکمل خاکہ کچھ یوں ہے۔

گزشتہ سال بھارت کے یہ حملے بین الاقوامی قوانین، خاص طور پر جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔شہری آبادی، گھروں اور مساجد کو نشانہ بنانا جنگی جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔عالمی ضمیر کی خاموشی اس ظلم کو تقویت دے رہی تھی۔ دنیا کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ واقعی انسانی حقوق کی محافظ ہیں یا فقط سیاسی و معاشی مفادات کے غلام۔ بہت سارے لوگ یہ کہتے ہیں کہ 80 طیارے تھے جواب میں ادھر سے 15 / 20 طیارے تھے وہ 80 طیاروں کا مقابلہ کرتے ہیں پانچ طیارے مار گراتے ہیں وہ خود بھی بچ کے واپس آجاتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے؟ تو جناب یہی وہ فرق ہے جو پاکستان کی فضائی دفاع کو صرف ایک ری ایکٹو سسٹم نہیں بلکہ ایک سٹریٹیجک Offensive فورس میں تبدیل کر دیتا اور اس کامیاب حملے کی کڑی جو ہے وہ گزشتہ واقعات سے بھی جڑتی ہے جو بھارتی رافیل طیارے گرائے گئے اور دنیا نے پاکستان کے جے ایف 17 تھنڈر کو اور اس کے چینی شراکت دار کے ہنر کو تسلیم کیا اس کے بعد فرانس کی دفاعی کمپنی کے شیئرز کا گرنا بھارتی اعتماد کو متزلزل ہونا اور اندرونی خلفشار کا بڑھنا ایک ایسی کہانی میں بدل چکا تھا جو صرف محاذ جنگ پر نہیں بلکہ عالمی منڈیوں سفارتی میزوں اور دفاعی پالیسیز پر اپنی گونج چھوڑ رہی

تھی جب پاکستان دشمن کی فضاؤں میں بیٹھے جہاز کو گرانے کی بات کرتا ہے تو یہ محض دعویٰ نہیں تھا یہ ایک ایسی حقیقت تھی جس کی گواہی دشمن کا جھکا ہوا سر خود دے رہا تھا۔ پاکستان کی فضائی صلاحیتوں میں ایک ایسا انقلابی موڑ آیا جس نے پورے خطے میں طاقت کا توازن بدل کے رکھ دیا اور اس تبدیلی کا مرکزی کردار پی ایل 15 میزائل ہے جو چین کے جدید ٹیکنالوجی کا شاہکار ہے اور اب جے ایف 17 تھنڈر بلاک تھری جیسے پاکستانی لڑاکا طیاروں کا اہم ہتھیار بن چکا تھا یہ میزائل صرف ایک لمبے فاصلے تک مار کرنے والا ہتھیار نہیں بلکہ چالاک، خودکار اور دشمن کو حیران

کرنے والا نظام ہے۔ جو دو سو کلومیٹر سے بھی زیادہ فاصلے پر موجود دشمن کے طیارے کو تلاش کر کے عین نشانے پر لگنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی طاقت اس کے اندر نصب جدید اے ای ایس اے ریڈار سسٹم اور انرشن نیویگیشن جو میزائل کو پرواز کے دوران مسلسل ہدف کے قریب لاتا ہے چاہے دشمن تیز رفتاری سے مقام تبدیل کرتا رہے یا ریڈار سے غائب ہونے کی کوشش کرے۔ جیسے بھارت کے رافیل طیاروں نے کی، پی ایل 15 کی زد میں یہ جو رافیل آئے ہیں اسے جدیدیت کا نشان سمجھا جا رہا تھا۔ لیکن پی ایل 15 کی زد میں آ کے یہ دھول چاٹ چکے۔ دنیا نے دیکھا کہ جب پاکستانی طیاروں نے جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہو کے فضا میں پنجہ آزمائی کی تو فرانسیسی ٹیکنالوجی بے بس نظر آئی یہی وہ لمحہ تھا جب جنگی صلاحیت صرف ہتھیار کی نہیں بلکہ ذہانت فیصلہ سازی اور ٹیکنالوجی کی ہم آہنگی کا امتحان بن جاتی ہے۔ اب پی ایل 15 صرف ایک

میزائل نہیں بلکہ علامت بن چکا ہے اس نئے پاکستان کی جو نہ صرف دفاع میں خودکفیل ہے۔ بلکہ دشمن کی زمین اور فضا میں جھانک کر اسے وقت سے پہلے حیران کر سکتا ہے۔ جب جنگ محض توپ و تفنگ کا کھیل نہیں رہتی بلکہ عقل حکمت عملی اور سائنسی مہارت کی جنگ بن جاتی ہے۔ بھارتی فضائیہ کے ایس ای او30 جیگوار یا رافیل جیسے طیارے جب سرحد کے قریب پٹھان کوٹ برنالہ یا بٹھنڈہ کے اندرون سے پرواز بھرنے لگتے ہیں تو پاکستانی فضائی دفاعی نظام خاموش تماشائی نہیں رہتا۔ بلکہ متحرک آنکھ بنتا ہے زمین پر بکھری ہوئی ریڈار پکٹس، فضاؤں میں گشت کرتے ایواکس طیارے اور زیر زمین نصب جدید سینسر زمل کے دشمن کی ہر حرکت کو سینکڑوں کلومیٹر دور سے محسوس کر رہا تھا یہ نیٹ ورک دشمن کی پرواز کی سمت، اونچائی، رفتار اور فاصلہ مسلسل مانیٹر کرتا ہے۔ اور جیسے ہی دشمن کا طیارہ اس فاصلے میں داخل ہوتا ہے جہاں پی ایل 15 میزائیل اثر انداز ہو سکتا ہے ایک خاموش مگر مہلک ردعمل تشکیل پانے لگتا ہے۔ جے ایف 17 تھنڈر بلاک تھری طیارہ ہے جو پی ایل 15 سے لیس ہوتا ہے یہ دشمن سے محفوظ فاصلے پہ رہتے ہوئے میزائل کو فائر کرتا ہے مگر یہ فائر کوئی اندھا فائر نہیں ہوتا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اتنا نشانے پہ فائر کیسے لگ سکتا ہے کیونکہ رافیل فوری پلٹ سکتا ہے، وہ ریڈار کو چکما دے سکتا ہے، تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ فائر کریں اور سیدھا ہی جا کے اسے لگے، ابتدائی طور پہ یہ میزائل جو ہیں اپنے طیارے سے ڈیٹا لنک کے ذریعے مسلسل رہنمائی لیتے ہیں اور جیسے ہی وہ ہدف کے قریب پہنچتا ہے اس کا اپنا ایکٹو ریڈار آن ہو کے آخری کاری ضرب لگا گیا، یہی وہ لمحہ تھا جو دشمن پائلٹ کو آمد کا پتہ نہ چلا اور طیارہ ہوا میں جلتا ہوا زمین پہ گرا، یہ صرف پی ایل 15 کی فتح نہیں ہے بلکہ پورے ڈیفنس ایکوسسٹم کی اجتماعی ذہانت ہم آہنگی اور تربیت کی فتح ہوئی ہے۔ جو دشمن کے بہترین ہتھیار کو بھی بے بس کر گئی تھی۔ یہی وہ نقطہ تھا جہاں جنگ کے روایتی تصور کی دیواریں ٹوٹ گئیں اور جنگ ایک مکمل طور پہ غیر مرئی اور ڈیجیٹل دائرے میں داخل ہوئی، جب پاکستان نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے بھارتی فضائی حدود کے اندر دشمن کے پانچ طیارے تباہ کیے تو یہ محض پراپیگنڈا نہیں تھا بلکہ ایک جدید مربوط اور ریل ٹائم ٹیکنالوجی کی بنیاد پہ قائم دعویٰ تھا جیسے ہی پی ایل 15 میزائل نے ہدف کو نشانہ بنایا زمین پر موجود ریڈار پکٹس اور سگنل انٹیلی جنس کے آلات فوری طور پہ اس تبدیلی کو نوٹ کرتے رہے، ایک لمحہ پہلے جو طیارہ 800 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فضا میں حرکت کر رہا تھا وہ اچانک غائب ہوتا ہے، نہ رفتار، نہ مقام، نہ آواز سب کچھ خاموش یہی خاموشی سب سے بڑی گواہی، اکثر اوقات دشمن کے پائلٹ جو ہیں وہ خود ہنگامی ڈسٹرس سگنلز بھیج دیتے ہیں۔ جو پاکستانی اسٹریٹیجک سسٹم فوری طور پہ انٹرسیپٹ کرتی ہے۔ یہ پیغام اس بات کی تصدیق تھی کہ واقعی کچھ غلط ہوا، کبھی کبھار بھارتی ایئر بیس سے اچانک ریسکیو ہیلی کاپٹرز کی روانگی یا کوئی مخصوص نو فلائی زون کا اعلان بھی صورتحال کی تصدیق کر دیتا ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جہاں میزائل اور ڈیٹا ریڈار اور خاموش سگنلز ہر ایک حرکت دشمن کی تباہی کا ثبوت بنا۔ انسانی آنکھ کچھ نہ دیکھے تب بھی زمین پر موجود ٹیکنالوجی اور فضا میں گشت کرتے نادیدہ نظام دشمن کے ہر نقصان کو بے نقاب کرتے ہیں اور یوں بھارت کے دل میں موجود ائیر بیس تک غیر محفوظ بن جاتے ہیں، نہ صرف فزیکلی بلکہ نفسیاتی طور پر بھی، یہی لمحہ تھا جب عالمی سیاست، عسکری توازن اور اسلحے کی منڈی تینوں ایک ساتھ لرز اٹھے۔ فرانسیسی انٹیلی

جنس کے اعلیٰ آفیسر نے کیبل نیوز سے نیٹ ورک یعنی سی این این کو یہ تصدیق کی کہ بھارتی فضائیہ کا ایک رافیل طیارہ پاکستانی حملے میں تباہ ہوا۔ ایک کمپنی یا وہ ملک جس کا فخر جس کا غرور ایک طیارہ ہو اور وہ خود ہی اس کا اعتراف کرے کہ ہاں مار گرایا گیا تو ان کے لیے کتنا بڑا دھچکا تھا۔

آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص میں سیاسی قیادت، مسلح افواج اور پاکستانی عوام کے ناقابل تسخیر جذبے کے ساتھ ساتھ میڈیا کے کردار نے ہمہ وقت اور ہر آن جو جوش پیدا کیا جس گھمبیرتا سے انہوں نے ثابت قدم رہتے ہوئے دن رات دشمن کی کارروائیوں کو ناکام بناتے ہوئے ہمارے عساکروں کی تندو تیز ردعمل کو دکھایا وہ اپنی مثال آپ ہے، چیف آف آرمی سٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے معرکہ حق، آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے دوران مسلح افواج کی ثابت قدمی، پاکستانی عوام کی پرعزم حب الوطنی، سیاسی قیادت کی جانب سے معرکہ حق کے دوران اسٹریٹجک دوراندیشی بغیر کسی رکاوٹ کے بین الخدمات منصوبہ بندی اور ناقص اور جھوٹی خبروں کی مہم کا مقابلہ کرنے پہ پاکستانی نوجوانوں اور میڈیا کے غیر متزلزل جارحانہ اور دبنگ کردار کا اعتراف بھی کیا۔ پاکستانی عوام اور قیادتوں سے بھرپور جذبے ہی وطن کی طاقت، حرمت کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں، اجتماعی عزم وطاقت کی کامیاب مثال نے دنیا کی نام نہاد طاقتوں کو حیران کر دیا۔

پاکستانی افواج نے بھارتی جارحیت کا موثر اور پیشہ وارانہ انداز میں جواب دیا تھا۔ دشمن کی کئی چوکیاں تباہ کی گئیں، ان کے جنگی طیارے اور ڈرونز فضائی دفاعی نظام کی زد میں آ کر تباہ ہوئے تھے۔ یہ نہ صرف ایک دفاعی کامیابی ہے بلکہ ایک واضح پیغام بھی ہے کہ پاکستان امن کا خواہاں ضرور ہے مگر اپنی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

معرکۂ حق کی فتح کا جشن

اسلم ممتاز

معرکۂ حق کی عظیم کامیابی آج بھی اسی طرح ہماری یادوں کا محور ہے جس طرح ایک سال قبل تھی۔ ہمیں 7 مئی کا وہ دن یاد ہے جب دشمن نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی خاطر پاکستان کی سالمیت پر شب خون مارنے کی ناپاک جسارت کی۔ ہم بحیثیت قوم 10 مئی کی وہ صبح کبھی نہیں بھول سکتے کہ جب نعرہ تکبیر کی گونج میں پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کو صرف چار گھنٹوں میں چاروں شانے چت کر دیا۔ پوری قوم نے گزشتہ برس بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے پرچم تلے جمع ہو کر اپنے روایتی حریف بھارت کے خلاف تاریخی فتح حاصل کی۔

وہ لمحے، وہ گھڑیاں اور وہ ساعتیں ہماری قومی و عسکری تاریخ کا ایک ایسا سنہرا باب بن گئیں جن پر پوری قوم سدا فخر کرتی رہے گی۔ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی کامیابی نے جنوبی ایشیا کی تاریخ کا دھارا ہی بدل کر رکھ دیا کیونکہ بہادر پاکستانی قوم، مسلح افواج اور باصلاحیت نوجوانوں نے ایسا کرشمہ کر دکھایا کہ شاید دنیا اس کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ انہوں نے مل کر دشمن کا بہادری سے مقابلہ کیا، پاکستان کی علاقائی سالمیت کا دفاع کیا، قومی غیرت وحمیت کو برقرار رکھا اور جنگ کے ہر میدان میں دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اس دن کو یادگار بنانے کیلیے اس سال پوری قوم اور پاکستان کی مسلح افواج معرکۂ حق کی کامیابی کو نہایت فخر اور جوش وخروش کے ساتھ منا رہی ہیں۔ سب سے پہلے ہم ان 11 جوانوں کی شہادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کے لہو سے اس وطن کی آزادی اور خودمختاری کو دوام ملا۔ معرکۂ حق سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ آیئے، اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی حقیقی روح سے پوری قوم بالخصوص نوجوان نسل کو روشناس کرانے کی خاطر قومی سطح پر پہلا قدم اٹھاتے ہوئے اس کامیابی کو قومی نصاب اور تعلیمی تقریبات کا حصہ بنایا گیا تا کہ آنے والی نسلیں معرکہ حق کے بارے میں جان سکیں۔1965 کی پاک بھارت جنگ کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے بارے میں قومی سطح پر بات چیت ہو رہی ہے۔اس اقدام کا مقصد شہداء اور غازیوں کو خراج تحسین پیش کرنا بھی ہے تا کہ جب کبھی ہمارے نوجوانوں کے سامنے اس کامیابی کا تذکرہ ہو تو ان کے سر فخر سے بلند ہو جائیں۔ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی اصطلاح قرآن مجید کی سورۃ الصف (آیت 4) سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ''سیسہ پلائی دیوار'' ۔اسے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملانے کی علامت کے طور پر نصاب میں شامل کیا گیا ہے تا کہ یہ طلباء کا خون گرماتا رہے۔اس اقدام کا مقصد نوجوان نسل میں قومی یکجہتی اور دفاعی استحکام کے تعلیمی بیانیے کو مضبوط کر کے حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

معرکہ حق کی کامیابی کے بعد پوری قوم نے 16 مئی 2025 کا دن اظہار تشکر کے طور پر منایا جس کے بعد 14 اگست 2025،کو اسلام آباد میں یوم پاکستان کی ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد بھی کیا گیا۔ایک تاریخی فتح کے طور پر مناتے ہوئے اس دن کو ایک عظیم کامیابی سے منسوب کیا گیا۔اس طرح یہ دن قومی حمیت اور استقامت کی علامت بنا۔

آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی کامیابی اس بات کی بھی متقاضی تھی کہ اس پر کوئی جامع کتاب شائع کی جائے تا کہ جنگ کے ان چار دنوں کے دوران پیش آنے والے واقعات کو قلمبند کیا جا سکے۔اس سلسلے میں ایک عمدہ کاوش پروفیسر ڈاکٹر ظفر عالم ظفری کی ہے۔کتاب کا عنوان ہے، معرکہ حق و باطل-بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص۔کتاب کا سرورق جاذب نظر ہے جبکہ وہ اپنے اندر عمدہ اور مستند معلومات کا ذخیرہ لیے ہوئے ہے۔ایسی ہی ایک کتاب مرتضیٰ سولنگی اور احمد حسن العرابی نے بھی تحریر کی ہے۔ان کی کتاب کا عنوان ہے The War That Changed Everything ۔یہ کتاب آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے آغاز سے اختتام تک کی تفصیلات اور تہلکہ خیز انکشافات پر مبنی ہے۔اسی عنوان سے ایک اور کتاب ڈاکٹر راج محمد آفریدی نے مرتب کی ہے جس میں آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کے حقائق اور بھارتی مکر و فریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

معرکہ حق کے بعد ہم نے دیکھا کہ گزشتہ برس میں روایتی جنگ کا پورے کا پورا نظریہ ہی بدل گیا۔معرکہ حق کے دوران حقیقی صورت حال سے آگاہی، کثیر الجہتی نیٹ ورک کی اہمیت، جنگی صلاحیتوں کا اظہار اور فعالیت کا جو مظاہرہ دیکھنے کو ملا اس نے دشمن کو بوکھلا کر رکھ دیا۔سائبر محاذ پر ہمارے نوجوانوں نے جس فقید المثال مہارت کا ثبوت دیا، اس نے چند گھنٹوں میں پوری جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔گویا معرکہ حق فضائی، زمینی، سمندری اور سائبر محاذوں میں مطابقت کی ایک عمدہ مثال ثابت ہوا۔بھارت کے تین رافیل طیاروں سمیت کل پانچ طیارے زمین بوس ہوئے۔روسی ساختہ ایس-400 سسٹم ناکارہ ہوا اور کئی ڈرون طیاروں کو فضا میں ہی مار گرایا گیا۔پہلی بار دنیا پر پاک فوج کے طویل

فاصلے تک مار کرنے والے الفتح سیریز کے میزائلوں کی حقیقت آشکار ہوئی۔ بھارت کے 26 فوجی اہداف کو صرف چار گھنٹوں میں کامیابی کے ساتھ نشانہ بنا کر افواج پاکستان نے اپنی تندہی اور پیشہ ورانہ مہارت کا ایسا ثبوت دیا کہ پوری دنیا پر اس کی دھاک بیٹھ گئی۔ جامع اور موثر سائبر آپریشنز کر کے انہیں ایسی دھول چٹائی کہ وہ سفید جھنڈے لہرا کر امن کی بھیک مانگنے لگے۔ بلاشبہ افواج پاکستان نے عسکری ہم آہنگی کی بہترین مثال قائم کی۔

اس ایک سال کے دوران ہم نے یہ بھی سیکھا کہ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھ کر دشمن پر کاری ضرب لگانا ہی اصل کامیابی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب ابہام اور خوف نے پاکستان کی عوام کو اپنی لپیٹ میں لینا چاہا، پوری قوم اور بہادر مسلح افواج نے صبر، عمدہ حکمت عملی اور اجتماعی یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ جذباتی ردعمل ظاہر کرنے کے بجائے، ہماری قیادت نے پرسکون انداز اپنایا۔ جس چیز نے اس لمحے کو منفرد بنایا وہ نہ صرف ردعمل بلکہ عام شہریوں خصوصاً ہمارے نوجوانوں کا کردار تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان کے نوجوان ایک قوت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ وہ سچائی کے محافظ بن کر قومی بیانیے کی تشکیل میں سرگرم حصہ دار بن گئے۔ وہ خاموش نہ رہے۔ وہ آگے بڑھے اور سچائی کی آواز بن گئے۔ پاکستان کے ان ابھرتے ہوئے ڈیجیٹل واریئرز نے پوری دنیا کو بتا دیا کہ وہ کسی بھی میدان میں دنیا سے پیچھے نہیں ہیں۔ انہیں ڈیجیٹل فرنٹ لائن براڈکاسٹرز کہا گیا۔ ان کا کردار روایتی صحافت سے مختلف تھا وہ سوشل میڈیا کی طاقت کو جانتے تھے۔ انہوں نے فیس بک، یوٹیوب،

ایکس اور انسٹاگرام کا درست اور بروقت استعمال کر کے پوری قوم کا مورال بلند رکھا۔ معلومات کے ان گمنام سپاہیوں نے ریئل ٹائم اپڈیٹس کے ذریعے قوم میں بے چینی نہ پھیلنے دی اور نتیجتاً ہم اس معرکہ حق و باطل میں سرخرو ہوئے۔

آپریشن بُنیَانٌ مَّرصُوص کے دوران جب سوشل میڈیا پر معلومات نے منفی رنگ پکڑا تو ہمارے ڈیجیٹل واریئرز میدان میں اترے۔ بیس سے پچیس سال کے نوجوانوں نے اپنی مہارت سے ثابت کر دیا کہ وہ سائبر ورلڈ میں دنیا سے پیچھے نہیں ہیں۔ انہوں نے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر گمراہ کن معلومات کا سدباب کیا۔ قوم میں گھبراہٹ اور الجھن کے پھیلاؤ کو روکا اور جھوٹ پر مبنی بھارتی پروپیگنڈے اور مبالغہ آمیزی کا بروقت اور موثر جواب دیا۔

افواج پاکستان کی خدمات لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے جدید تنازعات کی نوعیت کو سمجھا اور اس کا بھرپور جواب دیا۔ مارکہ حق نے دشمن پر یہ بھی واضح کر دیا کہ جدید تنازعات اب صرف میدان جنگ تک محدود نہیں رہے۔ آج کی جنگیں معلومات اور ادراک کے بل بوتے پر لڑی جاتی ہیں۔ پاکستان نے ہائبرڈ وارفیئر میں اپنی برتری ثابت کی۔ بُنیَانٌ مَّرصُوص کی عظیم فتح نے نہ صرف قومی اعتماد کو مضبوط کیا ہے بلکہ ترقی کے نئے مواقع بھی پیدا کیے ہیں۔ اب معلوماتی خواندگی کی اہمیت کے بارے میں بہت زیادہ آگاہی پیدا ہوئی ہے۔ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ آن لائن دنیا میں دیکھا جانے والا سب کچھ سچ نہیں ہے اور یہ کہ تنقیدی سوچ ضروری ہے۔ اس جنگ نے نوجوانوں کی سوچ میں وسعت پیدا کی ہے۔ اب وہ بین الاقوامی تعلقات، میڈیا اسٹڈیز، سائبر سکیورٹی اور اسٹریٹیجک کمیونیکیشن جیسے شعبوں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہیں بخوبی علم ہو چکا ہے کہ یہ سب دور حاضر میں قومی سلامتی سے براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔ تعلیم، ٹیکنالوجی، معاشی استحکام اور سماجی اتحاد کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ معرکہ حق نے ثابت کیا کہ قوم کی حقیقی طاقت ان تمام عوامل کے امتزاج میں مضمر ہے۔

معرکہ حق کا اصل سبق صرف کامیابی نہیں بلکہ ذمہ داری کا احساس ہے۔ یہ ایک یاد دہانی ہے کہ قومی سلامتی کے لیے مسلسل کوشش، بیداری اور قومی اتحاد و یکجہتی ہی کامرانی کی نوید لاتی ہے۔

بھارت تقسیم کے دہانے پر

عمار مسعود

ایک زمانہ تھا جب بھارت اپنے آپ کو سیکولر ملک کہلاتا تھا، پھر ایک وقت تھا جب بھارت اپنے آپ کو سب سے بڑی جمہوریت بتاتا تھا، کچھ عرصہ پہلے ہی کی بات ہے کہ بھارت اپنے آپ کو خطے کی سب سے بڑی طاقت گردانتا تھا، ایک دور تھا جب انڈیا اپنے آپ کو انسانی حقوق کا چیمپیئن کہلواتا تھا، کچھ عرصہ پہلے بھارت ہم پر طالبان کی معاونت کا الزام لگاتا تھا، ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ بھارت سمجھتا تھا کہ وہ ایسی قوت ہے جس کے سامنے نہ پاکستان کی کوئی حیثیت ہے نہ چین اس کے مخالف ہونے کی جرات کرسکتا ہے، اور نہ ہی امریکا بھارت سے مخالفت مول لے سکتا ہے، یقین مانیے! ان سب باتوں کے پروپیگنڈے کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا، لیکن حالیہ پاک بھارت جنگ کے بعد جس طرح بھارت نے پاکستان کی عسکری طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اس سے بھارت کے بہت سے دعوؤں کی قلعی کھل گئی۔ اس شکست فاش کے بعد بھارت اپنے حق میں نعرہ لگانے کے قابل نہیں رہا، اب دنیا پر واشگاف ہو چکا ہے کہ دنیا کی نام نہاد سب سے بڑی جمہوریت میں تقسیم کا عمل کس شدت سے جاری ہے۔

بھارت میں مسلمان اقلیت کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا گیا وہ ایک زمانے تک دنیا سے مخفی رہا، بھارت اپنے جرائم پر پردہ ڈالتا رہا، مسلمان اقلیتوں کے ساتھ بدترین غیر انسانی سلوک کی ہزاروں داستانیں ہیں، ایسا بھی ہوا کہ گائے کا گوشت کھانے کے جرم میں گاؤں کے گاؤں نذر آتش کر دیے گئے، انسانوں کو زندہ جلا دیا گیا، سر عام مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی گئی، مساجد کو آگ لگا دی گئی، مسلمانوں کے ساتھ

ملازمتوں میں بھی بدتر سلوک کیا گیا، اتنی بڑی اقلیت کے سماجی، اخلاقی، جمہوری اور سیاسی حقوق ضبط کیے گئے۔ مودی حکومت کے آنے سے اس مسلم کش مہم میں شدت آگئی، سیکولرازم کا بھانڈا چوک میں پھوٹ گیا، ہندوتوا کا زہر سارے بھارت میں پھیل گیا۔ مسلمانوں کے انسانی حقوق بری طرح پامال کیے گئے، مسلم نفرت کو ریاستی سطح پر شعار بنایا گیا، مسلمانوں کے مقدس مقامات کی ریاستی سطح پر پامالی کی گئی اور مذہب کی بنیاد پر ان کو نچلے درجے کے شہری کا درجہ دیا گیا، جبر کی یہ کیفیت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی تھی، ایک وقت آنا تھا جب صبر کا پیمانہ لبریز ہو جانا تھا۔

بھارت میں سکھوں کی علیحدگی پسند تحریک کو مدت سے کچلا جا رہا تھا، اندرا گاندھی کے زمانے میں جس طرح سکھوں کا قتل عام کیا گیا اس کی بہیمانہ مثال تاریخ میں نہیں ملتی، مودی حکومت نے آکر اس مہم میں مزید نفرت کا رنگ بھرا، سکھوں کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا، ان کو ماورائے عدالت قتل کروایا گیا، یہاں تک کہ بیرون ملک اجرتی قاتلوں کے ذریعے ان کے قتل کا بندوبست ریاستی سطح پر کیا گیا۔ کینیڈا کے وزیراعظم کا بیان اس مد میں بہت اہم ہے۔ جسٹن ٹروڈو نے واضح طور پر نہ صرف کینیڈا میں سکھ رہنما کے قتل کا الزام بھارتی حکومت پر عائد کیا بلکہ بھارت کو بین الاقوامی دہشتگرد بھی قرار دیا۔ اس سے بڑی ہزیمت کسی قوم کے لیے اور کیا ہوگی کہ دنیا ان کو بین الاقوامی دہشتگرد کے طور پر یاد رکھتی ہو، لیکن بھارت نے اپنے ان جرائم پر ہمیشہ پردہ ڈالا، دنیا کو ایک سیکولر بھارت کا چہرہ دکھایا اور ہمیشہ نام نہاد جمہوریت اور انسانی حقوق کے پیچھے چھپ کر جمہوریت اور انسانی حقوق پر وار کیا، لیکن جھوٹ کا یہ کاروبار زیادہ دیر نہیں چل سکتا تھا۔

بھارت جو اپنے آپ کو انسانی حقوق کا چیمپئن کہلاتا تھا اس کی قلعی تو مقبوضہ کشمیر میں ہی کھل گئی، بھارت نے آرٹیکل 370 کا خاتمہ

کر کے ایک پوری وادی کو محبوس کر لیا، آپ کسی مقبوضہ کشمیر کے شہری سے پوچھیں تو پتہ چلے گا کہ انسانوں پر ظلم کی داستان کیسے لکھی جا رہی ہے، پوری وادی کے لاکھوں لوگ مدت سے کرفیو کی حالت میں زندہ ہیں، جگہ جگہ تلاشی اور تذلیل کے لیے بھارتی فوج کھڑی ہے، دنیا سے رابطہ ختم ہو چکا ہے، انٹرنیٹ، فون، ڈاک سب بند، رابطے کی کوئی سہولت میسر نہیں۔ اشیائے خورونوش کی خریداری کے لیے بھی تھانے سے اجازت کی ضرورت ہے، آئے روز کشمیری خواتین کی عصمتوں کو پامال کیا جا رہا ہے، نوجوانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تعلیم، ترقی سب کے دروازے بند ہیں، ہر طرف بھارتی فوج کا جبر ہے، خوف ہے، استبداد ہے۔ بھارت ایک مدت تک اپنے ان جرائم پر پردہ ڈالتا رہا، لیکن دنیا کو یہ فریب زیادہ دیر نہیں دیا جا سکتا تھا، ایک وقت آنا تھا جب بھارت کے شدت پسند، جنونی اور مکروہ چہرے نے بے نقاب ہونا تھا۔

حالیہ پاک بھارت جنگ تھی تو چند دن کی مگر اس میں بہت سی باتوں کا ثبوت مل گیا، ایک تو یہ بات واضح ہو گئی کہ بھارت اس خطے کی سب سے بڑی عسکری طاقت نہیں ہے، پاکستانی فوج اس سے زیادہ طاقتور اور باہنر ہے۔ بھارت کا یہ دعویٰ بھی باطل ہو گیا کہ وہ سب سے بڑی جمہوریت ہے، اب دنیا کی اچانک آنکھ کھل گئی ہے اور یہ منکشف ہو چکا ہے کہ وہاں تو گجرات کا دہشتگرد مودی حکمران ہے، وہاں تو اقلیتوں کا قتل ہو رہا ہے، یہ خیال بھی باطل ثابت ہوا کہ دنیا بھارت کے ساتھ کھڑی ہے، بھارت اپنے جبر و ستم کی وجہ سے دنیا میں تنہا کھڑا ہے اور دنیا کی سب طاقتیں چین سے لے کر امریکا تک پاکستان کے ساتھ ڈٹ کر کھڑی ہیں۔

بھارت اس وقت تقسیم کے دہانے پر کھڑا ہے، اس وقت 123 علیحدگی کی تحریکیں بھارت میں چل رہی ہیں، سکھ اپنے علیحدہ ملک کا مطالبہ کر رہے ہیں، سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کا جینا دوبھر ہے اور ذات پات کے چکر میں نچلی ذات کے ہندو نفرت کے اس بازار سے تنگ آ چکے ہیں، یہ واقعہ کل ہوتا ہے یا آج لیکن بات واضح ہے بھارت کی تقسیم اب نوشتہ دیوار ہے اور بھارت کا گودی میڈیا بھی تقسیم کے اس منظر پر پردہ ڈالنے سے قاصر رہے گا۔

معرکۂ حق اور ڈیجیٹل واریئرز

عدیلہ خالد

کسی بھی ملک کی تعمیر وترقی اور خوشحالی میں نوجوان ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، وہاں اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی کل آبادی کا تیس فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ملکی تعمیر وترقی میں ان کا نمایاں کردار اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ ہر مشکل گھڑی میں صف اول کے سپاہی بنے۔ انہوں نے ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور پاکستان کے لیے دنیا بھر میں فخر کا باعث بنے۔

معرکۂ حق کا سب سے نمایاں پہلو یہ تھا کہ جب ہمارے روایتی دشمن بھارت نے پاکستان کی سالمیت اور خودمختاری پر جارحیت کا ارتکاب کیا تو یہی نوجوان "ڈیجیٹل واریئرز" کے روپ میں آگے بڑھے اور سائبر وارفیئر کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے پوری دنیا پر اپنی دھاک بٹھادی۔ انہیں ڈیجیٹل اسپیس کے محافظ بھی کہا جاتا ہے۔ یہی ایک ایسی قوت تھی جس نے بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی کامیابی کی راہ ہموار کی۔ ایک ایسے وقت میں جب ہر طرف جھوٹی معلومات تیزی سے پھیل رہی تھیں، وہ سچائی کے دفاع میں سرگرم ہوگئے۔ طالب علموں، فری لانسرز، تخلیق کاروں اور پیشہ ور نوجوانوں نے خبروں کی تصدیق کرنے، غلط بیانیوں کو چیلنج کرنے اور درست معلومات کا اشتراک کرنے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال کیا۔ ان میں سے بہت سے نوجوانوں نے آزادانہ طور پر کام کرکے اپنی اجتماعی کوششوں سے پاکستان کو ایک ایسی فتح سے ہمکنار کیا جس پر ہماری آنے والی نسلیں ہمیشہ فخر کرتی رہیں گی۔

پاکستان کے نوجوانوں نے ڈیجیٹل اسپیس کا ذمہ دارانہ استعمال کرتے ہوئے باشعور اور ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیا۔ وہ صرف معلومات کا درست استعمال جانتے تھے بلکہ انہیں معلوم تھا کہ ان معلومات کو پاکستان کے حق میں اور دشمن قوتوں کے مخالف کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے صورت حال کا تجزیہ کیا اور اس کا عمدہ حل تلاش کیا۔ڈیجیٹل معلومات کے تناظر میں نوجوان ایک قوت بن کر ابھرے اور حقائق کی جانچ کرتے ہوئے کسی بھی چیز کو شیئر کرنے سے پہلے معتبر معلومات پر انحصار کیا۔اس سے پاکستانی عوام کے اندر خوف و ہراس کے پھیلاؤ کو کم کرنے میں خاصی مدد ملی اور لوگوں کے اندر اعتماد کی فضا پروان چڑھی۔ان کا کردار اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ جہاں اثر ورسوخ اور طاقت کے استعمال کے بغیر کام نہیں چل سکتا، انہوں نے عمدہ ذرائع کا استعمال کرکے مواصلات میں آسانی پیدا کی۔ پاکستان کے نقطہ نظر کو دنیا کے سامنے باوقار انداز میں پیش کیا اور مقامی و بین الاقوامی سطح پر ملک کے امیج کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

معرکہ حق کے چار دنوں کے دوران سوشل میڈیا پر پھیلنے والے ابہام کو دور کرنے، عوام میں مایوسی پھیلانے والے عناصر کا قلع قمع کرنے اور پوری قوم کو پرسکون رکھنے میں ان نوجوان ڈیجیٹل واریئرز کا کردار لائق تحسین ہے۔انہوں نے جواں مردی سے ہر مشکل کا مقابلہ کر کے قومی اعتماد میں اضافہ کیا۔معرکہ حق کے دوران ایسا ماحول پیدا کرنے کی جتنی بھی کوششیں کی گئیں، وہ سب رنگ لائیں اور پاکستان کو کامیابی نصیب ہوئی۔

ہمارے نوجوانوں نے دشمن کے پروپیگنڈے کا سدباب کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔جذباتی ردعمل ظاہر کرنے کے بجائے، انہوں نے دوسروں کو باخبر رہنے، افواہیں پھیلانے سے گریز کرنے اور تصدیق شدہ ذرائع پر اعتماد کرنے کی ترغیب دی۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے کہیں بھی جنگ کا ماحول پیدا نہ ہونے دیا بلکہ سوشل میڈیا اور روایتی ذرائع ابلاغ پر پاکستان کی جیت کے مناظر یوں دکھائے کہ پوری قوم کو اتحاد و یکجہتی کی لڑی میں پرو دیا۔ یہ سب کچھ ہمیں نہ صرف آن لائن بلکہ گھروں، یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں بھی دیکھنے کو ملا جہاں نوجوانوں نے اپنے ملک کی بقا کے بیانیے کو پروان چڑھایا۔لوگ حالات سے واقف تھے لیکن وہ کسی بھی مشکل سے پریشان ہوئے نہ خوف زدہ۔وہ دشمن کے اوچھے ہتھکنڈوں، ان کی عددی اور عسکری برتری سے مرعوب نہ ہوئے۔ یہ سب دوران جنگ پاکستان کی سب سے بڑی طاقت بن گیا۔اس دوران قوم اور اداروں کے درمیان اعتماد کی فضا بحال ہوئی۔ جب سرکاری معلومات کا اشتراک کیا گیا تو اسے معاشرے کے اندر ذمہ دار نوجوانوں کی طرف سے تقویت ملی۔اس سے اتحاد اور اعتماد کا احساس پیدا ہوا جس نے ملک کو استحکام کے ساتھ کشیدہ صورتحال سے نکلنے میں مدد دی۔

بلاشبہ معرکہ حق کے دوران دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کا شدید ردعمل ایک اجتماعی کوشش تھی جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے مگر ان میں نوجوانوں کا کردار سب سے نمایاں تھا۔شعبہ صحافت کے تعلق رکھنے والے افراد ریاست کا

پانچواں ستون بن گئے ۔ یہاں بھی نوجوانوں نے اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا۔انہوں نے درست اور بروقت رپورٹنگ کر کے اس بات کو یقینی بنایا کہ عوام کو تصدیق شدہ معلومات موصول ہوں۔ماہرین تعلیم اور محققین نے درست تجزیہ اور مستند سیاق وسباق پیش کر کے تعاون کیا۔ان کی بصیرت سے لوگوں کو وسیع تر اسٹریٹجک ،سیاسی اور عسکری جہتوں کو سمجھنے میں مدد ملی۔ٹیکنالوجی کے ماہرین اور IT پیشہ ور افراد نے جعلی مواد کی

نشاندہی کی ،مشکوک سرگرمیوں کی بروقت اطلاع دی اور ڈیجیٹل آگاہی کے فروغ میں اہم کام کیا۔ان کے تعاون نے جدید تنازعات میں سائبر سکیورٹی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔یہ ہمارے نوجوان ہی تھے جنہوں نے بھارت کے سائبر نیٹ ورک کو چند گھنٹوں میں ناکارہ بنا کر ان پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ان کے اس اقدام کی تعریف خود حریفوں نے بھی کی۔فنکاروں، مصنفین ،اور تخلیق کاروں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔اپنے کام کے ذریعے انہوں نے اتحاد، امید اور قومی فخر کو پروان چڑھایا۔ان میں زیادہ تر نوجوانوں نے اپنا حصہ ڈالا۔ان کے تخلیقی اظہار نے لوگوں کو یاددلایا کہ مشکل وقت میں ثقافت طاقت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔یہاں تک کہ گھروں میں رہتے ہوئے لوگ باخبر رہ کر ایک دوسرے کی مدد کرتے رہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قومی مفادا کیلئے اداروں سے نہیں بلکہ معاشرے کے اجتماعی رویے سے مضبوط ہوتا ہے۔

بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی قوت لیے، نعرہ تکبیر کی گونجوں میں معرکہ حق کی کامیابی پاکستان کو اقوام عالم میں نمایاں مقام دلانے کا سبب بنی اور یہ سب افواج پاکستان، پوری قوم کی اجتماعی کوششوں اور نوجوانوں کے وژن کی بدولت ممکن ہوا۔نوجوان پاکستان کا اسٹریٹیجک اثاثہ ہیں معرکہ حق

کی فتح نوجوانوں کی صلاحیتوں کا ادراک ہے۔ ہماری نوجوان نسل نے ثابت کیا کہ وہ پختگی اور ذمہ داری کے ساتھ چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس نے دشمنوں پر واضح کر دیا کہ قومی خدمت صرف روایتی کرداروں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ ڈیجیٹل اسپیسز اور معاشرتی شمولیت تک پھیلا ہوا ہے۔ معرکۂ حق کے دوران نوجوانوں کے سرگرم کردار نے پوری دنیا کو دکھا دیا کہ جب نوجوان باصلاحیت اور پرعزم ہوں تو کوئی طاقت انہیں زیر نہیں کر سکتی۔

پاکستان کا مستقبل اس کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ دشمن کی جارحیت کو کچلنے میں نوجوان ایک ایسی سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں جس کے سامنے کوئی چٹان ٹک نہیں سکتی۔ یہ پاکستان کا مستقبل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائبر سکیورٹی کے ساتھ ساتھ دیگر ڈیجیٹل میدانوں میں بھی انہیں باصلاحیت بنایا جائے تاکہ آنے والے کسی بھی مشکل وقت میں وہ افواج پاکستان اور عوام کی قوت بنیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

معرکۂ حق کی پہلی سالگرہ

عتیق انور راجہ

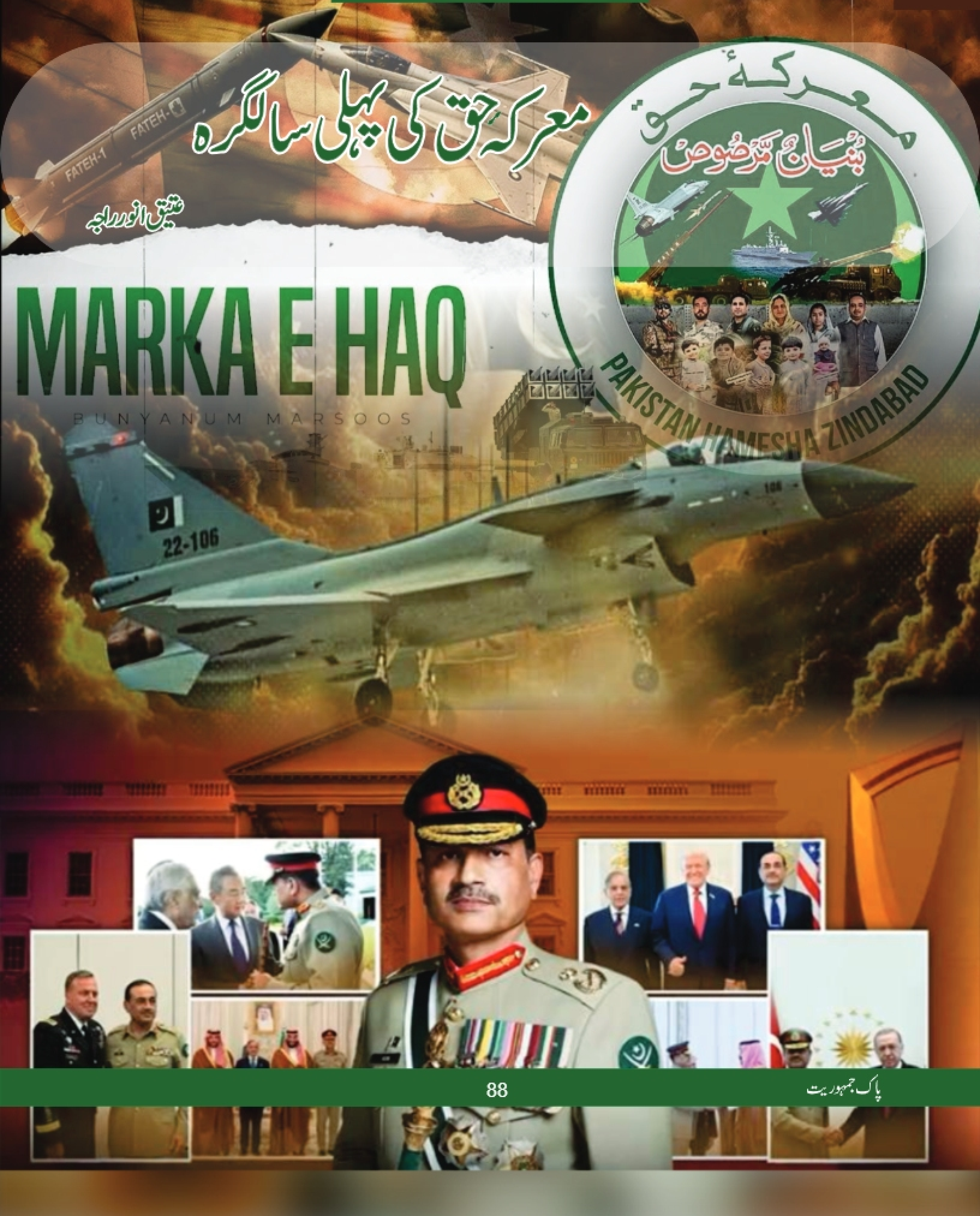

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ قوموں پر جب ان کی اندرونی کمزوریوں، نااہل قیادت اور کمزور معاشی حالات کے سبب ایسے کڑے وقت آتے ہیں کہ ان کے وجود، بقا اور وقار کو کھلے عام چیلنج کیا جاتا رہا ہے۔ آج سے محض دو تین سال قبل کا منظرنامہ دیکھیں تو پاکستان داخلی خلفشار اور خارجی محاذوں پر سنگین ترین چیلنجز کی زد میں تھا۔ ایک طرف عالمی سطح پر دہشت گردی کی حمایت کے بے بنیاد الزامات تھے تو دوسری طرف وطنِ عزیز خود اسی دہشت گردی کا سب سے بڑا شکار تھا۔ فیٹف (FATF) کی گرے لسٹ کی لٹکتی تلوار ہو یا معاشی عدم استحکام، دشمن ہر طرف سے گھیرا تنگ کر رہا تھا۔ بھارت کی انتہا پسند مودی سرکار نے مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے وادی کو دنیا کی سب سے بڑی جیل میں بدل دیا تھا، لیکن عالمی سطح پر اس مسئلے کو بھرپور انداز میں اٹھانے کے بجائے سابقہ دورِ حکومت میں اپنے ہی سرکاری ملازمین کو ہفتہ وار سڑکوں پر کھڑا کر کے "احتجاج کا تماشا" لگایا گیا، جس نے پاکستان کے وقار اور سفارتی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔

پچھلے سال انتخابات سے قبل بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے اپنی ڈوبتی ہوئی مقبولیت کو سہارا دینے کے لیے ایک بار پھر خون کی ہولی کھیلنے کا خوفناک منصوبہ بنایا۔ پلوامہ اور ایبٹ آباد جیسے ڈراموں کی ناکامی کے بعد، اس بار پہلگام میں سیروتفریح کے لیے موجود بے گناہ لوگوں کو بھارتی حکومت کی ایما پر ان کی ایجنسیوں نے دن دیہاڑے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا، بنا کسی تحقیق، کچھ ہی گھنٹوں بعد سارے واقعے کا تمام ملبہ پاکستان پر ڈال دیا۔ چند ہفتے نفرت انگیز تقاریر کرنے کے بعد بھارت نے پاکستانی حدود میں مختلف مقامات پر میزائل داغنے شروع کر دیئے۔ بھارت کا خیال تھا کہ پاکستان حسبِ سابق محض احتجاجی مراسلوں تک محدود رہے گا، لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ پاکستان کی سیاسی و

عسکری سوچ اب یکسر بدل چکی ہے۔ ملک کی باگ ڈور پر جوش اور منجھے ہوئے سیاستدان میاں شہباز شریف کے ہاتھ میں تھی، جبکہ عسکری قیادت فیلڈ مارشل سید عاصم منیر جیسے جرات منداور بصیرت افروز سپہ سالار کے پاس تھی۔

مئی کی وہ رات پاکستانی دفاعی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ثابت ہونے والی تھی۔ بھارت نے اپنے زعم میں جدید ترین ٹیکنالوجی اور 'رافیل' جیسے جنگی طیاروں کے ذریعے پاکستانی سرحدیں عبور کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ لیکن پاک فضائیہ کے شاہینوں نے اپنی پیشہ ورانہ تربیت، بے مثال قابلیت اور جذبہ جہاد کا ایسا مظاہرہ کیا کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ چند ہی گھنٹوں کے اندر دشمن کے نصف درجن سے زائد رافیل اور دیگر لڑاکا طیارے راکھ کا ڈھیر بنا دیے گئے۔ بھارتی فضائیہ کو ایسی ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ اپنے باقی ماندہ طیارے سرحدوں سے

ہزاروں میل دور لے جا کر چھپانے پر مجبور ہوگئی۔ صرف یہی نہیں، بلکہ پاک فوج کی توپوں نے جب سرحد پار دشمن کے فوجی اہداف کو نشانہ بنایا تو بھارت کا فخر کہلانے والا جدید ترین 'ایس فور ہنڈرڈ' (S-400) دفاعی نظام بھی ریت کی دیوار ثابت ہوا۔ اس معرکے میں پاکستان کے آئی ٹی جوانوں نے بھی کمال کر دکھایا اور بھارتی دفاعی و مواصلاتی نظام کو ہیک کر کے انہیں مفلوج کر دیا۔ چوبیس گھنٹے گزرنے سے پہلے ہی بھارتی حکومت کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور وہ بیک ڈور رابطوں کے ذریعے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے جنگ رکوانے کی منتیں کرنے لگی۔ بالآخر بھارت، جو خود کو دنیا کی بڑی طاقت سمجھتا ہے، اپنی فوج کی خواتین ترجمانوں کو میڈیا کے سامنے بٹھا کر جنگ بندی کا اعلان کرنے پر مجبور ہوا۔

اس شاندار فتح کے بعد پوری دنیا میں پاکستان کا نام گونجنے لگا۔ وہ ملک جسے کل تک "ناکام ریاست" ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی

تھی، اچانک دنیا کی امیدوں کا مرکز بن گیا۔ اسلامی دنیا "پاکستان زندہ باد" اور "پاک فوج پائندہ باد" کے ترانوں سے گونج اٹھی۔ مظلوم مسلمانوں کو فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی شکل میں ایک مسیحا نظر آنے لگا۔ اس بے مثال جرات اور دشمن کو دھول چٹانے کے صلے میں حکومتِ پاکستان نے آرمی چیف سید عاصم منیر کو 'فیلڈ مارشل' کے بلندترین عہدے سے نوازا۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا وہ یادگار لمحہ تھا جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو خصوصی طور پر وائٹ ہاؤس میں کھانے پر مدعو کیا اور عالمی میڈیا کے سامنے ان کی پیشہ ورانہ مہارت کے قصیدے پڑھے۔ دوسری جانب بھارت میں مودی سرکار کئی ماہ تک عوام کو شکل دکھانے کے قابل نہ رہی۔ بھارت سے جنگ جیتنے کے چند ہفتوں بعد جب اسرائیل نے ایران پر حملہ کیا اور نیتن یاہو نے پاکستان کو دھمکی دی، تو فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے جرات مندی کی نئی تاریخ رقم کی۔ انہوں نے دو

ٹوک الفاظ میں للکارا: "تم پاکستان کی بات کرتے ہو، ہم تو ایران کو بھی نہیں گرنے دیں گے۔" پاکستان کی اس غیر متزلزل حمایت نے اسرائیل کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ پاکستان کی بھارت کے خلاف کامیابی نے خارجہ محاذ پر بھی انقلاب برپا کر دیا۔ سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدے ہوئے اور دنیا کے درجنوں ممالک نے پاکستان سے جنگی ساز و سامان خریدنے کی درخواستیں دے دیں۔ پاکستان نے اپنے اندرونی معاملات میں بھی سخت فیصلے کیے؛ ملک میں غیر قانونی طور پر مقیم لاکھوں غیر ملکیوں کو ان کے وطن واپس بھیجا گیا اور افغانستان میں موجود دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر ثابت کر دیا کہ اب پاکستان کی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

کچھ ہفتے پہلے رمضان کے مقدس دنوں میں ایک بار پھر، جب امریکہ اور اسرائیل نے مل کر ایران پر بمباری کی، تو یہ پاکستانی سفارتی

اور تکنیکی مدد ہی تھی جس نے ایرانی قیادت کو حوصلہ دیا۔ ایران نے نہ صرف اسرائیل پر جوابی میزائل داغے بلکہ امریکی بحری بیڑے کو خلیج سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ ابھی معرکۂ حق کی کامیابی کو سال بھی پورا نہیں ہوا کہ امریکہ نے ایران سے جنگ بندی کے لیے اسلام آباد کو ثالث تسلیم کر لیا۔ دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچانے کے بعد عرب ممالک، ترکیہ، چین وروس اور مغربی ممالک پاکستان کی عسکری وسیاسی قیادت کی تعریفیں کر رہے ہیں۔

معرکۂ حق کی کامیابی کا صرف ایک سال مکمل ہونے پر منظر نامہ یہ ہے کہ دنیا پر پابندیاں لگانے والا امریکہ اب اپنے نائب صدر جے ڈی وینس کو مذاکرات کے لیے پاکستان بھیج چکا ہے، اور امریکی صدر ٹرمپ پاکستان (اسلام آباد) آنے اور جنگ بندی کا اعلان کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ یعنی دو تین سال پہلے جس پاکستان کو عالمی وعلاقائی منظر نامے میں نظر انداز کیا جاتا تھا، آج وہ امریکہ اور ایران جیسے حریفوں کو ایک ہی میز پر بٹھا کر ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔ ایران اور عرب ممالک میں پاک فوج کی بہادری پر ترانے نشر کیے جا رہے ہیں جبکہ اسرائیل کی کسی بھی مہم جوئی کو ناکام بنانے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں پاکستانی فوجی جوان سعودی عرب کی سرحدوں کے دفاع کے لیے تعینات ہو چکے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ ہو یا یورپی ایوان، ہر طرف شہباز شریف کی سیاسی بصیرت اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی عسکری قیادت کی تعریف ہو رہی ہے۔ معرکہ حق کی یہ پہلی سالگرہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان نے محض ایک سال میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ نہ صرف بحال کی بلکہ اب وہ اقوامِ عالم میں ایک طاقتور، معتبر اور مدبر ملک کے طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔

پاکستانی قیادت کو سلام، پاک فوج پائندہ باد!

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح عوام کا دور ([illegible])	انگریزی	250/-	$-10
10	مادر ملت سرمایہ ملت	اردو	250/-	$-10
11	مادر ملت تصویری البم	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ڈیفنس کرانکلز	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (چہار جلدیں)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک) (چہار جلدیں)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان منظر نامہ	انگریزی	250/-	
16	پاکستان ۔ بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	آئیے پاکستان ایک طائرانہ نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان ۔ فرام دی ماؤنٹینز ٹو دی سی (محمد امین ۔ ڈنکن ولیٹس ۔ گراہم ہینکاک)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان آئینی مسودے کی تکمیل (پیپر بیک ایڈیشن)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	اٹلس پیپر ایڈیشن	انگریزی	2500/-	$-125
21	چوٹیوں کے کنارے	انگریزی	60/-	
22	[illegible]	انگریزی	200/-	$-12
23	[illegible]	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرکیٹیکچرل ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/-	$-01
27	وحدت افکار (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	رحمت کا فرشتہ (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ہلال غالب (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
30	ہلال اقبال (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	350/-	$-17
31	ہلال قائداعظم (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
32	ہلال [illegible] (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
33	ہلال [illegible] (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
34	ہلال احمد ندیم قاسمی (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
35	ہلال جالب نمبر (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
36	ہلال جوش (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
37	ہلال انتخاب کلام (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
38	ہلال انتخاب 2018 (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
39	ہلال سرسید احمد خان (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-15
40	ہلال [illegible] (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
41	ہلال (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
42	ہلال (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
43	پاک جمہوریت (ہفت روزہ) (کلیکشن ایڈیشن)	اردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
46	پاکستان [illegible]	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ ایف بلڈنگ، زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن، لاہور